ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ
عیار البلاغت
مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U35802
۳۵۸۰۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاملترین صناعت کلام حمد اوس ناظم امورات تمامہ مخلوقات کی ہی جسنے اپنے فضل وافر سے بحور مختلفہ عروض کو بحار سبعہ ارض سے کمال موزونیت سے زبان شعرا پر جاری فرمایا اور بالغترین فصاحت مقال ستایش اوس موجد علوم عالم صوری و معنوی کی ہی کہ اپنے لطف کامل سے واسطے زینت عبارات کے طریقہ ایجاد بدائع لفظی و معنوی کا بتایا **امابعد** بندۂ ایچمیرز کج مج زبان و لیدہ بیان نابلد کوچہ تحقیق و سبت پا کمر قلزم تدقیق منے بضاعت کم استعداد اضعف عباد دیبی پرشاد متخلص بہ سحر متوطن بدایون شعراے با انصاف کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ یہ رسالہ مشتمل ہی علوم بلاغت کو کہ حسب فرمایش بعض احباب زبان اردو مین کتب معتبر فارسی مثل حدائق البلاغۃ و معیار الاشعار و کافل العروض و عروض سیفی وغیرہ سے تالیف و ترجمہ کرکے معیار البلاغت سے موسوم کیا مشتمل پانچ باب اور خاتمے پر باب اول علم بیان مین باب دوم علم بدیع مین باب سوم علم عروض مین باب چہارم علم قوافی مین باب پنجم اقسام نظم و نثر مین خاتمہ عیوب کا

باب اول علم بیان مین

علم بیان وہ ہی کہ جس سے ایک معنی کو کئی طریق سے لکھہ سکین کہ اونمین سے کوئی طریق معنی مطلوب پر وضوح رکھتا ہو اور کوئی واضح تر اور دلالت تین قسم پر ہی اگر لفظ تمام معنی موضوع لہ پر دلالت کرے وہ وضعی ہی جیسے دلالت لفظ شیر کی جانور معروف پر اور اگر لفظ جزو موضوع لہ پر دلالت کرے وہ تضمنی ہی جیسے دلالت لفظ شیر کی حیوان پر اور اگر لفظ اوس معنی پر دلالت کرے جو حقیقت موضوع لہ سے خارج لیکن لازم اوسکے وہ التزامی ہی جیسے دلالت لفظ شیر کی شجاع پر دلالت وضعی کو دلالت مطابقہ اور تضمنی اور التزامی کو عقلیہ کہتے ہین پس ظاہر ہوا کہ علم بیان مین بحث صرف دلالت تضمنی اور التزامی سے ہی اس لیے کہ دلالت وضعی

نہین ہوسکتی کیونکہ لفظ شیر اور اسد اور ضیغم معنی موضوع لہ پر سب یکسان دلالت کرتے ہین البتہ دلالات اخیرہ
ممکن ہی کیونکہ لنبے انگرکھے والا بمعنی شخص دراز قد دلالت بنے واسطہ ہی اور بہت راکھہ والا بمعنی مہمان دوست ہین
کے واسطے ہین کیونکہ بہت راکھہ ملزوم بہت لکڑی جلنے کی ہی اور بہت لکڑی جلنا لازم بہت روٹی پکنے کی اور وہ لازم
کثرت مہمان کی اور وہ لازم مہمان دوست ہونے کی ہی پس اول دلالت بہ نسبت دوم واضح تر ہی اب واضح ہو کہ جب کوئی
لفظ معنی موضوع لہ کے واسطے استعمال کیا جائے اوسکو حقیقت کہتے ہین اور اگر معنی غیر حقیقی کے واسطے استعمال
ہوئے ہین اوسکو مجاز پس اس صورت مین معنی حقیقی اور مجازی مین کچھ علاقہ ضرور ہوگا اور مجاز مین جبکہ معنی موضوع لہ
متروک ہون اگر وہ علاقہ تشبیہ کا ہی اوسکو استعارہ اور اگر اور کچھ علاقہ مثل لزوم و سببیت وغیرہ کا ہی اوسکو مجاز مرسل
کہتے ہین اور اگر معنی موضوع لہ کا بھی ارادہ ہی اوسکو کنایہ کہتے ہین جیسے استعمال لفظ نرگس کا بجاے چشم استعارہ ہی
اور استعمال لفظ قارورہ کا بول مریض پر مجاز مرسل ہی چونکہ بول مریض کا اکثر قارورے یعنی شیشی مین رکھتے ہین پس ان
علاقہ معنی حقیقی و مجازی مین ظرفیت کا ہی اور لنبے انگرکھے والا بمعنی دراز قد کنایہ ہی مثال استعارہ مین مراد صرف
چشم ہی نرگس علی ہذا القیاس مجاز مرسل مین صرف بول سے نہ شیشی سے مگر کنایہ مین لنبے انگرکھے والا اور دراز قد دونون مراد ہین پس
علم بیان استعارہ منحصر ہی اور ادراک ماہیت تشبیہ پر لہذا اول علم بیان کا چار چیز پر ہی تشبیہ استعارہ مجاز مرسل کنایہ اب ہر ایک کا بیان ایک فصل مین ہوتا ہی

فصل اول تشبیہ کے بیان مین

تشبیہ عبارت مشارکت دو چیز سے ہی ایک معنی پر
ان دونون کو مشبہ اور مشبہ بہ کہتے ہین اور معنی مشترک کو وجہ شبہ ضرور ہی کہ مشبہ اور مشبہ بہ اگر
حقیقت مین مشترک ہون گے تو صفت مین مختلف اور یا بالعکس کیونکہ اگر حقیقت اور صفت کا
کسی مین اختلاف نہوگا تو تشبیہ باطل ہو جائے گی اور صفت وجہ شبہ مشبہ مین کم اور مشبہ بہ مین زیادہ ہونا چاہیے
ورنہ تشبیہ سے کچھ فائدہ نہوگا اور تشبیہ سے جو مطلب متکلم کا ہوتا ہی اوسکو غرض تشبیہ کہتے ہین اور جو لفظ دلالت
تشبیہ پر کرتا ہی اوسکو ادات تشبیہ کہتے ہین پس واضح ہو کہ ارکان تشبیہ کے پانچ چیز ہین مشبہ مشبہ بہ وجہ شبہ
غرض تشبیہ ادات تشبیہ جیسے پھول سا چہرہ یہان چہرہ مشبہ پھول مشبہ بہ رنگینی وجہ شبہ اظہار خوبی معشوق
غرض تشبیہ اور لفظ سا ادات تشبیہ ہی اب اقسام تشبیہ باعتبار ان اصول پنجگانہ کے بیان کیے جاتے ہین

بیان مشبہ و مشبہ بہ مشبہ و مشبہ بہ کبھی دونون حسی ہوتے ہین یعنی جو کسی حس سے منجملہ حواس پنجگانہ
مدرک ہون حکیم تصدق حسین خان لکھنوی **شعر** سرو سا قد تو گل سے رخسارے + شانے بازو بھرے بھرے سارے
کبھی دونون عقلی مستزاد ظفر **شعر** ہی حیات ابدی گر ہو شہادت حاصل + ترے ہاتھون قاتل تیرے آب دم شمشیر کو ہم
آب حیات سمجھے ہی آب بقا + تشبیہ شہادت کی حیات ابدی سے ہی یہ دونون مدرک بعقل ہوتے ہین اور کبھی ایک
حسی اور ایک عقلی بھی ہوتے ہین **بیان وجہ شبہ** وجہ شبہ بھی کبھی حسی کبھی عقلی ہوتی ہی فتامل اور وجہ شبہ

فصل دوم استعارے کے بیان مین اوپر ذکر ہو چکا کہ مجاز مین جب معنی حقیقی و مجازی کے درمیان علاقہ تشبیہ کا
ہوتا ہی اوسکو استعارہ کہتے ہین اور غرض استعارے سے یہ ہی کہ مشبہ کو عین مشبہ بہ قرار دین پس حالت استعارہ مین مشبہ کو
مستعار لہ و مشبہ بہ کو مستعار منہ و وجہ شبہ کو وجہ جامع کہتے ہین جیسے شیر بمعنی مرد شجاع پس شجاع مستعار لہ شیر مستعار منہ
شجاعت وجہ جامع ہی اور بطور تشبیہ مستعار لہ و مستعار منہ کبھی دونون حسی یا عقلی کبھی ایک حسی ایک عقلی فتامل پس اگر
صرف مشبہ بہ کو ذکر کرین اوسکو استعارہ بالتصریح کہتے ہین جیسے + امانت شعر ربط رہنے لگا اوس شمع کو پروانون سے
آشنائی کا کیا حوصلہ بیگانون سے + شمع سے مراد معشوق اور پروانہ سے عاشق اور اگر صرف مشبہ کو ذکر کرین اوسکو
استعارہ بالکنایہ کہتے ہین لیکن اس صورت مین قرینہ ضرور ہوگا یعنی مناسبات و لوازمات مشبہ بہ محذوف کے اوس
قرینے کو استعارہ تخییلیہ کہتے ہین + ناسخ شعر نہین ممکن کلک فکر لکھے شعر سب اچھے + برستا ہی بہت نیسان گہر ہوتے ہین کم پیدا +
فکر کو منشی قرار دیا اور کلک جو واسطے منشی کے ضرور ہی اوسکے واسطے ثابت کیا پس استعارہ فکر کا منشی کے ساتھ
استعارہ بالکنایہ ہی اور اثبات کلک کا اوسکے واسطے استعارہ تخییلیہ **ولہ** پاس حرم نہ چاہیے ای پنجۂ جنون + بار گران ہی
جامۂ احرام دوش پر + جنون کو آدمی سے استعارہ کیا اور استعارہ دو قسم ہی اگر مستعار اسم جنس ہی وہ اصلیہ ہی جیسا مثلہ
سے ظاہر ہی اور اگر مستعار فعل یا حرف ہی اوسکو استعارہ تبعیہ کہتے ہین ع بھاگ ان شعبدہ بازون سے مثال سیماب +
سیماب کو بھاگنے سے استعارہ کیا اور بھاگ صیغہ امر کا ہی علاوہ اسکے استعارہ تین قسم ہی مطلقہ مجردہ مرشحہ
مطلقہ وہ جسمین مناسبات مستعار لہ اور مستعار منہ کے ذکر نہون + نسیم شعر حاجت کے گمان سے جب ہوئی دیر + گھبرا کے
نان سے اوٹھا شیر + شیر سے مراد مرد شجاع ہی + انشا شعر چین ہرگز نہین مخمل کے اوسے تکیے پر + اوس پری کے لیے
جو دے کے پر کا تکیہ + پری سے معشوق مراد ہی استعارہ مجردہ وہ کہ صرف مناسبات مستعار لہ کے مذکور ہون + نسیم
شعر ثابت کچھ اثر ستارے کا ہی + اس چاند کو کیا گہن لگا ہی + لفظ گہن اور ستارہ مناسب چاند کے ہی جو مستعار منہ
چہرۂ یار کا ہی **ولہ** سر کی تھی جو محرم اوس قمر کی + برجون پہ سے چاندنی تھی سر کی + برج سے مراد پستان اور لفظ
محرم اوسکے لوازمات سے ہی + ناسخ شعر ناسخ نہو جیو مگس خوان اغنیا + سنتا ہون یہ سخن لب نان جوین سے مین +
نان بھرنے والے سے ہی کبھی مناسبات دونون کے بھی مذکور ہوتے ہین اور کبھی استعارہ بطور تمثیل
ہوتا ہی یعنی مستعار منہ و مستعار لہ اور وجہ جامع ہر ایک مرکب چند چیز سے ہو اوسکو مجاز مرکب بھی کہتے ہین +
شعر انسان و پری کا سامنا کیا + مٹھی مین ہوا کا تھامنا کیا + مٹھی مین ہوا کا تھامنا استعارہ ہی کار بیہودہ کرنے سے

فصل سوم مجاز مرسل کئی قسم ہی کبھی سبب کو بجاے مسبب کے لاتے ہین قلق شعر رطب و یابس سے زمانے کے
آگاہ سمجھے ہم + حق بجانب ہی کہ نادان ہی و اللہ سمجھے ہم + مراد رطب و یابس سے تغیر زمانہ ہی اور تغیر سبب
سردی و گرمی کا ہی کبھی مسبب کو بجاے سبب کے لاتے ہین **ولہ** بس ملاقات سے اب سیر ہوے بھر گیا دل

کیسی چاہت تھی یہ کیسی تھی طبیعت مائل + مراد سیر سے بیزار ہونا ہی اور سیری سبب بیزاری کا غذا سے ہی کبھی ظرف کو
بجاے مظروف کے لاتے ہین جیسے لفظ قار ورہ کہ معنی شیشے کے ہی معنی بول کے استعمال کرتے ہین کبھی مظروف کو
بجاے ظرف جیسے گلاب کو طاق مین کھدو یعنی شیشہ گلاب کو کبھی لفظ کو باعتبار حالت زمان ماضی کے استعمال کرتے ہین
جیسے طبیب زادے کو طبیب کہنا یا مشت خاک مراد انسان سے + سودا شعر اکسیر ہی تو کیا ہی ہی مشت خاک سودا + خاطر
پہ جب کسی کے اوس سے ملال آیا + کبھی باعتبار حالت زمان مستقبل کے ذکر کرتے ہین جیسے طالب علم کو مولوی کہنا
کبھی کل بجاے جز اور کبھی جز بجاے کل اور کبھی عام بجاے خاص اور خاص بجاے عام استعمال کیا جاتا ہی + تسلیم
شعر جب سبح ہوئی تو مُنہ مین ڈالا + کالے نے زمین اثر دہے نے کالا + کالا عام ہی اور سانپ جو مقصود ہی خاص کبھی
کسی شی کو بلفظ آلہ استعمال کرتے ہین + ذوق شعر زبان کھولین گے مجھپر زبان کیا ہشیاری سے + کہ مین نے
خاک بھر دی مُنہ مین اونکے خاکساری سے + بزبان بمعنی بکلام ہی + نوازش شعر ساتھ وہ میرے جنازے کے لحد تک
آئے + ای اجل تیرا قدم تجکو مبارک ہو وے + لفظ قدم سے مراد آنے سے ہی + تسلیم شعر تحریر کیا کس نے مروت
آئینہ ہی تجھ پہ میری صورت + یعنی ظاہر ہی اور آئینہ آلہ ظہور صورت کا ہی + مولفہ شعر سلیے مین اپنے گھر مین وہ آرام
کرتے ہین + کوچے مین اوسکے ہم ہین کھڑے آفتاب مین + یعنی دھوپ مین کبھی باسم مادہ کے استعمال کرتے ہین جیسے تلوار کو آہن کہنا

فصل چہارم کنایہ کے بیان مین

تعریف کنایہ کی اوپر لکھی گئی مثال اوسکے + سرور شعر سلیے دوستان پھر دن
سے مجھے ہچکی لگ آتی ہی + کبھی مذکور جب ہوتا ہی کچھ گذرے فسانون کا + ہچکی لگنا کنایہ کثرت گریہ سے ہی +
نوازش شعر مرض پھیل پڑا ہی تپ جدائی سے + کہ پیٹھ لگ گئی یارون کی چارپائی سے + پیٹھ چارپائی سے
لگ جانا مراد سقوط طاقت نشست و برخاست سے ہی ولہ لگے زمین پہ اب سب اوتارنے ہمکو + یہ دن دکھاے
ترے انتظار نے ہمکو + زمین پہ اوتارنا مراد قریب المرگ ہونے سے ہی + ناسخ شعر یہ التجا ہی پیرمغان کی جناب مین
رکھون مین ساق ساقی گلفام دوش پر + ساق دوش پر رکھنا کنایہ مباشرت سے ہی + ذوق شعر عزیز اصلا
نہین سرمایہ ہمت کو کہ دریا نے + گرہ دے کر نہ باندھا گوہر شہوار دامن سے + گرہ دے کر دامن سے باندھنا
مراد عزیز رکھنے سے ہی **فائدہ** کنایہ مین اگر وسائط لزوم تھوڑی اور خفا بھی نہو اوسکو ایما و اشارت کہتے ہین جیسے
امثلۂ بالا سے ظاہر ہی اور اگر وسائط تھوڑی لیکن خفا ہو اوسکو رمز کہتے ہین جیسے عریض القفا کنایہ احمق سے کہ
یہ امر علم قیافہ سے متعلق ہی اور اگر کثیر الوسائط ہو اوسکو تلویح کہتے ہین جیسے لنبی آنکھیں والا یعنی شخص دراز قامت
اوپر گذر چکا اور کنایہ سے اگر موصوف غیر مذکور مقصود ہو اوسکو تعریض کہتے ہین جیسے خطاب مین معشوق
سے وفا کے مصرع ہی دوست وہ جو دوست کی خاطر جلاے دل + مراد شاعر کی یہ ہی کہ تو از قسم دوستان نہین ہی

باب دوم علم بدیع مین

فصل چہارم کنایہ کے بیان مین

باب دوم علم بدیع مین

علم بدیع علم محسنات کلام کا ہی جو الفاظ و معنی میں ہوتے ہیں لیکن وہ محسنات بر سبیل استحسان ہیں نہ بسبیل وجوب

فصل اول صنائع معنوی میں **تضاد** جسکو طباق و مطابقہ بھی کہتے ہیں یعنی دو لفظ ضد ایک دوسرے کی لانا خواہ وہ دو لفظ اسم ہوں یا فعل یا حرف + ذوق **شعر** لڑتے ہیں کہ نصیب کا ہی فلک سے ہم + فرقت کی رات کم نہیں روز معاف سے + رات اور روز میں تضاد ہی **و لہ** فلک تو ٹیڑھا ہی پس صبح سے تا شام چلتا ہی + اگر سیدھی نظر سے تیری اپنا کام چلتا ہی + ناسخ **شعر** صبح سے کرتے ہیں معمار مرے گھر کو سفید + شام سے کرتی ہی فرقت کی شب تار سیاہ + جرات **شعر** خوبرویوں کی خموشی میں بھی سو گھاتیں ہیں + یہ جو ہی کم سخنی اسمیں بہت باتیں ہیں + **و لہ شعر** نہ آیا اور کچھ اس چرخ کو آیا تو یہ آیا + گھٹانا وصل کی شب کا بڑھانا روز ہجران کا + اور داخل طباق ہی صنعت **تدبیج** یعنی ذکر اقسام رنگوں کا کرنا بطریق کنایہ + امانت **شعر** گندمی رنگ کو بنکر نہ کبھو اکرتے تھے دھانی جوڑے سے کبھی لال ہوا کرتے تھے + **مقابلہ** ہی کہ ایک کلام کے مقابل دوسرا کلام اس طرح لاتے ہوں کہ الفاظ دونوں کے باہم تضاد رکھتے ہوں + ذوق **شعر** خیر خواہوں کے ترے چہرے پہ ہو رنگ نشاط + اور بدخواہوں کے رخسار پہ اشک حسرت + اس صنعت کو سکاکی مصنف مفتاح نے علیحدہ لکھا ہی اور مصنف تلخیص اور مطول نے داخل تضاد کیا ہی **مراعاة النظیر** جسکو تناسب اور توفیق بھی کہتے ہیں مراد ایراد ایسے الفاظ سے ہی جنمیں اور کوئی نسبت سوائے تضاد کے ہو + ذوق **شعر** تیرا ہاتھی ہی فلک کا ہکشاں ہی خرطوم + کان دو نون مہ و خورشید ہی ذنب سر ہی سما

ایہام یہ صنعت دو قسم ہی ایہام تضاد اور ایہام تناسب جسکو توریہ بھی کہتے ہیں یعنی ایسا لفظ لانا کہ دو معنی رکھتا ہو اول معنی دوم کہ غیر مقصود ہی کسی لفظ سے اگر نسبت تضاد کی رکھتا ہو وہ ایہام تضاد ہی اگر اور کوئی نسبت ہی تو ایہام تناسب مثال ایہام تضاد کی + امانت **شعر** دل جو بھر آیا تو اک شور مچایا میں نے + سارے تالاب کے سوتوں کو جگایا میں نے + لفظ سوتوں کا یہاں بمعنی چشمے کے ہی لیکن معنی دوم خفتہ کہ غیر مقصود ہی لفظ جگانے سے ایہام رکھتا ہی **و لہ شعر** ہجر ساقی میں رولاتا ہی ہمیں ابر سیاہ + غم و اندوہ بڑھاتی ہی گھٹا ساون کی + لفظ گھٹا مناسب بڑھانے کے ہی اور معنی مقصود ابر کے ہیں مثال ایہام تناسب + ذوق **شعر** نہ چھوڑیگی جیتا تجھے چشم قاتل + یقین ہی یقین بلکہ عین الیقین ہی + لفظ عین کے معنی مقصود محض کے ہیں اور معنی دوم مناسب چشم کے ہیں **مشاکلہ** وہ ہی کہ ایک چیز کو الفاظ مناسب چیز دیگر سے ذکر کریں بسبب قرب دونوں کے چنانچہ **شعر** گردش ہی میں ہی جو دن رات آسمان + شاید یہ چال بخت سے میرے اڑائی ہی **مزاوجہ** یہ کہ دو معنی ذکر کریں اور جو امر ایک پر لگایا جائے دوسرے پر بھی ثابت کیا جائے + مست بدایونی **شعر** ہم جو چپ بیٹھیں تو کہلائیں حزین + آپ چپ بیٹھیں تغافل ٹھہرے + **ارصاد** یا تسہیم یہ کہ قبل عجز بیت کے ایسا لفظ لاویں کہ سامع کو معلوم ہو جاوے کہ فلان لفظ عجز میں آوے گا بشرطیکہ وہی قافیہ سامع کو معلوم ہو + میر **شعر** کمال شئی زوال شئی ہی او میر لا کہ حاسد ہوں + بھلا نازاں نہوں کیونکر میں اپنی بے کمالی کو + **مصحف** اسکو کہتے ہیں

فصل اول صنائع معنوی (تضاد) میں

تدبیج

مقابلہ

مراعاة النظیر

ایہام
لغوی معنی وہم میں ڈالنا

مشاکلہ

مزاوجہ

ارصاد

مصحف

کہ تغیر نقاط سے وہ لفظ دو سطر ہو جاوے جیسے اس شعر مین لفظ کبر شعر کبر تجکو پسند ہی ہر دم + ترک کر خو یہ خوش نہین نہ نہار +

تزلزل اس صنعت کی خاصیت ہی کہ تبدیل حرکت سے وہ لفظ دوسری صورت پر ہو جاوے جیسے لفظ آخر کا مصراع اول مین شعر میری جانب کو گذر جستہ + مین بھی تیرا ہون طالب دیدار +

عکس وہ ہی کہ اول دو جزو ذکر کرین پھر جزو آخر کو مقدم اور جزو اول کو مؤخر کرین + ذوق شعر نیت نیک تری آینہ حسن عمل + عمل خیر ترا جلوہ حسن نیت + وا ہم ورنہ غیر یکجا دونون بہم نہون گے + ہم ہونگے وہ نہون گے وہ ہونگے ہم نہونگے + کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایک مصرع کے قلب سے مصرع دوم حاصل ہو اوسکو عکس وطرد کہتے ہین بیت یہ خوبی و زیبائی یوسف نے کہان پائی + یوسف نے کہان پائی یہ خوبی و زیبائی +

رجوع وہ ہی کہ ایک کلام لکھکر اوسکو ناقص سمجھکر اوس سے بہتر لکھے + فرد شعر مراد وہ خسرو ین نسرین پری سے بہتر ہی + نہین نہین یہ خطا ہی پری سے بہتر ہی +

استخدام یہ ہی کہ ایک لفظ دو معنین ذکر کرین اور ارادہ ایک معنی کا ہو اور دوسری جگہہ معنی دوم اوسکے ارادہ کرین لاادری شعر سے حاصل کیا فرقت ہی مین لو نام وصال جان جی ہی جینے مثلا یا خلش ہجران کو + مصرع اول مین وصال سے معنی مرگ کے مراد ہین پر باعتبار لفظ ہجران کے کہ مصرع دوم مین ہی وصل بمعنی ملاقات سمجھا جاتا ہی

لف ونشر وہ ہی کہ اول چند چیز ذکر کرین پھر چند چیز ایسی ذکر کرین کہ ہر ایک جزو اوسکا تعلق اجزاے جملہ اول سے رکھتا ہو پس اگر تفصیل مطابق ترتیب اجمال کے ہی اوسکو لف ونشر مرتب کہتے ہین ورنہ غیر مرتب مثال مرتب + امانت شعر زلف و عارض یہ فدا شام و سحر رہنے لگا + برق بن بن کے بت شکن رہنے لگا انشا شعر مثل خلیل و عیسی و نوح و ابو البشر + ہین مجھکو بھی شہرہ جہان آتش و باد و آب و خاک + لا اعلم شعر سرو و گل شوق مین تیرے قد و عارض کے سدا + نالہ کرتے ہین ہم قمری و بلبل کی طرح + امین و بار لف ہی مثال غیر مرتب بیت یاد مین اوس طرہ و رخسار کی + ہاتھہ سر پر مارتا ہون صبح و شام + کبھی نشر درہم و برہم بھی ذکر کرتے ہین اوسکو مختلط الترتیب کہتے ہین جیسے ہوشیار شعر عقل و روی و سعادت اوسکے سے + ہی مہ و مہر و مشتری ہیکار +

تفسیر جسکو تبیین بھی کہتے ہین یعنی چند چیز اول مجمل ذکر کی جائین پھر اونکو مفصل کر دیا جاوے لاادری شعر ٹوٹا پھوٹا مسکن گیا اور پھر کھلا بندھا + مالا دوپٹہ محرم و جوڑا اشتہ وصال + انشا شعر ایک جلاے اک اوڑاے ایک ڈوباے اک گراے + لیوین لپٹ لپٹ کے جان آتش و باد و آب و خاک + یہ مثال تفسیر خفی کی ہی اگر الفاظ مبہم کو مکرر لاوین اوسکو تفسیر جلی کہتے ہین جیسے ہوشیار شعر دشمنون سے رکھتے ہی داد و ستد + دوست ہی غم سے اونکی جان نزار + اور یہ صنعت بھی مرتب اور غیر مرتب ہوتی ہی اور فرق لف ونشر اور تفسیر مین یہ ہی کہ اگر الفاظ کے درمیان تناسب بطور مراعاۃ النظیر کے ہو اوسکو لف و نشر کہتے ہین ورنہ تفسیر اور واضح ہو کہ سکاکی کے نزدیک تفسیر کا وجود نہین سب لف ونشر ہی

جمع مراد جمع کرنے چند چیز سے ہی ایک حکم مین ذوق شعر خط بڑھا زلفین بڑھین کاکل بڑھے گیسو بڑھے + عشق کی سرکار مین جتنے بڑھے ہندو بڑھے + تسنیم شعر چکنی ڈلی عطر الایچی پان + نقل و می و جام و خوان الوان + رغبت سے اونھین کھلا پلا کے + بولا شہزادہ مسکرا کے +

ولہ شعر معمول سے بزم میں ہوئے جمع + مینا و کباب و مجمر و شمع + **تفریق** وہ کہ دو چیزونمین فرق بیان کیا جاے
ناسخ شعر شمشاد کو تمہارے قد موزون سے کیا شبیہ + سینہ کہان یہ چہرہ کہان یہ کمر کہان + **تقسیم مسلسل** طرز اس صنعت کا
یہ ہی کہ شاعر ایک مصرع یا ایک بیت میں چند چیز کو درج کرے اور دوسرے مصرع میں چند لفظ لاوے کہ ہر ایک کی
تطبیق مناسب اونکے ہو جاے چنانچہ شعر تیری محفل میں ہر ہ و کیوان + اک دعا گو دوم ہی خدمتگار + **تجرید**
یہ صنعت اسطرح پر ہی کہ ایک موصوف مشہور کی صفت بیان کیجاے مگر اپنے ممدوح کو ایک اسلوب سے اوسکے مساوی
کردے چنانچہ شعر شعر کم تو حاتم سے کب سخا میں ہی کو وہ دیتا تھا مال و زر بسیار + **تقسیم** لا ادری شعر وہی دیوے گا
مجھے صبر سکون جسنے دیا + رخ زیبا تجھے اور دیدۂ گریان مجھکو + **قطعہ** قسمت کیا ہر چیز کو قسام ازل نے + جو شخص
کہ جس چیز کے قابل نظر آیا + بلبل کو دیا نالہ اور پروانے کو جلنا + غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا + **جمع مع التفریق**
شعر دونون صاحب فیض ہیں آپسمیں نیسان اور تو + پر وہ دیتا ہی صدف کو قطرہ تو مجکو گہر + **جمع مع تقسیم**
شعر تیغ و افسر کا ہی تو مالک عنایت سے تری + تیغ رستم لے گیا افسر سکندر لے گیا + **جمع مع تفریق و تقسیم**
قطعہ سب سخی ہیں ابر و دریا اور وہ عالیجناب + پا دین فیض اسنے نباتات اور غواص و گدا + پر کرے ہی نالہ دریا
ابر روے وقت فیض + با لب خندان وہ والا فر رہے ہی دائما + **مبالغہ مقبول** یعنی مدح یا ذم میں حد سے گذر جانا
اور وہ تین قسم ہی اگر ادعای مذکور بحسب عقل اور عادت ممکن ہی اوسکو تبلیغ اور اگر بحسب عقل ممکن لیکن خلاف عادت
ہی اوسکو اغراق اور اگر بحسب عقل و عادت دونون کے ممتنع ہی اوسکو غلو کہتے ہیں مثال تبلیغ انشا شعر دل کے نالو نسے
جگر دکھنے لگا + یان تلک روے کہ سر دکھنے لگا + اکثر کثرت گریہ سے سر درد پیدا ہوتا ہی اور قرین قیاس بھی ہی
مثال اغراق سحر لکھنوی در تعریف اسپ شعر صبحکو ہو کوئی انگریز اگر اوس پہ سوار + حاضری کھاے سپاٹو میں لندن پہنچ
لندن + اگرچہ عقل دلالت کرتی ہی کہ کمال تیز روی سے ممکن ہی لیکن خلاف عادت ہی مثال غلو در تعریف اسپ
ولہ شعر گردنی اوڑھ کے سو جاے اگر کوئی سئیس + رات بھر خواب میں ٹاپا کرے اوتر دکھن + **مذہب کلامی**
یعنی کلام میں دلیل مثل اہل علم کلام کے لکھی جاے لا اعلم شعر کس طرح ہنسنے اس دہن تنگ سے وہ شوخ + تقسیم یہ
جز کے ہیں دلائل سبھی باطل + **مذہب فقہی** اگر دلیل بطور علما کے ہو لا ادری شعر آنکھین خدا نے دیکھنے کو
دین ہیں میری جان + دیکھا کسے نے تیری طرف کو تو کیا ہوا + **حسن التعلیل** یعنی کسی امر کی علت بطرز پسندیدہ
ثابت کرنا کہ در حقیقت وہ نہو + ناسخ شعر سو دا سے چشم یار کی ہی یہ بھی اک دلیل + خشکی کمال ہی جو ہرن کے کباب میں +
سرور شعر تری رہتی ہی اکثر چادر رہتا تربت پر + کہ تا معلوم ہو سبکو قتیل مہ جبینان ہون + انشا شعر ایکدم تو دیکھنے کو
نکالی تھی اپنی تیغ + اندام خور پہ لرزہ ہی تا حال ملتزم + **تاکید المدح بما یشبه الذم** یعنی اسطرح صفت کرنا کہ سامع کو
بادی النظر میں اشتباہ ہو کہ قائل ارادہ ذم کا رکھتا ہی لیکن بعد غور اور فہم معنی معلوم کرے کہ عین مدح ہی شعر

تفریق

تقسیم مسلسل

تجرید

تقسیم

جمع مع التفریق

جمع مع تقسیم

جمع مع تفریق و تقسیم

مبالغہ مقبول

مذہب کلامی

مذہب فقہی

حسن التعلیل

تاکید المدح بما یشبه الذم

تو سراپا حسن ہے لیکن نہیں ہے آدمی + کوئی تجسا حور ہی تو پاپری ہی کیا ہی تو + لفظ لیکن کہ واسطے استثنا کے آتا ہی سامع کو اشتباہ دیتا ہی کہ قائل کوئی مضمون مخالف جملۂ اول کے لکھے گا مگر غور مضمون شعر سے معلوم ہوا کہ عین مدح ہی

تاکید الذم بما یشبہ المدح

تاکید الذم بما یشبہ المدح شعر بُرا تجسا نہیں کوئی زمانے بین مگر کیا ہی + کہ گر صحبت مین کوئی بیٹھے تو وہ تجسا ہی بن جائے + نوازش شعر کسے تیغ جفا سے چرخ سے امید ہنسنے کی + جو ہووے بھی تو ہان شاید دہان زخم خندان ہو +

استتباع

استتباع جسکو مدح موجہ بھی کہتے ہین وہ ہی کہ مدح کسی کی اسطرح کرین کہ ایک مدح سے مدح دوم حاصل ہو لمولفہ شعر لب تیرا شیرین ہی مانند سخن + اور دہن معدوم ہی مثل دہن + **ادماج** وہ ہی کہ ایسا کلام ہو کہ اوس سے دو معنی حاصل ہون

ادماج
معنی لغوی لپیٹنا

جرأت شعر بشکل مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن + جو تم پھرا تو پیارے پھرین ہمارے دن + لفظ پھرا دو معنی رکھتا ہی + امانت شعر سنی کسی سے نہین غم کی داستان میری + وہ کم سخن ہون گویا نہین زبان میری + لفظ گویا خواہ بمعنی گوینده اور خواہ مخفف گویا کہ کلمہ تشبیہ ہی + سرور شعر گر اوسکے ہجر مین یون ہی اندوگین رہے + تو ہووے گا وصال کا یقین رہے + وصال بمعنی مرگ و بمعنی ملاقات دونون جائز ہین + لاادری شعر اوسکے عارض کو دیکھ جیتے ہین + عارضی اپنی زندگانی ہی + منسوب بعارض یا چند روزه **توجیہ** جسکو ذو الوجہین اور محتمل الضدین بھی کہتے ہین وہ ہی کہ کلام دو صورت مختلف پر دلالت کرے جیسے ہجو اور مدح علی ہذا القیاس لمولفہ شعر کیا ہی تاثیر ہی والسمر تری صحبت کو + یک بیک لحظہ مین بن جاسے ہی احمق دانا + اور اسی کی قسم ہی کہ ایک مصرع متضمن ہزل ہو اور مصرع دوم رفع اشتباہ یعنی ہزل کا کرے چنانچہ خسرو دہلوی کہتے ہین + شعر گہر میفروشم بدست تو خر + سخن ہائے شیرین بہ از سیم و زر + تو خوش خفتہ بودی کہ من کردہ ام + دعا و ثنا و بوقت سحر + میان وران تو خواہم نہاد + یکی اسپ تازی و گرزین زر + **الہزل الذی یراد بہ الجد** کہ کلام مین صرف الفاظ ظرافت کے ہون مگر مضمون خوب اور بہتر ہو اشعار دنیا اک زال بیوا ہی + سنے مرد و فاونسے جیا ہی + مردون کے لیے یہ ناہی رہزن + دنیا کی عدو ہی دین کی دشمن +

توجیہ

الہزل الذی یراد بہ الجد

تجاہل العارف

تجاہل العارف یا تجاہل عارف جسکو سکاکی مصنف مفتاح نے سوق المعلوم مساق غیرہ لکھا ہی یعنی امر معلوم سے اظہار بیخبری کا کرنا واسطے کسی فائدے کے + بحر در شعر ہی زلف یا دھوان ہی یہ شمع جمال کا + اعجاز حسن ناز سے اونچا نہو سکا + یا ابر آفتاب کے پہلو مین آگیا + پیدا ہی یا کہ شام غریبان یہ برملا + جرأت شعر بگڑ جانے کا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہی + سمجھ کر پوچھتا ہی کسنے اسکو مار ڈالا ہی + **قول بالموجب** کسی شخص کے کلام کو خلاف مراد قائل گمان کرنا + لمولفہ شعر تو جو کہتا ہی کہ تو دل سے نہین کرتا ہی پیار + سچ ہی پیارے مین تو تجکو جان سے ہون چاہتا + ایضاً شعر ناصحا کہتا ہی جو تو عشق اوسکا چھوڑ دے + کیا کوئی بہتر ہی اوس سے جسپہ عاشق ہوؤن مین + **اطراد** یہ کہ نام ممدوح کا مع نام آبا کے بترتیب کرین + قدسی شعر بہار گلشن دین محمد عربی + ضیائے چشم علی نور دیدہ زہرا + بہار خرمی خاطر حسین و حسن + سرور سینۂ زین العباد شمع ہدی + فروغ شمع شبستان باقر و صادق + غریب خاک

قول بالموجب

اطراد

تعجب

خسرسان علی بن موسیٰ + تعجب یعنی کلام مین تعجب ظاہر کرنا + ناسخ شعر بگڑ جاتا ہی سیب بختہ گردش زنخ رکھتے
ہین + تعجب ہی کہ برسون مین وہ سیب ذقن بگڑا + امانت شعر پھول سے سینے پہ کب ہین سرپستان پیدا + ہوئے

اعتراض الکلام قبل الاتمام

گلشن مین اناروں سے پستان پیدا + اعتراض الکلام قبل الاتمام یا حشو اندر جملے کے ایسا لفظ لانا کہ معنی
بغیر اوسکے بھی درست ہوسکین وہ تین قسم ہی ملیح و متوسط و قبیح اگر اوس لفظ سے زینت کلام ہی تو ملیح اگر رکھنا اور
نہ رکھنا یکسان ہی متوسط اگر مخل فصاحت ہی قبیح ہی مثال ملیح + امانت شعر یان سے اب جاؤن تو مین راہ لیاؤن اوسکو
زیب زینت کا سب انداز بتاؤن اوسکو + زیب و زینت حشو ہی نظیر شعر جور اور ظلم سے اوسکے نہ کبھی گھبرایا +
نہ کبھی شکوہ بیداد زبان پر لایا + مثال متوسط شعر تو ہی بحر بیکران مین تشنہ و تفسیدہ لب اے جہان جود و ہمت
پیاس کو میری بجھا + مثال قبیح شعر اگر تو نے ستم مجھپر کیا تو کیا ہوا پیارے + جفا معشوق اور محبوب کا سہتے ہین
سب عاشق + شعر روئے آنسو اسقدر ہم ہجر مین + اشک کے طوفان سے دریا ہو گیا لفظ آنسو حشو ہی کبھی ایک جملہ معترضہ
بھی دوسرے جملے کے اندر واقع ہو جاتا ہی جیسے + غالب شعر خامہ میرا کہ وہ ہی باربد بزم سخن + شاہ کی مدح مین

تلمیح

یون نغمہ سرا ہوتا ہی + تلمیح یا تملیح وہ صنعت ہی کہ کلام مشتمل ہو کسی قصے معروف یا کسی مضمون مشہور پر + سرور
شعر طور کو نور کے جلوے مین جلایا اسنے + کبھی آتش کو ہی گلزار بنایا اسنے + ناسخ شعر حاجت نہین نماز

سیاقۃ الاعداد

کی مستی مین نا بجا + کیا مرتبہ دیا ہی خدا نے شراب کو + تلمیح ہی آیۂ لا تقربوا الصلوٰۃ کی طرف سیاقۃ الاعداد
اعداد کو کلام مین بترتیب یا بلا ترتیب ذکر کرنا + ذوق شعر اونکو شش جہت مین ہفت دریا لوگ کہتے ہین + گرے
تھے اشک کے قطرے مرے دو چار آنکھون سے + امانت شعر ایک ہفتے مین بنین نرگس بیمار آنکھین + کوئی دو دن

تنسیق الصفات

اور سے جو کرے چار آنکھین + تنسیق الصفات ایک موصوف کو صفات متوالیہ سے ذکر کرنا + انشا شعر مستجمع الکمال
و مستحسن الشیم + منبع فضل و جود و سخا معدن کرم + حکیم تصدق حسین خان شعر سینے پر دونون چھاتیان انمول +
اونچی چلبلی کڑی کراری گول + صنعت تلمیح و سیاقۃ الاعداد و تنسیق الصفات کو صاحب حدائق البلاغت نے صنائع

سوال و جواب

لفظی مین لکھا ہی سوال و جواب جسکو مراجعہ بھی کہتے ہین خواہ ہر مصرع مین سوال و جواب خواہ ایک مین سوال دوسرے
مین جواب خواہ ایک بیت مین سوال دوسرے مین جواب ہو + نسیم شعر پوچھا کہ طلب کہا قناعت + پوچھا کہ سبب کہا کہ قسمت +
ولہ شعر بولا وہ کہ خواب دیکھتا تھا + آتش پہ کباب دیکھتا تھا + بولی وہ کہ ہم سمجھتے ہین تعبیر + تو ہی کرے گا کوئی اکسیر +
بولا وہ کہ رات کو افق مین + خورشید تھا آتش شفق مین + بولی وہ بشر ہو تم دلاور + سرسبز ہو قوم آتشی پر + بولا وہ کہ
دیکھی اک شبستان + شعلہ ہوا انجمن مین رقصان + بولی وہ کہ شعلہ مین پری ہون + جو ناچ نچاؤ ناچتی ہون +

حسن الطلب

حسن الطلب یعنی کوئی شے بطرز پسندیدہ طلب کرنا قطعہ دل ہم تجھسے طلب کرتا ہی سونا سرخ + مین کہتا ہون کہ
مفلس پاس آتا زر کہان + سنکے کہتا ہی کہ تمکو شرم بھی آتی نہین + مجھ سے کیا فائدہ فرمایئے اے مہربان +

حسن التکریر

آپ ہین مہاراج ایسے کہ جسکے ہاتھ سے بحر کا کیسہ تہی ہو اور خالی جیب کان + کسکو باور ہے کہ تم رکھتے نہین ہو اندنون + اسقدر دولت کہ رکھتے تھے سلاطین کیان + حسن التکریر + شعر تونے مجھے پیارے بُرا اگر کہا کہا یا مصلحت سے غیر کے مُنہ پر کہا کہا +

حسن المطلع

حسن المطلع وہ ہے کہ شعر اول قصیدے کا الفاظ بدیع اور معانی بلیغ سے لکھا جائے اور مستحسن اور مطبوع ہو اور الفاظ فال نیک کے ہون

حسن المقطع

حسن المقطع وہ ہے کہ اشعار آخر قصیدے کے الفاظ فصیح اور معانی خوب سے لکھے جائین

حسن التخلص

حسن التخلص وہ ہے کہ کسی مضمون مثل ذکر عشق وغیرہ سے مدح ممدوح کی طرف رجوع کرین اور اسی کو گریز کہتے ہین ان تینون صنعت کی مثال باب چہارم مین مثال قصیدے سے واضح ہوگی اسی صنعت حسن التخلص کو قطع الکلام بھی کہتے ہین اور اگر کوئی کلمہ مشعر بہ رجوع مطلب دیگر ذکر کرین اوسکو اقتضاب کہتے ہین چنانچہ دیباچہ کتاب مین لفظ اما بعد اور خطوط مین بعد شرح شوق ملاقات مُدّعا آنکہ وغیرہ لکھتے ہین

تشبیہ و استعارہ

تشبیہ و استعارہ بیان انکا مفصل باب ثالث مین ہو چکا

التفات

التفات یہ ہے کہ ایک شخص کو کئی طرق سے یاد کرین منجملہ طرق ثلثہ خطاب و غیبت اور تکلم کے خواہ خطاب سے غیبت کو خواہ غیبت سے تکلم کو خواہ تکلم سے خطاب کو علی ہذا القیاس + انشا شعر اون اونکیو نہین قول کے تیجھلے نظر پڑے + واللہ تم بھی سخت چھلبلے نظر پڑے + غالب شعر کفر سوز او سکا وہ جلوہ ہے کہ جس سے لیٹے + رنگ عاشق کی طرح رونق بتخانہ حسین + جان بینا ہا دل و جان فیض رسانا شاہا + وصی ختم رسل تو ہی بفتواے یقین +

تعلیق

تعلیق منحصر کرنا کسی امر کا ثبوت یا بقی دوسرے امر پر حکم اول کو جزا اور دوم کو شرط کہتے ہین + غالب شعر اگر وہ سرو قد گرم خرام ناز آ جائے + کف ہر خاک گلشن شکل قمری نالہ فرسا ہو + رسالہ عبدالواسع مین اسکی کئی قسمین لکھین ہین

تلمیح

تلمیح جسکو ذو لسانین بھی کہتے ہین یعنی ایک مصرع یا شعر ایک زبان مین ہو اور دوسرا مصرع یا شعر زبان دیگر مین + انشا شعر ای عشق مجھے شاہد اصلی کو دکھالا + قم خذ بیدی وفقک اللہ تعالی + امیر خسرو شعر زحال مسکین مکن تغافل دُرای نینان بنای بتیان + چو تاب ہجران ندارم ای جان نہ لیہو کاہے لگاے چھتیان +

ارسال المثل

ارسال المثل وہ کہ کوئی ضرب المثل کلام مین لائین + سودا شعر گالی نہین نئے بوسہ مرے دلکو گوارا + جھوٹا کوئی کھاتا ہی تو میٹھے ہی کے لالچ + اگر دو مثل ایک شعر مین واقع ہون تو ارسال المثلین کہتے ہین +

جامع اللسانین

جامع اللسانین جسکو دو رولی بھی لکھا ہی ایسا کلام کہ اوسکو بے تغیر نقاط دو زبان مین پڑھ سکین مثال فارسی و ہندی یا را جاے تو بہتر +

متضمن اللسانین

متضمن اللسانین و متضمن الالسنہ یعنی کلام بے تغیر نقاط دو یا کئی زبان مین پڑھا جائے + انشا فارسی + بیا بیا حب من جالیا بپا کی باش + اردو + پیا پیا جب من جالیا پیا کے پاس + عربی بیا نبا حسب من حالنا بیبا کی ناس + اسکو ذو رویتین بھی کہتے ہین +

قلب اللسانین

قلب اللسانین وہ کلام کہ اگر اوسکو مقلوب پڑھین زبان دیگر مین اوسکے سے معنی حاصل ہون شعر ہان یار ماہ روز در خانہ اندر آ + یار امے داری مارا مے بیار + مقلوب بزبان عربی آرکجنا ہنا خرد زوُرہام رکایناہ راى بى مارامى راديماد ا سے

کلام الجامع ابداع — تضمین و اقتباس — فصل دوم صنائع لفظی میں جناس بین اللفظین

کلام الجامع کلام شعر پند و نصیحت و حکمت اور شکایت روزگار کی لکھنا **ابداع** کلام میں نیا مضمون لکھنا حقیقت میں کوئی صنعت نہیں بلکہ اساتذہ کا کلام اکثر ہوتا ہی **تضمین و اقتباس** وہ ہی کہ کسی دوسرے شاعر کا مصرع یا بیت معروف اپنے کلام میں لاوین بطور مناسب تضمین مصرع کو ابداع اور رفو بھی کہتے ہین اور تضمین بیت یا زیادہ اشعار کو استعانت کہتے ہین + غالب قطعہ مشکل ہی زبس کلام میرا اے دل + سن سن کے اوسے سخنوران کامل + آسان کہنے کی کرتے ہین فرمایش + گویم مشکل وگر نگویم مشکل + مصرعہ چہارم مشہور کسی شاعر کا ہی

فصل دوم صنائع لفظی میں جناس بین اللفظین یا تجنیس اور یہ کئی قسم ہی اول تام یعنی دو لفظ نوع اور عدد اور ہیئت میں موافق ہون پس اگر دونون اسم یا فعل یا حرف ہین اوسکو تجنیس تام مماثل ورنہ مستوفی کہتے ہین مثال مماثل شعر تم رات کو نہ آئے جو اپنے قرار پر + یہ ظلم تمنے کیا کیا اس بیقرار پر + قرار اول بمعنی وعدہ اور دوم بمعنی آرام مثال مستوفی + امانت شعر آبداری سے جو ملو نظر آیا وہ گلا + رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا + ولہ شعر ایدی دیکھون مین عجائب ہین درخشان تو پہنچے + اوسکے تو پہنچے کو نہ روی مہ تابان پہنچے + دوم تجنیس مرکب یعنی دو لفظ متجانس مین سے ایک مفرد ہو دوسرا مرکب پس اگر کتابت مین موافق ہون اوسکو مرکب متشابہ کہتے ہین ورنہ مرکب مفروق مثال مرکب متشابہ + مجروح شعر جتنے مر مٹ گئے بتو تم پر + اونکے مرقد ہین سنگ مرمر کے + آباد شعر اشک برسانے مین شرط آنکھون نے باہم بدلی + صاف رونے مین سبنے دیدہ پر نم بدلی + مثال مرکب مفروق + امانت شعر بے گل ہی نہین تیز وہ رخسارے ہین + ایک رخ کیسا خجل اوس سے تو رخ سارے ہین + ولہ شعر پاؤن آخر کو مرا اور تری پیشانی ہی + جو مین کہتا ہون وہ اک دن ترے پیش آنی ہی + اور اگر تجنیس ایک کلمہ اور دوسرے کلمے کے جزو سے مرکب ہو اوسکو تجنیس مرفو کہتے ہین + امانت شعر سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو تڑپ جائے بشر + ایسے سینے نہین دیکھے ہین کسی نے سن کر + لفظ کسی کا جزو دوسرے لفظ سنکے ساتھ ملکر تجنیس ہوا اور اگر صرف صورت و تعداد حروف مین متشابہ ہون لیکن حرکات مین مختلف اوسکو محرف کہتے ہین + ذوق شعر پھینکے ہی ایک جنبش مژگان مین وہ پری + اس اپنے ناتوان کو جسے کوہ قاف سے + اور اگر ایک لفظ مین نسبت دوسری کے ایک حرف زائد ہوا وسکو تجنیس زائد یا تجنیس ناقص یا تجنیس مطرف کہتے ہین اور وہ حرف زائد تین حالت سے خالی نہین یا شروع مین یا وسط مین یا آخر مین ہوگا مثال اونکی امانت شعر نافہ اوس شوخ کی بن جاتا ہی قفل ہین پیٹ کے آگے تجھے کوئی لپیٹ آسے نہ بن + ولہ شعر اوسکی قامت یہ قیامت کا گمان کرون گر میں خیال + کب قیامت نے بھلا پائی ہی یہ جسثر کی چال + محسن شعر اوٹھ کھڑے ہو بے تعظیم ہی طاعت ہی قد و قامت نہین یہ نعرہ قد قامت ہی + سوز شعر چشم کا نام اشکباری ہی + چشمہ فیض ہی کہ جاری ہی + دوسرا شعر کیا جو وعدہ شب اوسنے تو دن پہاڑ ہوا + یہ دیکھیے مری شامت کہ ہوتی شام نہین + اور اگر وہ دو لفظ

نوع حروف مین مختلف ہون پس اگر حروف مختلفہ قریب المخرج ہین اوسکو جناس مضارع کہتے ہین ورنہ جناس لاحق مثال
جناس مضارع + انشا شعر اقرب سمجھ کے اپنے سے رہ جاے وہین بس + عقرب کے نیش پہ بھی جو رکھے جا قدم +
مثال جناس لاحق + امانت شعر جان ناساز ہو وہ نغمۂ خوش ناز ہے یہ + دل مضطر کو سدا سوز ہو وہ ساز ہے یہ + ولہ شعر
عشق کے نام سے جسم سبک گاہ نہ تھا + دور تھا کوہ مصیبت غم جانکاہ نہ تھا + نسیم شعر خط خاتم لے کے وہ ہوائی
پتا ہوئی اور رہتے ہوائی + اور جو کسی قسم تجنیس کے دو لفظ متجانس بلا فصل متواتر واقع ہون اوسکو تجنیس مکرر و مزدوج
کہتے ہین مثال تام مکرر + انشا شعر میری زبان سے مدح کہان اوسکی ہو سکے + توصیف مین ہے جسکے زبان قلم قلم +
مثال مرکب مکرر ولہ شعر جو بات تجھسے چاہے ہے اپنا مزاج آج + قربان تیرے کل یہ نہ ٹال آج آج آج + کچھ ہے ہی
آگ دل مین پڑی ہی اشتیاق کی + تیرے سوا کس سے ہو اسکا علاج آج + تمام غزل اسی صنعت مین ہے مثال زائد مکرر +
نوا بدایونی شعر یہ ابر مینا و جام ہے بن بگڑ بجاے کمان کمانہ + ہماری چھاتی کے داغ دل کا کرے ہے تک کر نشان نشانہ +
تمام غزل اسی صنعت مین ہے + ناسخ شعر یہ التجا ہے پیر مغان کی جناب مین رکھون مین ساق ساقی گلفام دوش دوش پہ +
مثال جناس لاحق مکرر + انشا شعر جب تک کہ خوب واقف راز نہان نہون + مین تو سخن مین عشق کے بولون نہان نہون +
خلوت مین تیری بار نہ جلوت مین مجھکو بار + باتین جو دل مین بھر رہی ہین سو کہان کہون + تمام غزل اسی صنعت مین
ہے اور اگر صرف صورت کتابت مین موافق ہون اوسکو تجنیس خط یا تصحیف کہتے ہین جیسے الفاظ زحم رحم و چشم و جسم
وشمع وسمع وغیرہ + غالب شعر باغ شگفتہ تیرا بساط نشاط دل + ابر بہار خمکدہ کس کے دماغ کا + اور اسی مین داخل ہے لانا
الفاظ دائرہ دار متواتر کا + لا اعلم شعر رتبہ بڑھے ہے خلق سے اپنی ہی شان کا + صاحب کہے سے کچھ بھی گھٹے ہے نہ بانکا +

قلب

یا آنا مدات حروف کا متواتر اور تجنیس ہی کی ایک قسم ہے قلب یعنی اختلاف ترتیب حروف کا اور وہ دو قسم ہے
قلب کل اور قلب بعض قلب کل وہ ہے کہ حروف کلمہ بالترتیب قلب کیے جائین + انشا شعر ابھی جھمر لگاوے بارش
کوئی مست بھر کے نعرہ + جو زمین پہ پھینک مارے قدح شراب ولٹا + ولہ شعر تو جو باتون مین رکے گا تو یہ جانونگا کہ سمجھا +
مرے جان و دل کے مالک نے مرا کلام الٹا + مجھے مار کیون نہ ڈالے تری لفٹ ولٹ کے کافر + کہ سکھا دیا ہے تو نے اوسے لفظ
رام الٹا + سحر ایک ماش پھینکا جو مجھے دکھا کے اوسنے + تو اشارہ مین نے تاڑا کہ یہ لفظ شام الٹا + فقط اس لفافے پر ہے
کہ خط آشنا کو پہنچے + تو لکھا ہے اوسنے انشا یہ ترا ہی نام الٹا + مقلوب بعض وہ کہ حروف کلمے کے نامرتب قلب کرین
جیسے مرحوم و محروم + شعر شعر کمال بحث ہے علم کلام مین رہتی + وہین ہین لوگ بہت قیل و قال کرتے ہین + اور اگر
تمام کلام کے قلب سے وہی کلام حاصل ہو اوسکو مقلوب مستوی کہتے ہین مصرع اول شعر انشا کا مقلوب مستوی ہے شعر +
رواج اور یہ ہے وہ ہوش انشا + کہ ہو رہا ہے وہ آگاہ رسم اہل کلام + اور جب ایک بیت یا مصرع کے الفاظ اول
و آخر مقلوب ہون اوسکو مقلوب مجنح کہتے ہین جیسے ہوشیار شعر لاے وحشی کہان زخم خاک ہو دل + حال اپنا میرے رحم کر لے یا

اسکے اجزا مقلوب مستوی ہین کبھی تمام مصرع مقلوب مستوی ہوتا ہی + انشا **شعر** مرلو روح ور رداو روح ور ردام + مآل
کل اہو ر سرو مآل کلام + اسمین غیر منقوطہ و مقلوب مستوی دونون صنعتین مجتمع ہین اور ایک قسم قلب کی ہی یہی رباعی
کہ لفظ اول مصرع دوم مقلوب لفظ آخر مصرع اول اور لفظ اول مصرع سوم مقلوب لفظ آخر مصرع دوم کا ہو علی ہذا القیاس
رباعی نت بر پیدا ہمیشہ ہووے نو برر رب کی قدرت سے ہوتے ہین اسپ در بر د جو کوئی یہ بات کرے اوسکا تن +
نت کیجیے قیچیان لگا خون سے تر + اور شامل تجنیس ہی اشتقاق و شبہ اشتقاق

اشتقاق ایسے الفاظ کا لانا کہ ایک مادے سے مشتق ہون + نسیم **شعر** ہنستے ہنستے کہلہنسے کیون + ہنستا نہین سبب کوئی یون

شبہ اشتقاق امانت **شعر** سچ اگر پوچھو تو وہ ساعدون کی جانین ہین + کشور حسن ہین شانون کی بڑی شانین ہین + **ولہ** کلیان
پڑتی تھین کب ہے گلبدن اس طرح کی جب + پاشجا ایسی کا ترے پائنچون مین فرق ہی اب +

رد العجز علی الصدر یہ صنعت منحصر ہی بعض مصطلحات عروض کے جاننے پر واضح ہو کہ باصطلاح عروضیان جزو اول مصرع اول کو
صدر اور اوسکے جزو آخر کو عروض اور مصرع دوم کے جزو اول کو ابتدا اور جزو آخر کو ضرب و عجز کہتے ہین اور اجزاے
وسط ہر دو مصاریع کو حشو بیت صنعت چار قسم ہی اول یہ کہ جو لفظ صدر مین آئے وہی عجز مین دوم یہ کہ جو لفظ حشو
مصرع اول مین واقع ہو وہی عجز مین آئے سوم جو لفظ عروض مین ہی وہی عجز مین ہی چہارم جو لفظ ابتدا
مین واقع ہو وہی عجز مین واقع ہو مگر ہر ایک قسم مین تین فرع پر ہی کیونکہ وقوع لفظ کا ان تین حالت سے خالی نہین
یا وہی لفظ بعینہ مکرر لکھا جائے یا بطریق تجنیس یا بطریق اشتقاق یا شبہ اشتقاق + سحر **شعر** کمال شیخ زوال شیخ ہی
اوسپر الکھہ حاسد ہون + بھلا نازان نہون کیونکر مین اپنی بے کمالی کا + ہجر **شعر** جیتے مر گئے ہیں تو ہم ہر ہر +
اونکے مرقد ہین سنگ مرمر کے + انشا **شعر** سا القہ جلسے مری آہ سے رکھتی ہی گرم ہی سیبرق شرر بار سیاق
آتش + **ولہ شعر** تھا وہان نام خدا عالم خود بینی گرم + اوسکے نتھنون کی پھڑک مین تھی غضب کی آہٹ + **ولہ** قدرت
خدا کی دیکھو تو اسلام کا شرف + دم مارنے کی جا ہی نہین بابستے نہ دم + اور اسی صنعت کی ایک قسم ہی کہ لفظ آخر
مصرع اول مصرع دوم کے اول مین ہو اور لفظ آخر مصرع دوم مصرع اول کے سوم کے اول مین علی ہذا القیاس
اور اسکو معاد کہتے ہین + رنگین **شعر** فرہاد کو شیرین جو بہت آتی یاد + یاد اوسکی ہین سینے دل کو رکھتا وہ شاد + شاد
اوسکا ہمیشہ ذکر رکھتا اوسکو + اوسکو ہمیشہ یاد و شاد و ہمیشہ فریاد + اسی قسم سے ہی امانت **شعر** اوسکے سلک دندان سے
جو آنکھہ اپنی لڑی + جب لڑی آنکھہ تو اک فکر طبیعت کو پڑی + جب پڑی فکر تو ثابت ہوئی موتی کی لڑی + کیسی
موتی کی لڑی اوسمین شرارت ہی بڑی + ہی شرارت جو بڑی اوسمین تو سیارے ہین + ہین جو سیارے تو آنکھون کے مرے
تارے ہین +

لزوم مالا یلزم یا اعنات یہ صنعت ہی کہ قافیے مین التزام کسی حرف کا جو قبل روی کے کرین جیسے
صرف اوس قافیے مین جسمین حرف قید یا تاسیس واقع ہو سکتا ہی + انشا **شعر** اسکے یہ سر وہی بڑی ہار کتنا رحم کیا

کاسۂ چرخ برین سارے کا سارا جم گیا + تمام غزل مین التزام کیا ہی کہ قبل الف ردی کے الف ورا لایا ہی ورنہ قافیہ تار کا پیدا ابھی ہو سکتا ہی اور اسی مین داخل ہی لزوم کسی چیز کا ہر بیت یا مصرع مین + لا اعلم شعر ناگنی سیلی تری اور حلقۂ بینی ہی مور + جسطرح ہو مور سے اس ناگنی کو تو بچا + ناگنی جان بر کہان ہو مور سے تدبیرین + ہو رہی جسکا ہو چلے وان ناگنی کا زور کیا + ہر مصرع مین ناگنی اور مور آیا ہی اور اسی قسم سے ہی غزل شہیدی بتکرار لفظ دو شہیدی + شعر سو ندو تم دو ہی بوسے دو وہ نے کچھ ڈھب کے دو + قول ہی مشہور بن مطلب کے سو مطلب کے دو + اور اسیٰ قسم مین ہی قطع الحروف یعنی حذف کسی حرف کا کلام مین جیسے حذف الف مین لفظ ایک عبد العزیز اعجاز سہسوانی شعر سینہ شق ہی سنو جو یکسو + عشق کی آگ یہ وہ مصیبت ہی + اور اسکی قسمین ہین منقوط و غیر منقوط و رقطا و خیفا و مقطع و موصل منقوط وہ کہ کلام کے سب حروف معجمہ ہون شعر فارسی شعر بخشش فیض بیفنی زین جشن + جنبش غنج بینی زین جشن + غیر منقوط با تعطیل جسمین سب حروف مہملہ ہون انشاء اللہ خان کا ایک دیوان تمام اسی صنعت مین ہی شعر اول اوسکا ہی شعر اور کسکا آسرا ہو سر گروہ اس راہ کا + آسرا اللہ اور آل رسول اللہ کا + رقطا وہ کہ ہر کلمے مین ایک حرف منقوط ایک غیر منقوط بالترتیب ہو + خیفا یہ کہ کلام مین ایک کلمے کے حروف معجمہ اور ایک کے مہملہ بترتیب ہون اس شعر کا مصرع اول رقطا اور مصرع دوم صنعت خیفا مین ہی + انشا شعر شہ بلند نسب آپ مجھے بھی دیو + جبین لامع زینت حصول جشن سلام + مقطع وہ کہ تمام حروف کلام کے کتابت مین علیحدہ لکھے جاوین عاجز بدایونی شعر ادر دو وہ دوا سے درد دوام + دوڑ دوڑا ے رات دن آرام + موصل وہ ہی کہ وہ حروف تمام کلام کے ملا کر لکھے جاوین خواہ تین تین خواہ چار چار علی ہذا القیاس کبھی تمام حروف مصرع کے ملا کر لکھے جاتے ہین عاجز شعر کبھی کہی سنی تمنے حیف جی کی خبر + بنے گی کیسی ستم کیش نے کہے ہمپر + بھیکسیشنیتمنیجیکیجیجیجینکیسیستمکیشنیکہیہمپر + جب موصل لکھنے سے حروف دندانہ دار بکثرت آوین اوسکو منشاری کہتے ہین یعنی بصورت آرہ + واسع الشفتین جسکے پڑھنے مین لب سے لب نہ ملے عاجز شعر اقرار کر گیا تھا کہ آؤنگا رات کو + کیا ہو گیا نہ آیا ہنوز انتظار ہی + نظیر کی ایک تمام غزل اسی صنعت مین ہی شعر اول اوسکا یہ ہی نظیر شعر آیا نہین جو کر کر اقرار ہنستے ہنستے + چل دے گیا ہی شاید عیار ہنستے ہنستے + واصل الشفتین جسکے پڑھنے مین لب سے لب ہر کلمے مین ملے مثال فارسی شعر بت من بہر دم فریبم + بلبم من لب پیالہ بنہ + تحت النقاط کہ سب حروف کے نقطے نیچے ہون اعجاز شعر صد صد صد ہا ہی سے صد مرحبا + اے دل لگیر میرے واسطے + فوق النقاط کہ سب حروف کے نقطے اوپر ہون اعجاز شعر اسقدر رکھ ہمت او دل تو نتھا + عشق آفت زا کا گر کرتا گلا + سجع نثر مین ایسا ہی جیسا قافیہ نظم مین لیکن سجع نظم مین بھی واقع ہوتا ہی اور سجع تین قسم ہی مطرف متوازی متوازنہ سجع مطرف وہ ہی کہ فقرۂ نثر مین وہ کلمے آخر کے وزن مین مختلف اور روی مین متفق ہون جیسے وہ یار بڑا بد اطوار ہی اور نظم مین جیسے میر تقی شعر عشق ہی تازہ کار

منقوط

غیر منقوط

رقطا

لغوی معنی گوسفند ابلق ۱۲

خیفا

مقطع

موصل

واسع الشفتین

واصل الشفتین

تحت النقاط

فوق النقاط

سجع لغوی معنی آواز کبوتری ۱۲

و تازہ خیال + ہر جگہہ اوسکی کئی ہی چال + اور سجع متوازی وہ ہی کہ دو فقرے کے کلمات آخر وزن اور روی دونون متفق ہون جیسے ہین تجہپر جان و جیا اور اپنے سر پر بلا لیتا ہون اور نظم مین جیسے میر حسن شعر کرون پہلے توحید یزدان رقم + جھکا جسکے سجدے کو اول قلم + اگر سجع الفاظ نثر یا نظم مین مقابل اور متحد الوزن و القوافی لائین اوسکو ترصیع کہتے ہین جیسے نثر تیری تعریف تحریر سے بیرون ہی اور تیری توصیف تقریر سے افزون ہی + اور نظم غالب شعر تیری دانش مری اصلاح مفاسد کی رہین + تیری بخشش مرے انجاح مقاصد کی کفیل + لفظ آخر بسبب رعایت قافیہ اصل قصیدہ مقفی نہین اور سجع موازنہ وہ ہی کہ کلمات آخر دو فقرے نثر کے متحد الوزن ہون مگر روی مختلف جیسے ہمارا یار بڑا جمیل ہی اور زمانے مین بے نظیر ہی اور کبھی ایسا سجع موازنہ ہوتا ہی کہ سب الفاظ نثر یا نظم مین متحد الوزن اور مختلف الروی مقابل واقع ہوتے ہین اور یہ بمنزلہ ترصیع ہی جیسا قامت موزون کے رو برو سرو روان ناچیز ہی اور کاکل پیچان کے سامنے مشک ختن کم قدر ہی اور مثال نظم غالب شعر لے شہنشاہ فلک منظر بے مثل و نظیر + لے جہاندار کرم شیوہ و بے شبہ و عدیل + مصنف تلخیص نے اسکا مماثلہ نام لکھا ہی مگر سکاکی نے اوسکو بھی داخل ترصیع لکھا ہی مگر اصل یہ ہی کہ ترصیع مین اتحاد وزن و قافیہ دونون شرط ہین اور یہان قافیہ معتبر نہین اور واضح ہو کہ وزن یہان مراد وزن عروضیان سے ہی کہ اوسمین توافق حرکات کا ضرور نہین جیسے ارکو بر وزن مفاعیلن و وزن صرفیان مراد ہی کہ اوسمین توافق حرکات کا ضرور ہی اور شعراے عجم مسجع اوس نظم کو کہتے ہین کہ ہر بیت قصیدے یا غزل مین تین تین سجع لائین اور چوتھا قافیہ اصل قصیدہ یا غزل کا ہو + ناسخ شعر یہ نور ہی روے جبین کا کہ ہو تجل چاند چودھوین کا + جو حلقہ ہی زلف عنبرین کا وہ ایک نافہ ہی مشک چین کا + ز بسکہ وصف دہان شیرین ہی ہی ورد زبان شیرین ہین + یہ دن ہین جبتک ہی جان شیرین مزا بھی ہین ہی انگبین کا + یہ جوش پر یان ہی اشک کا میرا کہ ساتون دریا ہین قطرے سے کم + جسے کہ کہتے ہین شہب سحر شرر ہی اک آہ آتشین کا + ذو القافیتین جسمین دو قافیے ہون + الا علم شعر غیر کے آنے مین گھر ہے ہی نقصان تمہارا ہین ترے واسطے کہتا ہون کہا مان مرا + اور اگر دو قافیے کے درمیان ردیف ہو اوسکو ذو القافیتین مع الحاجب کہتے ہین جیسے شعر کہین آنکھون سے خون ہوکے بہا + کہین دلمین جنون ہوکے رہا + متلون جو شعر دو یا زیادہ بحرون مین پڑھا جاے انشا شعر بیٹھے جہان ہین غیر سب کو بلاتے ہو عبث + دل کو کڑھا کر اور بھی جی کو جلاتے ہو عبث + مفتعلن مفاعلن چار بار یا مستفعلن آٹھ بار + ولہ شعر نرگستان کی ہی ٹک دیکھو بہین بیٹھے ہین + باغ مت جاؤ کہ ہین چمن آئینے مین + فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن یا فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن + ولہ شعر کچھ یہ مجھی کو یون نہین بیکلی بھین سے غش کیا + غنچے بھی چٹکے قتل ہوئے سارے چمن نے غش کیا + مثل شعر مثال دوم یہ چارون غزلین اسی صنعت مین ہین علی بخش شرر بدایونی کی غزل چار بحرون مین پڑھی جاتی ہی شعر اول شعر ضعف سے پاؤن پہ سر آیا ہی آہ + ہوگئے نالون سے ہم اپنے تباہ + اول بحر رمل مسدس فاعلاتن فاعلاتن فاعلات دوم رمل مسدس مخبون فاعلاتن فعلاتن فعلات سوم خفیف مخبون مقصور مشعث فاعلاتن مفاعلن فعلان چہارم سریع مطوی موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلات متلون کی ایک قسم ہی

ذو القافیتین

متلون

محذوف

محذوف ومنقوص محذوف وہ شعر کہ جسکا لفظ اول ہر مصرع کا دور کردیا جاوے تو کسی دوسری بحر مین ہوجاوے
لا اعلم شعر مجھکو سوا نکے اے آفت جان بہر خدا + بندہ تیرا ہون مین کر رحم میان بہر خدا + اسمین کیا فائدہ مجھکو جو کیا
تونے قتل + کچھ بھی انصاف کہ اے سرو روان بہر خدا + لفظ مجھکو و بندہ و اسمین و کچھ بھی ہر چہار مصرع سے دور

منقوص

کیجیے تو بحر دوم ہوجاتی ہی اور معنی قائم منقوص لا اعلم شعر بیرحم جلاتی ہی کو میرے چپ چپ + معلوم ہین مجھکو مکر تیرے
چپ چپ + کسواسطے اسقدر ہو گھٹے بس بس + تو آوے گا ہاے میرے ڈیرے چپ چپ + لفظ چپ چپ تین مصرع سے اور مصرع

ترافق

سوم لفظ بس بس دور کرنے سے وزن بگڑ ہوتا ہی اور معنی قائم ترافق جسکو توافق بھی کہتے ہین چار مصرع ایسے
کہنا کہ جس مصرع کو چاہین اول قرار دین اور علی ہذا القیاس دوم سوم چہارم لا اعلم شعر مفتون ہون مین اس شرم وحیا کا دلسے +
عاشق ہون مین اس ناز وادا کا دلسے + شیدا ہون مین اس لطف وتا کا دلسے + کشتہ ہون مین اس طرز وفا کا دلسے +

نظم النثر

نظم النثر صنعت ایجاد امیر خسرو دہلوی ہی اور وہ یہ ہی کہ ایسے اشعار کہے جاوین کہ نثر بھی پڑھے جاوین لیکن حالت
نثر مین بندش اور نشست الفاظ کا درست ہونا اور صفائے کلام ضرور ہی کیونکہ بلالحاظ اس قید کے ہر نظم کو نثر پڑھ سکتے ہین
نظم اجی صاحب ہو تو تمنے کل کیا کہا تھا اور آج کسلیے ٹل گئے اپنے کلام سے صاحب + ایسی الفت بھی کچھ نہین اچھی جب
ہمتو سر دینے تک بھی حاضر تھے + پر تمھارے تو دیکھے ڈھنگ سنئے + واہ جی واہ آپکے قربان ہو جیے کیا ہی سنئے اور

معرب

نادان + بن گئے ہو خدا سے تک تو ڈرو + یاد تو کیجیے قرارون کو + معرب یعنی اگر التزام فتحے کا کیا جاوے تو کسرہ
وضمہ نہ آئے اور اگر التزام کسرے کا ہو تو فتحہ اور ضمہ نہ آئے اور در حالت التزام ضمہ کسرہ اور فتحہ نہ واقع ہو مثال فتحہ
لمولفہ شعر کل کا وعدہ کر گیا ہی کل صنم + گر نہ آیا آج تو بس ہی غضب + مثال ضمہ از ہوشیار شعر صلصل وسنبل وگل وبلبل +

جامع الحروف

مجھکو جو ہون حصول خوب ہو یار + لفظ یار مین فتحہ بسبب التزام قافیے قصیدے کے ہی جامع الحروف وہ کلام ہی جسمین
سب حروف تہجی موجود ہون شعر این جفا ہا الغیاث اے کافر سیاہ قلب + لذت صد حظ مریض عشق تو برد از حطب +
اور اسی قسم سے ہی یہ قطعہ کہ ایک ایک جملہ حروف تشابہ مین سے بترتیب مقطع واقع ہوئے ہین قطعہ جواب عسلاج ہو
کچھ درد ویاس کا لے کاش + تو ہوئے حرص نشاط اور سماع وصف کا ذوق + ہلاک ہون کہ دل خام کار نادان کو + فغان آہ یہ

توشیح
لغوی معنی ہار پہنانا

لائے ہین ہاے غم کے شوق + توشیح وہ کلام نظم ہی کہ اگر حروف اول جملہ مصاریع کو یکجا کرین کوئی نام یا بیت حاصل ہو
جیسے نام چھوٹے لعل لمولفہ شعر چشم نے تیری مجھے لوٹ لیا اے دلدار + ہی برا حال مرا دیکھ ادھر کو اے یار + وعدہ
وصل کبھی تو پورا کر دے + ٹالے بالے مین گذارے گا کہان تلک ہر بار + یا خدا کونسا جادو کیا مجھپر اوسنے + کیا
چھین لیے مجھسے خرد وصبر وقرار + عشق مین تیرے ہوا مجھکو یہ حال اب ہون + لب شیرین سے نہ پوچھا کبھی حال دل زار +

مبادلة الراسین

مبادلة الراسین وہ ہی کہ دو لفظ مین حروف اول تبدیل کردیا جائے لمولفہ شعر اگر حق نے بخشی ہی عقل نجیب +

براعة الاستہلال

تو سن مجھسے یہ ایک نقل عجیب براعة الاستہلال ایسے الفاظ کا اول قصیدے یا مثنوی وغیرہ مین کہنا جس سے

معلوم ہو جائے وہ مطلب جو آگے بیان کیا جائیگا جیسے مثنوی گلزار نسیم کے شعر اول گلزار دبستان کے اسی صنعت مین ہین نسیم شعر پایا جو سفید چشم صفحا + یون میل قلم نے سرمہ کھینچا + ولہ شعر شادی کے لیے ہی کلک شنجرف + انگشت قبول دیدہ حرف +

تضمین المزدوج

تضمین المزدوج مراد اس سے ہی کہ کلام مین دو لفظ مسجع لائین + نسیم شعر دان پھانس چبھی ہی اوسکے غم کی + یان پھانس نہین ہی ایک دم کی + پھانس اور سانس تضمین المزدوج ہی

اظہار مضمر

اظہار مضمر جیسے ع ہی لب دست مخزن شکر + رباعی اعاشق سا مہر وار راز دل افگار + ۲ سو طرح کا زیور اور خال رخسار + ۳ سب آو کرو غور نشان و صاحب + ۴ مشتاق کا عدم جانکر آخر کار + اگر کوئی شخص ایک حرف مصرع بالا سے لے لیوے سے پوچھے کہ رباعی کے کون کون مصرع مین وہ حرف واقع ہی جنہین بتلاوے اونکے ہندسے جمع کرکے مصرع مذکور مین سے مطابق اوسکے شمار کرکے وہی حرف ہوگا

معما

معما وہ کلام ہی کہ جس سے کوئی نام مرد کا بموجب اصول وقواعد معما کے نکلے جیسے باسم مہتاب رباعی از حکیم مومن خان مومن شعر بنے کیونکر سبھی ہی کار اولٹا + ہم اولٹے بات اولٹی یار اولٹا + بعمل قلب نام مہتاب اسی مصرع دوم سے حاصل ہوتا ہی اگرچہ معما داخل علم بدیع ہی مگر چونکہ اسکے شعبے او فروع بہت ہین لہذا براسہ ایک فن گنا جاتا ہی

لغز

لغز وہ کلام ہی کہ جس سے باعتبار علامات اور خواص اوصفات کے کوئی چیز معلوم کیجاوے اور اوسکو فارسی مین چیستان کہتے ہین مثال فارسی ترازو شعر یکی آہی عجب دیدیم کہ شش پا و دو دم دارد + عجائب ازین شنو میان پشت دم دارد + چیستان باسم کرسی از سید رشت علی سیفی تخلص شعر چیست آن چیزی کہ ہست اندر مکان + چار پا دارد ولی نبود روان + گاہ بالای فلک گہ بر زمین + آیتی باشد ز رب العالمین + ہست زیبا در عمارات بلند + بہر حسن خط ہم اندر پسند + گرچہ در آغوش انسانہا کشد + لیک منسوب خاکش بخود + از سلوک و فقر بیباید اساس + تا کہ باشد ار پے سیفی لباس +

مدور

مدور وہ کہ ارکان شعر کو دائرے مین لکھین جس جگہ سے چاہین شروع کرین وزن اور معنی قائم رہین مثال لمولفہ

مربع

مربع وہ صنعت کہ اشعار طول اور عرض مین یکسان پڑھے جاوین مثال لمولفہ
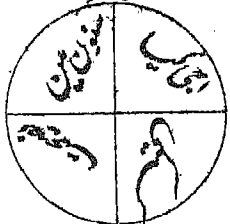
کرون کیا	خفا ہی	آلہی	وہ دلبر
عبث ہو	وہ مجھسے	عبث کیون	سمن بر
آلہی	عبث کیون	خفا ہی	غضب ہی
وہ دلبر	سمن بر	غضب ہی	ستمگر

مثلث

مثلث وہ ہی کہ رباعی کے تین مصرع کہے جائین اور بعض الفاظ اونہین مصرعون سے مصرع چہارم بن جاوے رباعی تجھسا نہین پیارا کوئی اے رشک قمر + محبوب کوئی نہوگا تجھسے بہتر + اے دلبر نازنین تجھے کہتے ہین سب +

مشجر سمجھا نہیں محبوب کوئی اسکے لیٔے مشجر جو کلام کہ بصورت شجر لکھکر پڑھتے ہیں اسکے مثال درخت تاڑ
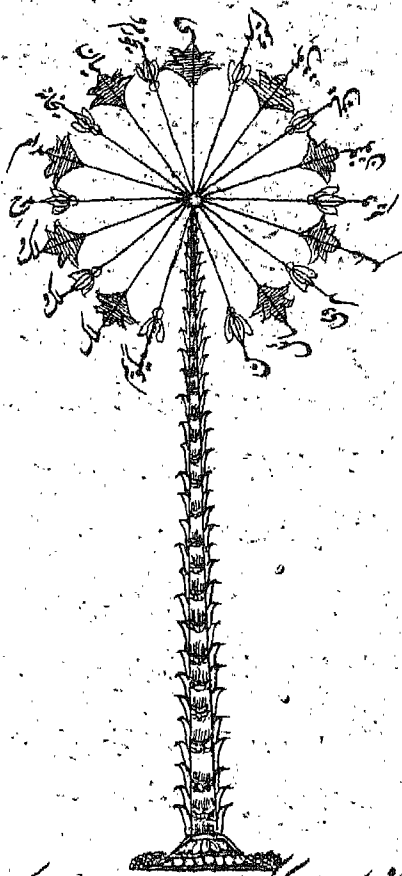
تاریخ تاریخ وہ کلام جسکے کسی مصرع یا الفاظ خاص کے حروف سے باعتبار حساب جمل سنہ کسی واقعے کے حاصل ہونے ہوں مثال اسکی تاریخات تصنیف کتاب ہذا سے مبرہن ہوگی کبھی تاریخ میں بطور تعمیہ اشارہ کرتے ہیں تدخلہ یا تخرجہ کیطرف یعنی کوئی حرف زائد یا کم کر دیتے ہیں پھر تخرجہ تاریخ تولد میں فال اللہ ہے

باب سوم علم عروض میں مشتمل مقدمے اور فصل پر

مقدمہ مقدمہ تعریف عروض و شعر او فضیلت شعر میں واضح ہو کہ عروض وہ علم ہے کہ جس سے کلام موزون یعنی نظم اور غیر موزون یعنی نثر میں تمیز ہو جاتی ہے اور کلام موزون گوکہ بامعنی اور مقفی ہو بشرطیکہ قصد متکلم سے صادر ہوا ہو شعر کہتے ہیں اور بقول بعض قصد متکلم شعر میں داخل شرط نہیں یہ قول غلط ہے کیونکہ ایسا شخص کوئی شاذ ہو گا کہ کبھی کلام موزون بے قصد اوس سے سرزد نہوا ہو پس تمام جہان شاعر ہوا اس لیے کلام الٰہی ثم اقررتم وانتم تشہدون + ثم انتم ہٰؤلاءِ تقتلون + لن تنالوا البر حتی تنفقوا اور حدیث شریف انا ابن عبد المطلب + انا النبی لا کذب شعر نہیں اور قول بعض کا ہے کہ قافیہ بھی شعر میں ضروریات سے نہیں بلا مر عارضی ہے مثل مطلع غزل وغیرہ

اور واضع عروض کا خلیل بن احمد بصری ہی کہ کوبہ گاذر کی آواز سے اس علم کو استخراج کیا اور وجہ تسمیہ مین اوسکے اختلاف
ہی بعض کہتے ہین کہ عروض نام مکّے کا ہی اور خلیل کو مکّے مین اس علم کا الہام ہوا تیمنا اوسکو مکّے کے نام سے موسوم کیا
یا یہ کہ عروض کے معنی ظہور کے ہین اور اس علم سے بھی وزن صحیح اور غیر صحیح ظاہر ہو جاتا ہی یا یہ کہ عروض کے معنی جا
ظہور کے ہین اور یہ علم بھی معروض علیہ شعر کا ہی اور بقول بعض عروض راہ کشادہ درۂ کوہ کو کہتے ہین چنانچہ راہ درۂ کوہ سے
موضع اور منزل کو پہونچ جاتے ہین اسی طرح اس علم سے کلام صحیح و غیر صحیح و موزون و غیر موزون معلوم ہو جاتے ہین
اور بقول بعض عروض بمعنی ابر ہی اور جیسے ابر سے فائدہ پہونچتا ہی ایسے ہی علم عروض سے فوائد کلام حاصل ہوتے ہین اور یا یہ
کہ عروض نام ستون خیمے کا ہی اور بیت بمعنی خانۂ پلاس کہ اکثر اہل عرب زمانۂ قدیم مین بناتے تھے پس جیسا کہ خیمے کو ستون اور
رسّی و میخ ضرور ہی بیت کو بھی عروض و سبب و وتد و فاصلہ لازم ہی اور شعر اول آدم علیہ السلام نے زبان سُریانی مین ہابیل
کے مرثیے مین جبکہ قابیل نے اوسکو مار ڈالا کہا ہی اور اوسکے مطلع کا ترجمہ زبان عربی مین یہ ہی شعر تغیرت البلاد
ومن علیہا + فوجہ الارض مغبرّ و قبیح + اور موجد شعر عربی یعرب بن قحطان بن سام بن نوح علیہ السلام
ہی شعر اول اوسکا یہ ہی شعر من الناس من اب و ام + خلیف جہل و طیف علم + اور موجد شعر فارسی بہرام گور
بادشاہ جد سویم نوشیروان عادل ہی شعر اول اوسکا یہ ہی شعر منم آن پیل دمان و منم آن شیر یلہ + نام بہرام مرا و پدرم
بوجبلہ + اور بعض کہتے ہین کہ مصرع دوم ع نام بہرام ترا و پدرت بوجبلہ + دلارام نام اوسکی معشوقہ کا ہی کہ اوسکے
جواب مین کہا تھا اور بقول بعض موجد شعر فارسی ابوحفص حکیم سغدی ہوا کہ سنہ ۳۰۰ ہجری مین تھا شعر اوسکا یہ ہی شعر آہو
کوہی در دشت چگونہ دودا + یار ندارد بی یار چگونہ رودا + اور اوسکے بعد سنہ چار صدی ہجری مین عنصری و عسجدی
و فرخی نامی شاعر ہوئے اور پھر سنہ پانصدی مین فلکی و خاقانی شروانی و رودکی وغیرہ نامور ہوئے من بعد نظامی
اپنے وقت کے اوستاد ہوئے اور کہا ہی قطعہ در شعر سہ تن پیمبرانند + ہر چند کہ لا نبی بعدی + ابیات و قصیدہ و غزل را
فردوسی و انوری و سعدی + اور اُردو مین شعرگوئی زمانۂ شیخ سعدی و امیر خسرو سے پائی جاتی ہی اور صاحب دیوان
اول ولی شاعر ہوا اور فن شعر بہترین فنون ہی جو لوگ مذمت شعرا مین کلام الٰہی الشعراء یتبعہم الغاون
سند لاتے ہین وہ استثناے الا الذین امنوا وعملوا الصلحت کو خیال نہین کرتے اور حدیث ان من البیان
لسحرا وان من الشعر لحکمۃ اور نیز ان المؤمن یضرب بالسیف واللسان اور الشعراء تلامیذ
الرحمن اور الشعراء امراء الکلام سے خبر نہین رکھتے اگر فی الحقیقت فن شعر معیوب ہوتا تو اصحاب و مشائخ اسطرف
توجہ نکرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصیدہ بانت سعاد مصنفہ کعب بن زہیر کو اصلاح نفرماتے اور قصائد
حسان بن ثابت پر صلۂ تحسین عنایت نکرتے فریدالدین عطار نے کہا ہی شعر شاعری جزویست از پیغمبری +
جاہلانش کفر خوانند از خری + لیکن مضامین کفریہ اور کلام ہزل البتہ داخل عیب ہی سو وہ مخصوص نظم نہین نظم و نثر

دونون مین ممنوع ہی اور اَلشُّعَرَاءُ کَذّٰبٌ اون شعراکے حق مین ہی جو ایام جہالت مین تعریف لات و منات کی شعر سجع مین کرتے تھے اور اونکو خدا سمجھتے تھے اور مبالغہ و استعارہ و تشبیہ مثلاً کہنا کہ معشوق کا منہ مثل چاند کے ہی یا ممدوح کا گھوڑا افلاک الافلاک کی سیر کرتا ہی یا تیز روی مین مثل ہوا ہی داخل کفر اور جھوٹ نہین جھوٹ وہ ہی کہ سننے والے کو اوس سے اور اک غلط حاصل ہو اور ایسے کلام کو سنکر ہر آدمی جانتا ہی کہ معنی حقیقی مراد نہین ہی تعریف مین مبالغہ ہی ایسی عبارتین صحاح بیت شریف مین بھی آئی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کے گھوڑے کو دریا فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین روایت ہی

فصل اول ارکان اور اسما اور تعداد اور اصول بحور مین واضح ہو کہ خلیل نے عروض کو پندرہ بحر مین بنایا تھا لیکن

۱۵ بحر مین حصر نہین ہو سکتا اور اونکو چند الفاظ مین جنکو ارکان و اصول و افاعیل و افعال و تفاعیل کہتے ہین منتظم کیا وہ دس ہین دو خماسی یعنی پنج حرفی فعولن فاعلن آٹھ سباعی مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات بضم التا بلا تنوین فاع لاتن مس تفع لن منفصل اور یہ تین جز سے جنکو اصول سہ گانہ کہتے ہین مرکب ہین اول سبب یعنی کلمہ دو حرفی پس اگر اول متحرک دوم ساکن ہو تو اوسکو سبب خفیف کہتے ہین جیسے دل اگر دونون متحرک ہون اوسکو سبب ثقیل کہتے ہین جیسے لفظ دل درحالت اضافت دوم وتد یعنی کلمہ سہ حرفی پس اگر آخر ساکن ہی تو وتد مقرون یا مجموع کہتے ہین جیسے چمن اور اگر وسط ساکن تو مفروق جیسے لفظ یار درحالت اضافت سوم فاصلہ اگر تین حرف متحرک متوالی اور چہارم ساکن ہو تو صغری جیسے صنما اور اگر چار حرف متحرک متوالی اور پنجم ساکن ہو تو کبری کہتے ہین جیسے لفظ شکنمش فارسی مین فاصلے کی مثال اردو مین مسموع نہین بعض فاصلہ صغری کو فاصلہ بصاد مہملہ اور فاصلہ کبری کو فاضلہ بضاد معجمہ کہتے ہین اور بعض دونون کو بضاد معجمہ بولتے ہین مع قید صغری و کبری اور بعض فاصلے کا کچھ وجود نہین رکھتے ہین کیونکہ فاصلہ صغری اجتماع سبب ثقیل اور خفیف کا ہی اور کبری اجتماع سبب ثقیل اور وتد مقرون کا ہی اور بعض عروضیان پارسی سبب و وتد و فاصلہ تینون کو تین تین قسم کہتے ہین سبب خفیف و ثقیل و متوسط و وتد مجموع و مفروق و کثرت فاصلہ صغری و کبری و عظمی مثال سبب متوسط یار یعنی ایک متحرک دو ساکن و وتد کثرت دو متحرک دو ساکن جیسے جہان فاصلہ عظمی یا پنج حرف متحرک متوالی ایک ساکن اسکی مثال نہین ملی شعراے قدیم نے اصول سہ گانہ مین اشعار مفرد کہے یعنی شعر مین صرف سبب یا صرف وتد یا صرف فاصلہ آوے لیکن جب وہ پسند طبائع نہوئے اوسکو چھوڑ کر اصول سہ گانہ کو باہم ترکیب دیکر اوزان ایجاد کیے اور واضح ہو کہ فعولن مرکب ہی وتد مجموع سے مقدم سبب خفیف پر اور فاعلن بالعکس اسکے اور مفاعیلن وتد مجموع سے مقدم دو سبب خفیف پر اور مستفعلن بالعکس اور مفعولات دو سبب خفیف سے مقدم وتد مفروق پر اور فاع لاتن بالعکس اور مس تفع لن وتد مفروق سے درمیان دو سبب خفیف کے اور مفاعلتن وتد مجموع سے مقدم فاصلہ صغری پر اور متفاعلن بالعکس اسکے اور ۱۵ بحر ایجاد خلیل یہ ہین ہزج رجز رمل منسرح مضارع مقتضب مجتث سریع خفیف طویل مدید بسیط وافر کامل متقارب پھر بحر متدارک ابوالحسن اخفش نے ایجاد کی بعد اخفش کے یوسف عروضی نیشاپوری

بحر قریب نکالی پھر کسی شخص نے مشاکل نکالی بعدہ بزرجمہر نے جدید جسکو غریب بھی کہتے ہین ایجاد کی سوا اسکے رکفت زلل اور فرعیض خبب مواسع مرکن عمیق ذیل مصرم قلیب کبیر جسیم سلیم حمید صغیر بحور مخترعہ متاخرین ہین یہان صرف ۱۹ بحور اول کا بیان کیا جاتا ہی پس ان مین سے سات بحرین مفرد ہین یعنی تکرار ایک رکن سے حاصل ہوتی ہین اول وافر اور اسمین بیت آٹھہ مفاعلتن سے تمام ہوتی ہی اور کامل مین آٹھہ متفاعلن سے اور ہزج مین آٹھہ مفاعیلن سے اور رجز مین آٹھہ مستفعلن سے اور رمل مین آٹھہ فاعلاتن سے اور متقارب مین آٹھہ فعولن سے تمام ہوتی ہی اور متدارک آٹھہ فاعلن سے اور نو بحرین مرکب ہین یعنی تکرار دو رکن سے حاصل ہوتی ہین اول طویل اسمین بیت چار فعولن مفاعیلن سے اور مدید مین چار فاعلاتن فاعلن سے اور بسیط مین چار مستفعلن فاعلن سے اور سریع مین دو مستفعلن مستفعلن مفعولات سے اور خفیف مین دو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن سے اور منسرح مین چار مستفعلن مفعولات سے اور مجتث مین مس تفع لن فاعلاتن سے اور مضارع مین چار مفاعیلن فاعلاتن سے اور مقتضب مین چار مفعولات مستفعلن سے تمام ہوتی ہی اور واضح ہو کہ اوزان مذکورہ بالا بطور اصول کے ہین اور انکو سالم کہتے ہین اور بسبب الحاق زحاف کے جسکا بیان آگے آئے گا بہت قسم ہو جاتی ہین جنمین زحاف ہوتا ہی اوسکو مزاحف کہتے ہین اور جن بیت مین آٹھہ رکن ہوتے ہین اوسکو مثمن اور جسمین چھہ ہون اوسکو مسدس کہتے ہین اور یہی دو مستعمل شعراے عجم ہین باقی مربع و مثلث و مثنی و موحد مخصوص عرب ہی اور متاخرین نے بعض بحور کو دس سولہ بتیس رکن کا بھی کیا ہی اور اشعار مثمن و مسدس وغیرہ دو حصے ہوتے ہین ہر حصے کو مصرع کہتے ہین اور مصرع اول کے رکن اول کو صدر اور رکن آخر کو عروض اور مصرع دوم کے رکن اول کو ابتدا و مطلع اور رکن آخر کو ضرب و عجز اور باقی ارکان ہر دو مصاریع کو حشو کہتے ہین اور مربع مین حشو نہین ہوتا اور مثلث اور مثنے کو بعض بمنزلہ مصرع اول کے خیال کرتے ہین رکن اول کو صدر آخر کو عروض اور بعضے بمنزلہ مصرع دوم رکن اول کو ابتدا و مطلع آخر کو ضرب و عجز بولتے ہین اور رکن وسط مثلث کو حشو کہتے ہین اور بحر خفیف و سریع مسدس الاصل ہین یعنی مثمن نہین آتی اور بحور مثمن الاصل کو اگر مسدس لاوین اوسکو مجزو کہتے ہین

فصل دوم انفکاک بحور مین واضح ہو کہ بسبب حاصل ہوے ارکان عشرۂ مذکورہ کے بعد کرنے باعتبار تقدیم و تاخیر اسباب و اوتاد و فواصل کے بعض بحور سے بھی بعض بحور سے حاصل ہو سکتے ہین مثلاً رکن مفاعیلن کو اگر عکس کرو تو مستفعلن ہوتا ہی اور اگر وتد کو درمیان دو سبب کے لاؤ تو فاعلاتن ہوتا ہی اور واسطے انفکاک بحور کے خلیل نے پانچ دائرے ایجاد کیے ہین اول دائرہ مختلفہ بحر طویل و مدید و بسیط اوس سے استخراج ہین یعنی اگر فعو سے شروع کرین طویل حاصل ہوتی ہی اگر لن سے شروع کرین تو لن مفاعی لن فعو بر وزن فاعلاتن فاعلن بحر مدید حاصل ہوتی ہی اگر عیلن سے آغاز کرو تو عیلن فعولن مفا بر وزن مستفعلن فاعلن بحر بسیط ہی دوم دائرہ موتلفہ بحر کامل و وافر اس سے مستخرج ہین اگر متفا سے شروع کرین کامل اگر علن سے شروع کرین بحر وافر حاصل ہوتی ہی سوم دائرہ مجتلبہ بحر ہزج رمل رجز اس سے حاصل ہوتی ہی اگر مفا سے شروع کرین ہزج اگر عیلن سے تو رجز اگر لن سے تو بحر رمل حاصل ہوگی چہارم دائرہ مشتبہہ بحر سریع و منسرح و خفیف و مضارع و مجتث و مقتضب اسی دائرے سے مستخرج ہین

فصل دوم انفکاک بحور مین

بشرطیکہ منسرح وغیرہ مثمن کو بھی مسدس اعتبار کرین پس اگر مستفعلن اول سے شروع کرین بحر سریع اگر دوم سے تو منسرح مسدس اگر تفعلن دوم سے تو بحر خفیف اگر علن دوم سے تو مضارع مسدس اگر مفعولات سے تو مقتضب مسدس اگر عولات سے شروع کرین بحر مجتث مسدس حاصل ہوتی ہی اور اس امر سے ظاہر ہی کہ مس تفع لن بحر خفیف مین او رفاع لاتن بحر مضارع مین منفصل ہی کیونکہ تفع اور رفاع انفکاک مین مقابل لات کے واقع ہین اور بحر جدید قریب مشاکل بھی اسی دائرے سے ہین اگر تفعلن اول سے شروع کیجیے جدید اگر علن اول سے تو قریب اگر لات سے تو بحر مشاکل ہوتی ہی واضح ہو کہ بعض اہل فن نے دائرہ مشتبہہ کو بصورت دیگر لکھا ہی اور اوس سے صرف چار بحر مثمن الاصل ہی نکالی ہین مگر مزاحف اور ایک دائرہ جدید مسمی منتزعہ ایجاد کر کے اوس سے بحر سریع وخفیف او رتین بحور مجددہ یعنی قریب و جدید و مشاکل کو کہ مسدس ہین استخراج کیا ہی مگر مزاحف چونکہ مآل واحد ہی لہذا راقم نے شکل اوسکی نہین لکھی ہی پنجم دائرہ منفردہ کہ اوس سے صرف بحر متقارب حاصل ہوتی ہی اور اخفش نے متدارک اوس دائرے سے استخراج کر کے نام دائرے کا متفقہ رکھا ہی یہ شکل دائرون کی ہی

دائرہ مؤتلفہ

دائرہ مجتلبہ

دائرہ متفقہ

دائرہ مختلفہ

دائرہ مشتبہہ
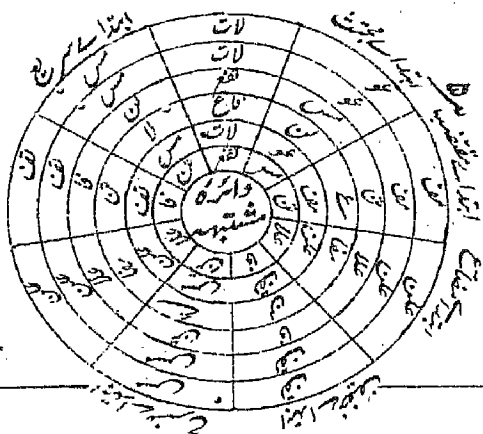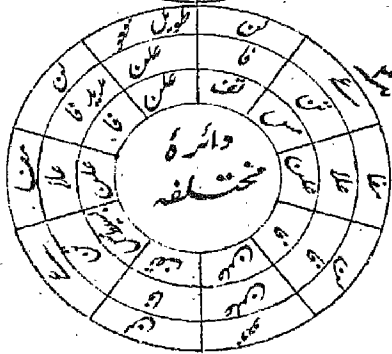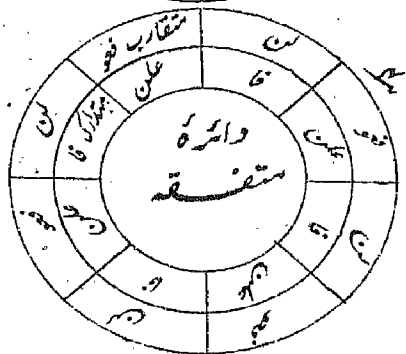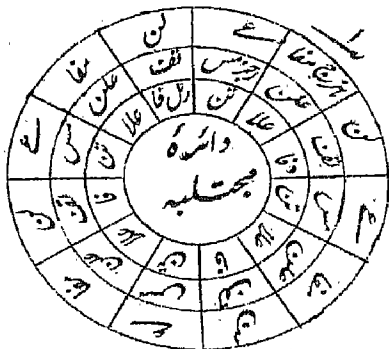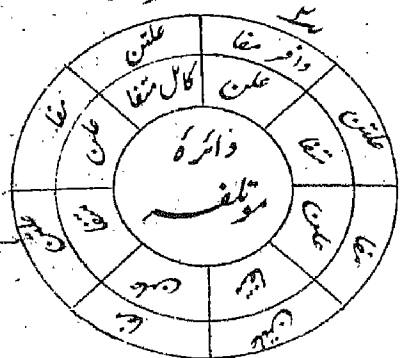
فصل سوم زحاف و علل کے بیان مین واضح ہو کہ اکثر ارکان مین تغیر واقع ہوتی ہی وہ تغیرات تین قسم ہین اول کم کرنے
کسی حرف سے دوم افزایش سے سوم تسکین متحرک سے بقول بعض زحاف ساکن یا حذف کرنے حرف آخر سبب کو
کہتے ہین اور دیگر تغیرات کو علل اور بعض سب تغیرات کو زحاف **قسم اول** زحاف منفردہ **اضمار** عبارت ہی اسکان تا
متفاعلن سے اور چونکہ اہل عروض رکن مزاحف غیر مانوس کو لفظ مانوس متفق الوزن کے ساتھ بدل لیتے ہین اسلیے
متفاعلن مضمر کو مستفعلن سے بدل لیتے ہین **عصب** اسکان لام مفاعلتن کو کہتے ہین اور اسکو مفاعیلن سے نقل کرتے ہین
اور عصب مخصوص بحر وافر ہی **خبن** عبارت ہی اسقاط ساکن سبب خفیف سے کہ اول رکن کے واقع ہو پس فاعلن مخبون
فعلن اور فاعلاتن متصل فعلاتن اور مستفعلن متصل یا منفصل متفعلن منقول بہ مفاعلن اور مفعولات معولات منقول بہ
فعولات یا مفاعیل ہوتا ہی اور جس بحر مین یہ پانچ رکن نہون وہ مخبون نہوگی **طی** عبارت ہی اسقاط ساکن چہارم
دو سبب خفیف سے کہ اول رکن مین واقع ہوں پس مستفعلن مستعلن منقول بہ مفتعلن اور مفعولات مفعلات منقول بہ فاعلات اور طی
بحر بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح اور مقتضب مین آتا ہی اور بشرط اضمار بحر کامل مین بھی آتا ہی **کف** عبارت ہی اسقاط
ساکن ہفتم سبب سے پس مفاعیلن مفاعیل اور فاعلاتن متصل یا منفصل فاعلات ہوتا ہی اور یہ زحاف بحر طویل اور مدید اور ہزج
اور رمل اور خفیف و مجتث و مضارع مین واقع ہوتا ہی **قبض** عبارت ہی اسقاط ساکن پنجم سبب سے پس مفاعیلن مفاعلن
اور فعولن فعول ہوتا ہی اور یہ زحاف بحر طویل و ہزج و مدید و متقارب و مضارع مین واقع ہوتا ہی **قسم دوم** زحاف
مزدوجہ یعنی جو دو زحاف سے مرکب ہین **خبل** اجتماع خبن اور طی کو کہتے ہین پس مستفعلن متعلن منقول بہ فعلتن اور مفعولات
معلات منقول بہ فعلات ہوجاتا ہی اور بحر منسرح وغیرہ مین واقع ہوتا ہی **خزل** اجتماع اضمار و طی کا ہی پس متفاعلن
متفعلن ہوجاتا ہی منقول بہ مفتعلن آتا ہی اور یہ مخصوص اسی رکن اور بحر کامل سے ہی **وقص** عبارت ہی اجتماع اضمار و خبن سے
رکن متفاعلن مین منقول مفاعلن سے ہوجاتا ہی اور مخصوص بحر کامل ہی **عقل** مراد اجتماع عصب اور قبض سے ہی پس
مفاعلتن منقول بہ مفاعلن ہوجاتا ہی اور مخصوص بحر وافر ہی **شکل** مراد اجتماع خبن و کف سے ہی پس فاعلاتن فعلات
اور مستفعلن متفعل بضم لام منقول بہ مفاعیل ہوجاتا ہی اور یہ بحر خفیف اور مدید و رمل و مقتضب و مجتث مین واقع ہوتا ہی
نقص عبارت اجتماع عصب و کف سے ہی پس مفاعلتن مفاعیل ہوجاتا ہی اور مخصوص بحر وافر ہی اور صاحب انوار البلاغۃ
نے لکھا ہی کہ نقص عبارت اجتماع اضمار و طی سے ہی رکن متفاعلن مین پس متفعلن منقول بہ مفتعلن ہوتا ہی اور مخصوص بحر
کامل ہی اور داخل زحاف ہی **تشعیث** عبارت اسقاط متحرک وتد مجموع فاعلاتن سے ہی بقول بعض عین ساقط ہوتا ہی
و بقول بعض لام اور بقول بعض ساکن وتد مجموع یعنی الف کو ساقط کرکے ماقبل کو ساکن کردیتے ہین تینون صورت مین
منقول مفعولن سے ہوتا ہی اور یہ مدید و خفیف و رمل و مجتث مین آتا ہی مضارع مین نہین آتا کیونکہ اوسمین وتد مجموع
مین ہی وتد مفروق ہی **معاقبہ** دو سبب خفیف کہ کسی شعر مین مجتمع ہون اونکا زحاف سے سلامت رکھنا بطور جواز

یا ایک سلامت رکھنا بطور وجوب اور یہ اجتماع دو سبب کا خواہ از روے وضع رکن کے ہو جیسے مستفعلن و مفاعیلن میں خواہ زحاف سے
جیسے مستفعلن کہ متفاعلن سے بعمل اضمار حاصل ہوتا ہی اور مفاعلتن عصب سے مفاعیلن ہو جاتا ہی خواہ دو ارکان کے اتصال
سے مثلاً بحر رمل میں فاعلاتن فاعلاتن یا سبب آخر رکن اول و سبب اول رکن آخر دونوں کو سالم رکھکے تن فا کہو یا نون سبب
اول کو حذف کرکے ت فا کہو یا الف سبب ثانی کو دور کرکے تن ف پڑھو اور نہیں جائز ہی کہ نون و الف دونوں معاً دور کرکے
ت ف پڑھو کیونکہ اس صورت میں تفعلا فاصلہ کبری کہ اہل عروض ثقیل سمجھتے ہیں پیدا ہو جائیگا اور معاقبہ مدید
و منسرح و رمل و وافر و ہزج و خفیف و طویل و کامل و مجتث میں واقع ہوتا ہی اور کامل و وافر میں بشرطیکہ مضمر و معصوب نہ واقع
ہوگا مراقبہ معاً حذف کرنا دو سبب خفیف کا مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن سے مشاکل و قریب و جدید میں مراقبہ
لازم ہی سریع و منسرح میں اکثر واقع ہوتا ہی اور خفیف میں جائز ہی مکانفہ بحر سریع و منسرح و بسیط و رجز میں
تین حالت میں جائز رکھنا یعنی ان بحور میں جائز ہی کہ دونوں سبب خفیف کو معاً سلامت رکھیں یا معاً حذف کریں یا ایک کو
سلامت رکھیں ایک کو ساقط کریں **قسم سوم** علل کے بیان میں یعنی تغیرات سوائے زحاف تین قسم ہیں اول وہ کہ آخر
رکن میں زیادہ کریں تین ہیں **اذالہ** وہ ہی کہ الف وتد مجموع میں کہ آخر رکن کے ہو قبل ساکن زیادہ کریں پس متفاعلن
متفاعلان اور فاعلن فاعلان اور مستفعلن مستفعلان ہوتا ہی اور یہ رجز و متدارک و بسیط و کامل و سریع و منسرح
و مقتضب میں آتا ہی اور عروض و ضرب میں اکثر واقع ہوتا ہی اور حشو میں شاذ او صدر و ابتدا میں ممنوع **تسبیغ** یا اسباغ وہ ہی
کہ سبب خفیف میں کہ آخر رکن کے واقع ہو قبل ساکن کے الف لائیں پس مفاعیلن مفاعیلان اور فعولن فعولان اور فاعلاتن فاعلاتان
منقول بہ فاعلیان اور بحر ہزج و رمل و مضارع و متقارب و مدید و طویل و مجتث میں کم الوقوع ہی **ترفیل** وتد مجموع
میں کہ عروض و ضرب میں واقع ہو سبب خفیف زیادہ کرنا پس متفاعلن متفاعلن تن منقول بہ متفاعلاتن اور مستفعلن تن
منقول بہ مستفعلاتن اور فاعلن فاعلن تن منقول بہ فاعلاتن ہو جاتا ہی ایسا نادر الوقوع ہی عربی میں مخصوص بحر کامل ہی
اور رجز میں بھی آتا ہی اور جو اول رکن میں زیادہ کریں **خزم** وہ ہی یعنی ایک یا دو یا تین یا چار حرف زیادہ کر دینا اور
اسکو تقطیع میں شمار نہیں کرتے اور یہ مخصوص اشعار عرب ہی قدماے فارس ایک حرف زیادہ سے آتے تھے مگر متاخرین
فارسی اور اردو میں متروک اور جو آخر ارکان سے ساقط ہوتے ہیں نو ہیں **حذف** عبارت ہی اسقاط سبب خفیف سے
آخر رکن سے پس فعولن فعو منقول بہ فعل مفاعیلن مفاعی منقول بہ فعولن فاعلاتن فاعلا منقول بہ فاعلن ہوتا ہی اور
حذف رمل و طویل و متقارب و مجتث و مدید و ہزج و خفیف میں واقع ہوتا ہی **قطف** عبارت اجتماع عصب و حذف سے
ہی پس مفاعلتن مفاعل منقول بہ فعولن حاصل ہوتا ہی اور مختص بحر وافر ہی **قصر** عبارت اسقاط ساکن سبب سے کہ آخر رکن کے
ہو اور اسکان ماقبل سے ہی پس مفاعیلن مفاعیل اور فاعلاتن فاعلات یا فاعلان اور فعولن فعول اور مس تفع لن
منفصل مستفعل منقول بہ مفعولن ہو جاتا ہی **قطع** عبارت اسقاط ساکن وتد مجموع کا کہ آخر رکن کے ہو اور اسکان ماقبل سے ہی

پس مستفعلن مستفعل منقول مفعولن فاعلن فاعل منقول بہ فعلن بسکون عین متفاعلن متفاعل منقول بہ فعلاتن ہوتا ہی اور قطع فاعلاتن مین اسطرح ہوتا ہی کہ سبب خفیف آخر کو دور کرے اور ساکن وتد مجموع کو بھی دور کرکے ماقبل کو ساکن کرین پس فاعل منقول بہ فعلن رہتا ہی اور یہ بحر رجز و کامل و رمل و متدارک و بسیط و مدید و سریع و خفیف و مجتث و مقتضب مین آتا ہی **حذذ** عبارت اسقاط وتد مجموع سے ہی آخر رکن سے پس مستفعلن مستفعِ اور فاعلن فا اور متفاعلن متفا اول منقول فعلن بسکون عین دوم بہ فع سوم بہ فعلن بتحریک عین ہوا اور یہ بحر کامل و رجز و متدارک مین اکثر آتا ہی **صلم** عبارت اسقاط وتد مفروق سے ہی رکن مفعولات سے پس مفعو منقول فعلن بسکون عین ہا **وقف** عبارت ہی اسکان تا کے مفعولات اور نقل بہ مفعولان ہے **کسف** عبارت ہی اجتماع وقف و کسف مفعولات مین پس مفعولا منقول بہ مفعولن ہوا اور صلم و وقف و کسف تینون بحر سریع و منسرح و مقتضب مین آتے ہین **بتر** اجتماع حذف و قطع کا ہی فعولن مین فع رہا اور اجتماع قطع و حذف کا فاعلاتن مین فاعل منقول بہ فعلن اور اجتماع خرم اور جب کا مفاعیلن مین فا منقول بہ فع حاصل ہوا اور یہ بحر متقارب و ہزج و رمل و مضارع و مجتث و خفیف مین آتا ہی بیان خرم و جب کا آگے آوے گا اور جس رکن مین یہ حادثہ آتا ہی اوسکو ابتر کہتے ہین اور جو اول رکن سے ساقط ہوتے ہین سو یہ ہین **خرم** عبارت ہی اسقاط حرف اول وتد مجموع سے کہ اول رکن مین واقع ہو جیسے مفاعیلن مین فاعیلن منقول بہ مفعولن ہوا اور یہ تخنیق جب مفاعیلن مین ہوتی ہی اوسکو اخرم ہی کہتے ہین اور بحر ہزج و مضارع مین واقع ہوتا ہی ورنہ جب کسی رکن مین واقع ہوتا ہی تو کسی لقب خاص سے کہا جاتا ہی چنانچہ جب فعولن مین صرف خرم کرین اوسکو ثلم کہتے ہین اگر خرم کو قبض کے ساتھ جمع کرین اوسکو اثرم **ثلم** جبکہ فعولن مین خرم کرین عولن منقول بہ فعلن بسکون عین حاصل ہا ہی **ثرم** عبارت اجتماع قبض و خرم سے ہی فعولن مین پس عول منقول فعل باقی رہا یہ دونون بحر طویل و متقارب مین واقع ہوتے ہین **شتر** اجتماع خرم و قبض کا ہی مفاعیلن مین پس فاعلن حاصل ہا اوسکو اشتر کہتے ہین **خرب** اجتماع خرم و کف کا ہی مفاعیلن مین پس فاعیل منقول بہ مفعول ہا اشتر و اخرب دونون ہزج و مضارع مین واقع ہوتے ہین **عضب** مفاعلتن مین خرم کرنا فاعلتن منقول بہ مفتعلن ہا **قصم** اجتماع خرم اور عصب کا ہی مفاعلتن مین پس فاعلتن منقول بہ مفعولن ہا **جمم** اجتماع عقل و خرم کا مفاعلتن مین پس فاعلن منقول بہ فاعلن ہا **عقص** اجتماع خرم و نقص سے ہی مفاعلتن مین پس فاعلت منقول بہ مفعول ہا عضب و قصم و جمم و عقص مخصوص بحر وافر مین ہین **رفع** اسقاط ایک سبب کا اوس رکن سے جسکے اول مین دو سبب واقع ہون چنانچہ مستفعلن تفعلن منقول بہ فاعلن اور مفعولات عولات منقول بہ مفعول ہوا اور یہ بحر منسرح و رجز مین آتا ہی

قسم چہارم

مرکبات جدیدہ مین یعنی جو متاخرین نے بعد خلیل کے استخراج کیے جب اسقاط دو سبب خفیف کا ہی آخر مفاعیلن سے پس مفا منقول بہ فعل ہا **ہتم** اجتماع حذف و قصر کا ہی مفاعیلن مین پس مفاع منقول بہ فعول ہوا **زلل** اجتماع خرم و ہتم کا ہی مفاعیلن مین فاع رہا یہ تینون ہزج و مضارع مین واقع ہوتے ہین **خلع** اجتماع خبن و قطع کا ہی پس مستفعلن فعولن اور فاعلن فعل ہو گیا **جحف** یہ کہ اول فاعلاتن کو خبن کیا فعلاتن ہا پس فعلاتکہ فاصلہ صغری ہی دور کیا تن ہا منقول

بے فع ہوا ربع اجتماع خبن و قطع کا ہی فاعلاتن مین بعد خبن فعلاتن بعد قطع فعلن بسکون لام رہا و مضارع مین
آتا ہی جدع اسقاط دو نون سبب خفیف مفعولات کا اور اسکان تا کا یس لات متقول فاع رہا نحر مفعولات مین بعد
جدع کے دور کر دینا الف کا فاع مین سے فع رہا آور یہ دو نون بحر سریع و منسرح و مقتضب مین آتے ہین کشف اجتماع
طی و کسف کا مفعولات مین بس مفعلا منقول فاعلن ہو اب ہم تتمہ تجراس کرتے ہین کہ ہر ایک رکن مین کون کون تغیرات واقع
ہوتے ہین اور فروع ہر رکن کے کسقدر ہین زحاف مفاعیلن کے ۱۲ ہین قبض کف خرم خرب بتر شتر حذف
قصر ہتم جب زلل تسبیغ اور فروع ۱۶ مقبوض مفاعلن مکفوف مفاعیلُ اخرم مفعولن اخرب مفعولُ ابتر فع اشتر فاعلن
محذوف فعولن مقصور مفاعیل بسکون لام اہتم فعول مجبوب فعل ازل فاع مسبغ مفاعیلان مقبوض مسبغ مفاعلان
اخرم مسبغ مفعولان اشتر مسبغ فاعلان محذوف مسبغ فعولان زحاف فاعلاتن ۱۱ ہین خبن کف شکل قطع
حذف قصر تشعیث جحف تسبیغ بتر ربع فروع ۱۵ ہین مخبون فعلاتن مکفوف فاعلات مشکول فعلات
مخبون محذوف فعلن بکسر عین محذوف فاعلن مقصور فاعلات مشعث مفعولن مجحوف فع مسبغ فاعلیان
ابتر فعلن بسکون عین مربوع فعل مقصور مخبون فعلان بکسر عین مقطوع مسبغ فعلان بسکون عین مجحوب مسبغ
فاع مخبون مسبغ فعلیان زحاف مستفعلن ۹ ہین خبن طی خبل قطع خلع حذذ اذاله رفع ترفیل فروع ۱۶
مخبون مفاعلن مطوی مفتعلن مخبول فعلتن مقطوع مفعولن مخلع فعولن محذو فعلن بسکون عین مذال مستفعلان مرفوع فاعلن
مرفل مستفعلاتن مخبون مذال مفاعلان مطوی مذال مفتعلان مرفوع مذال فاعلان محذوذ محذوف فع مخبول مذال
فعلتان مخبون مرفل مفاعلاتن مطوی مرفل مفتعلاتن زحاف مفعولات ۹ ہین خبن طی وقف کسف صلم
رفع خبل جدع نحر اور فروع ۱۵ ہین مخبون مفاعیلُ بضم التا مطوی فاعلاتُ بضم التا موقوف مفعولان مکسوف
مفعولن اصلم فعلن بسکون عین مرفوع مفعول مخبول فعلاتُ بضم تا مجدوع فاع منحور فع مخبون موقوف مفاعیل
بسکون لام مطوی موقوف فاعلات بسکون تا مطوی مکسوف فاعلن مخبول موقوف فعلات مخبول مکسوف فعلن بکسر عین
مخبون مکسوف فعولن زحاف مفاعلتن سات ہین عصب عضب عقل قطف قصم جمم عقص فروع آٹھ ہین معصوب
مفاعیلن معضوب مفتعلن معقول مفاعلن مقطوف فعولن اقصم مفعولن اجم فاعلن اعقص مفعول معصوب مکفوف مفاعیل
زحاف متفاعلن سات ہین اضمار وقص قطع خزل حذذ اذاله ترفیل فروع ۱۷ ہین مضمر مستفعلن موقوص
مفاعلن مقطوع فعلاتن مخزول مفتعلن احذ فعلن بکسر عین مذال متفاعلان مرفل متفاعلاتن احذ مضمر فعلن بسکون
عین مقطوع مضمر مفعولن احذ مذال فعلان بکسر عین احذ مضمر مذال فعلان بسکون عین مخزول مذال مفتعلان
مضمر مذال مستفعلان مضمر مرفل مستفعلاتن موقوص مذال مفاعلان موقوص مرفل مفاعلاتن مخزول مرفل مفتعلاتن
زحاف فعولن کے سات ہین قبض قصر حذف ثلم ثرم بتر تسبیغ فروع آٹھ ہین مقبوض فعولُ بضم لام مقصور

فعولن بسکون لام محذوف فعل اثلم فعلن اثرم فعل ابتر فع مسبغ فعولان اثلم مسبغ فعلان بسکون عین زحاف فاعلن کے
۶ ہین قطع خبن خلع حذف ترفیل اذالہ و فروع ۸ ہین مقطوع فعلن بسکون عین مخبون فعلن بکسر عین مخلع فعل بفتح عین وسکون
لام محذوف فع مرفل فاعلاتن مذال فاعلان مخبون مذال فعلان مقطوع مذال فعلان زحاف فع لاتن
منفصل کے ۳ ہین کف قصر حذف فروع بھی ۳ مکفوف فاعلات بضم التا مقصور فاعلات ساکن الآخر محذوف فاعلن
زحاف مس تفع لن کے ۳ ہین خبن قصر شکل مخبون مفاعلن مقصور مفعولن مشکول مفاعل بضم لام مخبون مقصور فعولن چار فروع ہین

فصل چہارم تقطیع کے بیان مین تقطیع اصطلاح مین وہ ہے کہ اجزاے شعر کو اجزاے ارکان اوس بحر کے ساتھ
اس طرح مقابل قطع کرنا کہ متحرک مقابل متحرک کے اور ساکن مقابل ساکن کے واقع ہو اور اتفاق نوعیت حرکت کا ضرور نہین
یعنی اگر مقابل فتحے کے کسرہ یا ضمہ ہو تو مضایقہ نہین علی ہذا القیاس مثلاً مرے دلبر اور سخن کہنا دونون بروزن مفاعیلن اور
تقطیع مین حروف ملفوظی معتبر ہین غیر ملفوظ شمار مین نہین آتے پس جو حرف کہ تلفظ مین آتے ہین اور کتابت مین نہین وہ یہ ہین
اول الف ممدودہ کہ بجاے دو الف کے گنا جاتا ہی جیسے آیا ہے بروزن مفعولن اور سواے الف اور الفاظ زبان عربی کے
بھی حالت اشباع حرکت بجاے حرف شمار کیے جاتے ہین جیسے الف رحمٰن اور اللہ اور سموات اور طٰہٰ اور ہٰذا کا اور واو
و یا الفاظ لہٗ و بہٖ مین دوم تنوین جیسے ایضاً و علمٌ بروزن فعلن سوم حرف مشدد و بجاے دو حرف شمار کیا جاتا ہی جیسے
فرّخ بروزن فعلن چہارم ہمزہ بھی ایک حرف گنا جاتا ہی جیسے جاؤ بروزن فعلن اور جو کتابت مین ہین اور تلفظ
مین نہین آتے اول الف وصل بعض الفاظ مثل اس اوس اب اک وغیرہ کا جبکہ ملفوظ نہو گا تقطیع مین بھی شمار نہو گا جیسے الف
لفظ اک کا اس مصرع مین ناسخ مصرع ہر قدم پر جاے گرد اک آتش محشر اوٹھا + کبھی الف آخر لفظ کا بھی ملفوظ نہین ہوتا
جیسے ع رہا دل غم سے بیقرار سدا + اور الفاظ عربی مین الف اکثر نہین پڑھا جاتا جیسے ایہا الناس اور انا الحق اور ابا ز
اور عبد المجید وغیرہ دوم یاے بعض الفاظ کی بھی تلفظ مین نہین آتی جیسے ع مجھے اب طاقت گفتار نہین + اور بعض
الفاظ عربی مین مثل فی الجملہ اور غازی الدین اور ابی الفضل اور اولی الالباب اور ذوی الروح وغیرہ اور یا الفاظ مین کی
جیسے ع مین جان بلب ہون گلا کاٹو یا گلے سے لگو + سوم واو بھی بعض مواقع مین تلفظ مین نہین آتا جیسے واو جو کو تو
وغیرہ کا ع یہ شرکت تو ہندی کو بھاتی نہین + اور واو معدولہ جیسے خود واو خویش اور آوس کا کہ تقطیع مین خد
اور خیش اور اس گنا جاے گا اور الفاظ عربی مین جیسے ابو الحسن اور ابو الہوس اور اولوا العلم اور واو عطف کا
جیسے واو اول و سوم اس مصرع مین ع دل و جان و قرار و ہوش نہین + چہارم حرکت بجاے حرف گنی جاتی ہی جیسے
اضافت یا اس مصرع مین ع نکہت زلف مسلسل سے پریشان تھا دماغ + پنجم حرف مخلوط التلفظ جیسے گھر کچھ
مچھ منہ ہنسنا کہ تقطیع مین گر کچ مچ مہ ہسنا گنا جاتا ہی ششم ہاے مختفی آخر بعض الفاظ کے کبھی شمار مین نہین
آتی جیسے شعر اب خامہ سے واشگاف یون ہی + دل ملنے کی راہ صاف یون ہی + اگر عروض و ضرب مین واقع ہو تو بجاے

حرف شمار مین آتی ہی + ولہ شعر مانگا کاغذ دوات خامہ + لکھا کلیجین کے نام نامہ + اور یہ ہا حالت اضافت مین ہمزہ ملینہ
سے بدل جاتی ہی تب حرف کے شمار مین آتی ہی اور در حالت اشباع اضافت و حرف کے شمار مین آتی ہی جیسے
ع نالہ دل عرش پہ پونہچا مرا + ع نالۂ دل عرش پہ پونہچا مرا + ہفتم نون غنہ بعد حرف علت جیسے کہان کہین کہون
یون دون جہان تین وغیرہ مین البتہ اگر آخر مصرع مین ہوگا بجاے حرف ساکن گنا جائے گا ناسخ شعر نعت کبھی
کسی کی گوارا یہان نہین + جس سرزمین کے ہم ہین وہان آسمان نہین + قاعدہ و یکم جب کوئی دو حرف ساکن
سواے نون غنہ بعد حرف علت کے وسط مصرع مین واقع ہون تو تقطیع مین ساکن دوم متحرک کیا جاتا ہی مگر آخر مصرع
مین دونون بحال رہتے ہین + غالب شعر خون ہی دل خاک مین احوال بتان پر یعنی + انکے ناخن ہوے محتاج حنا میرے بعد
حرف کاف لفظ خاک کا متحرک ہوگا اور دال لفظ بعد کا بحال رہے گا اور اگر تین ساکن جمع ہون پس اگر
وسط مصرع مین ہین تو اول کو بحال دوسرے کو متحرک تیسرے کو ساقط کرتے ہین اور اگر آخر مصرع مین تو ایک کو
ساقط باقی کو بحال ع ہی دوست وہ جو دوست کی خاطر جلاے دل + غالب شعر آمد خط سے ہوا ہی سرد جو بازار دوست
دود شمع کشتہ تھا شاید خط رخسار دوست + الفاظ جو اوپر لکھے گئے بطور نمونے کے ہین اسی طرح جاننا چاہیے کہ حروف
ملفوظ معتبر اور غیر ملفوظ ساقط ہوتے ہین اب ایک شعر کی تقطیع بطور مثال لکھی جاتی ہی + میر حسن شعر کرون پہلے
توحید یزدان رقم + جھکا جسکے سجدے کو اول قلم + بروزن فعولن فعولن فعولن فعل ہی اس طرح کرون پہ فعولن لتوحی
فعولن دیزدا فعولن رقم فعل + جھکا جس فعولن کسجدے فعولن کُ اول فعولن قلم فعل + اور یاد رہے کہ تقطیع مین جاننا
بحور اور ارکان کا ضرور ہی تا کہ تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی مین تمیز ہو مثلاً ع نہوا وس سے مایوس امیدوار + کہ بحر متقارب
مین بروزن فعولن فعولن فعولن فعول ہی وزن غیر حقیقی مین بھی یون تقطیع ہو سکتا ہی نہوا وس فعولن سمایوس مفاعیل
امیدوار مستفعلان اور جب ایک بحر دوسری بحر کے ساتھ مشتبہ ہو تو جس سے بے تکلف حاصل ہو اوس بحر سے
سمجھنا چاہیے جیسے شعر امام الدین طالب کا شعر روانہ مرے گھر سے جب ہوا صنم + ستم ہوا ستم ہوا ستم + کہ تقطیع اوسکی چھہ
مفاعلن سے ہی اگر مفاعلن کو منقول مستفعلن مخبون کا جانین بحر رجز مسدس مخبون ہوگی اور اگر مفاعیلن مقبوض اعتبار کرین
بحر ہزج مسدس مقبوض ہوگی لیکن مفاعلن مستفعلن سے بعد نقل حاصل ہوتا ہی اور مفاعیلن مقبوض سے بدون نقل لہذا اسکو بحر ہزج سے سمجھنا بہتر

فصل پنجم مثال بحور اور اوزان مستعملہ شعراے اردو مین واضح ہو کہ بحور طویل و مدید و بسیط و وافر و مقتضب
کامل مستعمل شعراے عجم نہین اور شاذ قابل اعتبار نہین بحر ہزج مثمن سالم مفاعیلن آٹھہ بار ناسخ شعر مرا سینہ ہی مشرق
آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہی میرے گریبان کا + اس وزن مین اگر کوئی رکن سالم اور کوئی مسبغ
لائین تو جائز ہی مثمن مقبوض بہادر سنگہ کام بدایونی شعر یہ تھوڑی تھوڑی مے نہ دے کلائی موڑ موڑ کر + بھلا اگر
تیرا ساقیا پلا دے خم نچوڑ کر + مفاعلن آٹھہ بار مثمن اشتر فاعلن مفاعیلن چار بار رنگین شعر عشق مین تیرے مرا رنگ

فصل پنجم
بحر ہزج

زعفرانی ہی + ضعف ہی رفیق اپنا یار ناتوانی ہی + مثمن اخرب مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن + امانت شعر بھولا ہون
مین عالم کو سرشار اسے کہتے ہین + ہستی سے نہین غافل ہشیار اسے کہتے ہین + مثمن اخرب مکفوف مقصور مفعول مفاعیل
مفاعیل مفاعیل + ذوق شعر بجھو مرکا منظر سر پہ ترے اب تو پڑا چاند + تھا وعدہ چڑھے چاند کا لا بوسہ چڑھا چاند + مثمن اخرب
مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن + ناسخ شعر دل الجھا ہی وہ زلف سیہ فام ہمارا + بجھتا ہی چراغ آج سر شام
ہمارا + اجتماع ان دونون وزن کا ایک شعر مین جائز ہی + ذوق شعر ہی بادہ کشون کے لیے اک غیب سے تائید + زاہد جو دعا
مانگتا باران کے لیے ہی + مثمن مقصور محذوف + امام الدین طالب شعر تپ ہجر سے ای یار دل ار جلا ہی + ذرا دیکھ
دل زار نیا باغ کھلا ہی + مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن اس وزن مین اگر سب مفاعیل آوین جائز ہی + مسدس مقصور
العروض والضرب یا محذوف الاخیرین یعنی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل یا فعولن اجتماع ان دونون کا ایک شعر
مین جائز ہی + راحت شعر شب فرقت مین بیتابی سے ہر دم + جلا کرتا ہون مثل شمع کافور + مسدس اخرب مقبوض
محذوف الاخر یا مقصور الآخر و مسدس اخرم اشتر محذوف یا مقصور الآخر یعنی مفعول مفاعلن
فعولن + یا مفاعیل مفعولن فاعلن فعولن + یا مفاعیل اجتماع ان چارون کا جائز ہی + نسیم شعر انسان کا سر دو دو رقص کیسا ہی
پریون کا ناچ دیکھتا ہی + و له شعر خالق نے دیے تھے چار فرزند + دانا عاقل ذکی خردمند + مصرع اول و دوم
و سوم و چہارم وزن اول و سوم و دوم و چہارم پر ہی + بحر رجز مثمن سالم مستفعلن آٹھ بار + ناسخ شعر زندان مین
بھی کوچہ ترا ای یار آتا ہی نظر + بلبل قفس مین ہو سے گلزار آتا ہی نظر + مثمن مطوی مخبون مفتعلن مفاعلن چار بار
+ جرأت شعر پھرتا ہون تجھ بغیر مین ہو کے دوانہ ہو بہو + شہر بشہر وہ بدہ خانہ بخانہ کو بکو + بحر رمل مثمن محذوف
یا مقصور فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن + یا فاعلات + منیر شعر اس طرح دلکو محبت تجھسے ہی ای شعلہ رو
جس طرح آتش سے رکھتا ہی سمندر اختلاط + عروض محذوف ضرب مقصور ہی + مثمن مشکول فعلات فاعلاتن چار بار
انشا شعر مجھے کیون نہ آسے ساقی نظر آفتاب اولٹا + کہ پڑا ہی آج خم مین قدح شراب اولٹا + مثمن مخبون مقصور یا
محذوف یا مخبون مسبغ مقطوع یا ابتر یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلات + یا فعلن بکسر عین + یا فعلان
بسکون عین + یا فعلن بسکون عین + فکی شعر شہر سے گاہ نکل جاتا ہون صحرا کی طرف + صورت سیل کبھی جاتا ہون دریا کی طرف
و له شعر راہ پر لائیے جسکو وہی رہزن ہو جاے + دوستی کیجیے جس سے وہی دشمن ہو جاے + جرأت شعر چین اس
دل کو نہ اک آن ترے بن آیا + دن گیا رات ہوئی رات گئی دن آیا + ان چارون کا اجتماع جائز ہی اور انمین اگر صدر
و ابتدا مثل حشو کے یعنی مخبون آ جائے تو جائز ہی + امانت شعر نہ کسی بحر لطافت پہ کرے چشم کو وا + حلقۂ گیسوے
محبوب ہی گرداب بلا + صدر مخبون ہی + مسدس مقصور یا محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلات + یا فاعلن
اجتماع جائز ہی + غالب شعر پھر ہوا مدحت طرازی کا خیال + پھر مہ و خورشید کا دفتر کھلا + مسدس مخبون مقصور

بحر رجز

بحر رمل

یا محذوف یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلات یا فعلن + غالب شعر کچھ تو دے اے فلک نا انصاف + آہ و فریاد کی رخصت
ہی سہی + اور عروض و ضرب اگر ابتر یا مسبغ مقطوع لائین اور صدر و ابتدا بھی اگر مخبون لائین جائز ہی وله شعر قطع کیجے
نہ تعلق ہمسے + کچھ نہین ہی تو عداوت ہی سہی + عروض ابتر ہی وله شعر غلطی ہاے مضامین مت پوچھ + لوگ نالے کو
رسا باندھتے ہین صدر مخبون اور ضرب مسبغ مقطوع ہی **بحر سریع** **بحر سریع مطوی موقوف یا مکسوف** مفتعلن مفتعلن
فاعلات یا فاعلن + طالب شعر ہمنے کیا تجھپہ دل و جان نثار + تو نہوا ہاے دل و جان سے یار + ذوق شعر دیکھا مہ نو ع
دلارام کو + عید ہوئی ذوق وے شام کو + اجتماع جائز ہی اور اگر بجاے مطوی یعنی مفتعلن کے مقطوع یعنی مفعولن آئے
جائز ہی لمولفه شعر پوچھ نہ کچھ مجھسے کہ ہی کیا ہوا + دل مرا تجھپہ ہی شیدا ہوا + اور اسی تغییر کو عوام سکتہ کہتے ہین مطوی
مقطوع مجدوع مفتعلن مفعولن فاع طالب شعر تو ہی سراپا حسن و رناز + مین ہون مجسم سوز و گداز + اس وزن مین
بجاے مقطوع یعنی مفعولن کے لانا مکفوف یعنی مستفعل مضموم اللام کا جائز ہی جیسے مصرع ثانی مین علی ہذا القیاس بجاے
مجدوع یعنی فاع کے منحور یعنی فع لانا جائز ہی **بحر منسرح** **بحر منسرح مثمن مطوی موقوف** مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات سودا
شعر سننے سمجھنے کو بات حق نے دئے گوش و ہوش + حق بطرف جسکے ہو آج نہ ہیو خموش + اس وزن مین اگر بجاے
مفعولات مطوی موقوف یعنی فاعلات کے مطوی مکسوف یعنی فاعلن واقع ہو تو جائز ہی جیسے مصرع دوم کے حشو مین
اور اگر رکن مستفعلن مین بجاے مطوی یعنی مفتعلن کے مقطوع یعنی مفعولن کسی جگہہ واقع ہو تو جائز ہی مثمن مطوی منحور
مفتعلن فاعلات مفتعلن فع + غالب شعر کہ مری جان کو قرار نہین ہی + طاقت بیداد انتظار نہین ہی + اگر عروض
و ضرب بجاے منحور یعنی فع کے مجدوع یعنی فاع لائین جائز ہی **بحر مضارع** **بحر مضارع مثمن اخرب** مفعول فاع لاتن چار بار
ذوق شعر ہم ہین غلام اونکے جو ہین فنا کے بندے + اسکو یقین جانو گر ہو خدا کے بندے + ہمین اگر عروض مسبغ آنے
یعنی فاعلیان تو جائز ہی میر درد شعر مرتا نہین ہون کچھ مین اس سخت دل کے ہاتھون + لیتا ہون آپ ہی کمبخت دل کے
ہاتھون + اور اگر اس وزن مین رکن فاع لاتن کا حشو مین ایک جا سالم اور ایک جا مکفوف یعنی فاعلات اور بجاے
مفاعیلن مفاعیل آئے جائز ہی غالب شعر ظالم نہین ہی الفت دل مین ترے ذرا بھی + رحم آیا کچھ نہ تجھکو ترے عشق مین ابھی
بروزن مفعول فاعلات مفاعیل فاع لاتن مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف یا مقصور مفعول
فاعلات مفاعیل فاعلن یا فاعلات + غالب شعر کیون جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھکر + جلتا ہون اپنی طاقت
دیدار دیکھکر + ذوق شعر ہون طائر خیال نہ پر ہین نہ میرے بال + پر اوڑ کے جا پہونچتا کہین سے کہین ہون مین
اجتماع جائز ہی اور اگر فاع لاتن اور مفعول دونون حشو مین سالم لائین جائز ہی لمولفه شعر ظلم اوسکے دل پہ اوٹھانا
ہمیشہ آہ + میرا جگر تو دیکھو اسد کی پناہ + مثمن مکفوف مقصور یا محذوف مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات یا
فاعلن لمولفه شعر اگر دل ہی ترا صاف تو کیون مجھسے خفا ہی + مجھے صاف یہ بتلا دے کہ کیا میری خطا ہی + **بحر مجتث** بحر مجتث

مثمن مخبون مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن + غالب شعر عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہین ہم آگے + کہ اپنے سایے
سے سر پاون سے ہے دو قدم آگے + مثمن مخبون محذوف یعنی مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن اگر عروض و ضرب ابتر یعنی
فعلن بسکون عین یا مخبون مقصور یعنی فعلان بحرکت عین یا مقطوع مسبغ یعنی فعلان بسکون عین آئے تو مضایقہ نہین +
نثر شعر ہوا ہون زردیہ غم سے کہ لوٹتا جو کبھی + تمام سبزہ بیابان کا زعفران ہوتا + غالب شعر نہین ہے سایہ کہ سنکر نوید
مقدم یار + گئے ہین چند قدم پیشتر در و دیوار + بحر خفیف مخبون فاعلاتن مفاعلن فعلاتن + طالب شعر سوز دل
شرح گر کرون سر محفل + دامن شمع تر کرون سر محفل + مخبون محذوف یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلن عروض و ضرب اگر
ابتر یعنی فعلن بسکون عین یا مخبون مقصور یعنی فعلان بحرکت عین یا مخبون مقصور مشعث یعنی فعلان بسکون عین آئے تو جائز ہے +
غالب شعر دل ہوا ہے خرام ناز سے پھر + محشرستان بیقراری ہے + ذوق شعر واعظا چھوڑ ذکر نعمت خلد + کہ شراب و کباب کی
باتین + بحر مقتضب مثمن مطوی فاعلات مفتعلن چار بار لمؤلفہ شعر تجھ بغیر رشک پری کب خوش آ سے سیر چمن +
گل ہین خار دلکو مرے دیتے ہین زیادہ الم + بحر کامل مثمن سالم متفاعلن آٹھ بار + جرأت شعر جو چمن ہین گل رہے تو صبا
تو یہ کہیو بلبل زار سے + کہ خزان کا دن بھی ہے سامنے نہ لگا نا دل کو بہار سے + اگر عروض و ضرب مذال ہو مضایقہ نہین +
وحشت شعر تری چشم کے جو مریض ہین حذر اجل سے اونکی دوا نہین + ہو علاج اونکا مسیح بھی تو او نھین امید شفا نہین +
مثمن مضمر متفاعلن مستفعلن چار بار + طالب شعر نہوئی کبھی مجھسے خطا نہ ہوا کرو مجھپر خفا + نہ دیا کرو تم گالیان نہ کیا کرو
مجھپر جفا + آمین اگر عروض و ضرب مضمر مذال ہو تو جائز ہے + بحر بسیط مثمن سالم مستفعلن فاعلن چار بار + ولایت علی گویا شعر
مین نے کہا اے صنم اپنے گھر نہ جا صنم + تو ہی خفا کیا صنم میری قسم کھا صنم + بسیط مثمن مخبون مفاعلن فعلن چار بار +
ولہ شعر دکھاوے شکل ذرا صنم برائے خدا + یہ ہے سوال مرا کہ رہے نہ ذرا + مسدس مطوی مفتعلن فاعلن مفتعلن ولہ شعر
دیکھ کے تجکو پری اک ذری + آگئی مجھکو وہین بیخبری + بحر وافر مثمن سالم مفاعلتن آٹھ بار + طالب شعر ذرا کے
کہا بھلا نے بھلا خفا جو ذرا ہوا وہ صنم + مرا ابھی ذرا گلہ نہ رہا ہنسا جو کیا مجھے یہ ستم + بحر متقارب مثمن سالم فعولن
آٹھ بار + ذوق شعر چنی تو نے افشان جو اے مہ جبین ہے + ستارون ہین کیا کیا چنان اوسکی جبین ہے + مثمن مقصور یا
محذوف فعولن فعولن فعولن فعول یا فعل + میر حسن شعر کدھر ہے تو اے ساقی گلعذار + مرا غم سے دل ہو گیا خار خار +
اجتماع جائز ہے + متقارب مثمن اثلم فعلن فعولن چار بار + طالب شعر اے وا قسمت دیکھا تجھکو + حسرت رہے گی
تا مرگ مجھکو + مثمن مقبوض اثلم مقصور فعول فعلن چار بار + ولہ شعر تڑپ رہا ہون مین نیم بسمل + خبر لے میری شتاب قاتل +
بحر متدارک مثمن سالم فاعلن آٹھ بار + ولہ شعر کیا کرون مین گلہ یار نے کیا کیا + دل مرا چھین کر مفت ہی لے لیا +
مثمن مخبون فعلن بکسر عین آٹھ بار + ظفر شعر مرا دشمن اگرچہ زمانہ رہا + ترا یون ہی مین دوست یگانہ رہا + مثمن
مقطوع فعلن بسکون عین آٹھ بار + طالب شعر ہر دم کرتا ہون مین زاری + دیکھی بس بس تیری یاری + فائدہ

بحر خفیف

بحر مقتضب

بحر کامل

بحر بسیط

بحر وافر

بحر متقارب

بحر متدارک

بعض شعراے عجم اور فصحاے ہند نے آٹھہ سے زیادہ رکن کے اشعار بھی کہے ہین جیسے شعر ظفر کا مستزاد یعنی سولہ رکن کا
شعر ہوکے خاک اپنا مٹا دینا جسے منظور ہو وہ خاکسار + خاکِ رہ ہو خاکِ پا ہو یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہو + بروزن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن + یا فاعلن اور بعض بحور کا مضاعف استعمال کیا ہی جیسے بحر ہزج مثمن سالم مضاعف + اعلم
شعر چمن مین وہ نگارِ سبز خط گیسو پریشان است قد خوش چشم مہ سیما جو آکر جلوہ گر ہوئے + بنفشہ چار پڑے سو آئین سنبل
پیچ کھائے یا نجل شمشاد نرگس ہو دل چاکِ جگر ہوئے + متقارب مثمن سالم مضاعف + ذوق شعر تمنا نہین ہی کہ امداد دلکو
طپش کا صلہ ہو کہ مزد قلق ہو + یہی حق ہی قاتل اگر حق دلائے یہ بسمل ترے پاؤن پر جان بحق ہو + متقارب مثمن مقبوض
اثلم مضاعف + ہوس شعر سواے اندوہ و یاس و حرمان ہوا نہ حاصل جہان سے ہمکو + اوٹھائین کاندھے پہ بار ہستی سفر ہی
بہتر یہی یان سے ہمکو + فعول فعلن آٹھہ بار + متدارک مثمن مخبون مضاعف + شعر شعر نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے
ہوئے نہ اودھر کے ہوئے + گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوئے نہ اودھر کے ہوئے + فعلن سولہ بار
متدارک مثمن مقطوع احذ مضاعف + ذوق شعر جس ہاتھہ مین خاتم لعل کی ہو اور اوسمین لب مرکش ہو + پھر زلف سنے وہ
دست ہو سے جسمین اخگر آتش ہو + فعلن سولہ بار بعض جا مخبون واقع ہوا ہی عروض و ضرب احذ ہی بروزن فعلن فعلن
فعلن فعلن فعلن فعلن فعلن فع کبھی حشو بھی محذوف ہوتا ہی + تراب شعر باد خزان کے قدمون سے باغ ہوا تھا خارستان
دم سے ترے اے باد صبا آگ لگی گلشن مین ہی + فعلن فعلن فعلن فع فعلن فعلن فعلن فع + جرأت شعر رنگ بھبوکا ہونٹھ ملائم
اور کچھون مین سختی ہی + سینے سے لے ناف تلک اک قاقم کی سی تختی ہی + فائدہ ایک مصرع کا آخر مقصور آئے دوسرا
محذوف تو جائز ہی جیسا اکثر اوپر گذرا اور اگر عروض و ضرب مین سے ایک سالم ہو دوسرا مسبغ تو بھی جائز ہی جیسا اوپر گذرا
اور اسی بیت مین + شعر شعر ہو مشہور عالم مین ہمارا نام سو سو کوس + لیے پھرتی ہی ہمکو گردش ایام سو سو کوس + یا صدر
وابتدا مین سے ایک سالم دوسرا مخبون جیسے + غالب شعر غلطیہاے مضامین مت پوچھہ + لوگ نالے کو رسا باندھتے ہین +

فصل ششم واضح ہو کہ سواے بحور شانزدہ گانہ مذکور الصدر کے دیگر بحور کہ ایجاد متاخرین ہین چونکہ اکثر غیر مستعمل
اور بحور قدیم سے باد نی تفاوت حاصل ہو سکتی ہین لہذا شرح بیان اونکا نہین کیا مجملاً نام اونکے لکھتا ہون
اول قریب مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن دو بار دوم جدید جسکو غریب بھی کہتے ہین فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن
دو بار سوم مشاکل فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن دو بار سواے اسکے بعض اہل عروض نے دائرہ مختلفہ سے سواے
طویل مدید بسیط کے بحر عریض و عمیق کو انفکاک کیا ہی یعنی مفا سے شروع کرکے مفاعیلن فعولن چار بار عریض اور لن فعو
سے شروع کرکے لن فعولن مفاعی بوزن فاعلن فاعلاتن بحر عمیق آور بعض اہل عروض پارسی مثل بہرام سرخسی بزرجمہری
وغیرہ نے بحور نوزدہ گانہ مذکور سے نو بحرین اور استخراج کی ہین اور کہتے ہین کہ دائرہ اوسکا عبد اللہ قرشی نے
ایجاد کرکے منعکس نام رکھا اول صریم مفاعیلن فاعلاتن دو بار دوم کبیر مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار سوم بدیل

فصل ششم

مستفعلن مستفعلن دوبار چہارم تقلیب فاعلات مفاعیلن دوبار پنجم تحمید مفعولات مستفعلن مفعولات دوبار ششم صغیر مستفعلن فاعلاتن مستفعلن دوبار ہفتم اضم فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن ہشتم سلیم مستفعلن مفعولات مفعولات دوبار نہم حمیم فاع لاتن مستفع لن مستفع لن دوبار اور سوائے اسکے عاشق صادق نامے ایک شخص نے ہمعصران امیر خسرو دہلوی سے رسالۂ جامع الصنائع مصنفہ اپنے مین تین بحرین اور ایجاد کی ہین اور دو رکن بھی تازہ پیدا کیے ہین متفاعلتن اور مفعولاتن اور غور سے معلوم ہوگا کہ متفاعلتن اجتماع دو فعلن بکسر عین کا ہی اور مفعولاتن و فعلن بسکون عین کا کہ متدارک مخبون او مقطوع ہین وہ تین بحرین یہ ہین اول کفت متفاعلتن آٹھہ بار دوم زلل مفتعلاتن آٹھہ بار سوم اوفر مفعولاتن آٹھہ بار اور علاوہ ازین اور بھی بحرین ہین جیسے جنب مفعول فعلات چار بار مواسع فاعلتن مفعول فعولن چار بار مرکن مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن فعلاتن دوبار

باب چہارم علم قوافی مین

فصل اول حروف قافیہ کے بیان مین واضح ہو کہ قافیہ اصطلاح مین عبارت ہی ایک یا چند حروف معین سے کہ اونکو آخر مصرع یا بیت مین الفاظ مختلفہ مین لائین اور وہ نو حرف ہین اول روی کہ اصل قافیہ ہی یعنی روی قافیے مین ضرور ہوگا گو اور حرف نہون اور چار حرف یعنی ردف قید تاسیس دخیل روی سے قبل آتے ہین اور چار حرف یعنی وصل خروج مزید نائرہ بعد روی کے واقع ہوتے ہین پس ردف عبارت ہی حروف مدہ یعنی الف و واو و یاے تحتانی سے کہ بدون واسطہ حرف متحرک کے قبل روی سے واقع ہو اور اونکے ماقبل کی حرکت اونکے مطابق ہو یعنی ماقبل الف فتحہ اور ماقبل واو ضمہ اور ماقبل یا کسرہ ہو غالب **شعر** جس بزم مین تو ناز سے گفتار مین آئے + جان کالبد صورت دیوار مین آئے + **ولہ شعر** نقش فریادی ہی کسکی شوخی تحریر کا + کاغذی ہی پیرہن ہر پیکر تصویر کا + **ولہ شعر** شب کہ وہ مجلس فروز خلوت ناموس تھا + رشتہ ہر شمع خار کسوت فانوس تھا + اور اگر درمیان ردف اور روی کے ایک ساکن واقع ہو بعض اوسکو دخیل ردف سمجھکر ردف زائد یا مرکب کہتے ہین اور محقق طوسی نے دخیل روی سمجھکر اوسکو روی مضاعف لکھا ہی اور وہ چھہ حرف ہین س ش ر ف خ ن کی مثال جیسے راست کاست دوست پوست زیست چیست علی ہذا القیاس باقی حروف جیسے گوشت کارد کوفت تاخت چاند اور قافیہ واو و یاے معروف و مجہول کا بعض اساتذۂ فارسی کے کلام مین پایا جاتا ہی لیکن احتراز بہتر ہی اور شعراے اردو مین تو محض ناجائز ہوا شعر کرتے اوسکو لگے نہ ذرہ دیر + مہر کو شکل نان دہ بنیر + **ولہ شعر** ہوا دیکھہ حیران صغیر و کبیر + جب آ کے اوٹھہ بھاگے قالین سے شیر **حرف قید** اور کوئی حرف سواے حروف علت کہ قبل روی سے ساکن واقع ہو جیسے ابر صبر ستر چتر کثر اجر فجر بحر سحر بخت تخت صدر قدر عذب جذب درد مرد دزد مزد مست بست چشم [illegible]

وصل فصل وضع رضع نطع قطع نظم نظام بعد رعد ہفت رفت عقل نقل ذکر فکر حلم علم امر جبر پند بند دو رجو قہر زہر سیر خیر
واضح ہو کہ مثال واو و یا میں ماقبل کو حرکت موافق اونکے نہیں ورنہ ردف ہو جاتا حرف تاسیس وہ الف ساکن ہے کہ قبل
روی سے اور اسمین اوسکے اور روی کے ایک متحرک جسکو دخیل کہتے ہیں واسطہ ہو جیسے کامل شامل و تجاہل و تساہل
نسیم شعر مشرق سے روان ہوا دلاور + جس طرح افق سے شاہ خاور + واو حرف دخیل ہے اور اختلاف ردف کا جائز نہیں
اور اختلاف تاسیس کا اہل عجم کے نزدیک مضایقہ نہیں بلکہ التزام تاسیس از قسم صنائع ہے اور اتفاق دخیل کا بھی چندان
ضرور نہیں کیونکہ قافیہ عاقل و جاہل و شامل کا جائز ہے اتفاق انکا اختیاری ہے + سودا شعر لگا کہنے کہ کوئی ہے جا ضر
بولا او سو قت دیو تھی کا ناظر + اور اختلاف حرف قید کا بھی اگرچہ جائز نہیں مگر شعرا سے فارس بلحاظ قرب مخرج کے
اکثر ایسا قافیہ جائز رکھتے ہیں جیسا اس شعر میں شعر امڈا ہے آنسو ونکا مری آنکھ سے وہ بحر + ہین جسکے آگے سات سمندر بھی
ایک لہر + لیکن اردو میں روا نہیں حرف وصل بے فاصلہ بعد روی کے آتا ہے اور راوسکو متحرک کر دیتا ہے جیسے ہائے نسبت
اور یائے مصدری اور علامت اضافت یا جمع وغیرہ اور علی ہذا القیاس وصل کے بعد خروج اور اوسکے بعد مزید اور پھر
نائرہ بترتیب آتے ہیں اور جو حرف بعد نائرہ کے آئے وہ داخل نائرہ ہے اور بقول خواجہ نصیر الدین طوسی کے وہ داخل
ردیف ہے خواہ کلمہ مستقل ہو خواہ غیر مستقل مگر باتفاق اکثر علما ردیف میں مستقل ہونا کلمے کا شرط ہے جیسے جلاوے گا گلاوے گا
اسمین نام حرف روی الف وصل و خروج یا مزید کاف و الف نائرہ + شعر کیا تجلی ہے ترے چاند سے رخسار وں کی + چاندنی
چھٹکی ہے گھر کی تری دیوار وں پر + رسے حرف روی واو وصل نون خروج ہے ردیف اور اختلاف ان چاروں حرفکا ناجائز ہے
او علامت شناخت حرف روی حرف وصل کی یہ ہے کہ وصل کے حذف کرنے سے لفظ با معنی رہتا ہے اور حذف روی سے مہمل

فصل دوم حرکات حروف قافیہ میں اور وہ چھہ ہیں رس اشباع توجیہ حذو مجری نفاذ رس حرکت فتحہ حرف ماقبل تاسیس
کو کہتے ہیں اور **اشباع** حرکت حرف دخیل کو + شعر کیا ہو قد اوس حور شمائل کے برابر + ہین جو تی کے تارے مہ کامل کے
برابر + حرکت فتحہ میم و کاف رس اور حرکت کسرہ یا و میم اشباع ہے اور **حذو** حرکت حرف ماقبل ردف و قید کو کہتے ہیں مثال
حذو ردف + غالب شعر دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں + یعنی ہماری جیب میں اک تار بھی نہیں + وله شعر ذکر میرا بہ بدی
بھی اسے منظور نہیں + غیر کی بات بگڑ جائے تو کچھہ دور نہیں + مثال حذو قید + وله شعر ہمسے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایکدن
ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایکدن + اور **توجیہ** حرکت ماقبل روی کو کہتے ہیں بشرطیکہ روی ساکن ہو اور کوئی
حرف حروف قافیہ سے اوسکے ساتھہ ہو + وله شعر ہے ہم جو ہجر میں دیوار و در کو دیکھتے ہیں + کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہیں
حرکت دال و با توجیہ ہے اور حرکت حرف روی کو **مجری** کہتے ہیں جیسے حرکت تا شعر غالب مثال حذو قید میں اور حرکت
حرف وصل کو **نفاذ** کہتے ہیں + سرور شعر غیروں کے ساتھہ تمکو وہ ان ہمکناریاں ہیں + یان درد پہلو و دل اور
بیقراریاں ہیں + اور حرکت خروج و مزید کو بھی **نفاذ** ہی کہتے ہیں اور اختلاف کسی حرکت کا اردو میں جائز نہیں

مگر بعضوں کے نزدیک جبکہ حرف روی متحرک ہو یعنی مع حرف وصل ہو تو اختلاف توجیہ و اشباع و حذو قید کا جائز ہی جیسے آہستہ و دستہ سکندری عنصری برابری شاطری

فصل سوم القاب قافیہ مین روی اگر ساکن ہی اوسکو **مقید** اور متحرک ہو اوسکو **مطلق** کہتے ہین اور یہ دونون دو قسم ہین یعنی اگر سواے روی کوئی دوسرا حرف قافیے مین نہو اوسکو مجرد کہتے ہین اور اگر اور حرف بھی ہو تو قافیے کو اوس سے منسوب کرتے ہین مثلاً مقید مجرد یا مردفہ یا موسسہ یا موصولہ علی ہذا القیاس مطلق مجردہ یا مردفہ یا موسسہ یا موصولہ اور واضح ہو کہ قافیہ اگر حرف قید کے ساتھ ہو اوسکو بھی مردفہ کہتے ہین اور اگر مشتمل خروج اور مزید یا نایرہ ہو اوسکو بھی موصولہ ہی کہتے ہین

فصل چہارم تقسیم القاب قافیہ مین باعتبار حروف ساکن اور متحرک کے اور وہ پانچ قسم ہی مترادف متواتر متدارک متراکب متکاوس **مترادف** وہ کہ آخر قافیے مین دو ساکن بلا فصل واقع ہون **غالب شعر** یا الٰہی حسن طلب سے ستم ایجاد نہین ہی تقاضاے جفا شکوۂ بیداد نہین **متواتر** وہ کہ مابین دو ساکن کے ایک متحرک واقع ہو **ولہ شعر** رہا گر کوئی تا قیامت سلامت پھر اک روز مرنا ہی حضرت سلامت **متدارک** وہ کہ درمیان دو ساکن کے دو متحرک ہون **حسین شعر** کرون پہلے توحید یزدان رقم جھکا جسکے سجدے کو اول قلم **متراکب** وہ کہ درمیان دو ساکن کے تین متحرک واقع ہون **طالب شعر** تیغ ابرو سے جو چند زکرے اوسکی آئی ہی موت کیون آمر **متکاوس** وہ کہ درمیان دو ساکن کے چار متحرک واقع ہون اور یہ ثقیل اور مخصوص عرب ہی

فصل پنجم عیوب قافیہ مین اول **غلو** یعنی روی ایک جگہہ ساکن دوسری جگہہ متحرک لانا **شعر** نہ پوچھو مجھسے کہ رکھتا ہی اضطراب جگر نہین ہی مجھکو خبر دل سے لے سکے تا بجگر دوم **اکفا** یعنی اختلاف حرف روی کا خواہ ایک حرف فارسی اور ایک عربی یا ہندی ہو جیسے سنگ و شنگ و لب و تپ و تور و چھوڑ وغیرہ خواہ دونون حروف قریب المخرج ہون جیسے نکاح گناہ الغیاث التماس **شعر** دل کو زبس تصور جانان سے ربط ہی تصویر یار آینۂ دل پہ ثبت ہی رنسیم **شعر** ساق سیمین کو تری دیکھکے گوری گوری شمع محفل مین ہوئی جاتی ہی تھوڑی تھوڑی ازعشرت **شعر** اگر آہن کا ہو معشوق کا دل یہ عاشق کا اگر ہی جذب کامل وہ آہن کو بھی بالتخصیص کھینچے برنگ سنگ مقناطیس کھینچے جواب الا تر ہی سوم **سناد** یعنی اختلاف ردف وریہ فارسی ہندی مین محض نا جائز ہی البتہ اہل عرب دف یا اور ردف کا قافیہ درست رکھتے ہین جیسے جمیل و نزول و منیر و بدر چہارم **اختلاف حرف قید** خواہ بعید المخرج خواہ قریب المخرج جیسے عمر و شعر و بحر و شہر مثال فصل اول مین گذری پنجم **اختلاف اشباع** جیسے تجاہل و کامل اور رانج و نون کو بھی بعض داخل سناد جانتے ہین ششم **اقوا** یعنی اختلاف توجیہ حذو قید کا مثلاً قافیہ ورا و دُرا اور مست و سُست کا **سودا شعر** لکھنا مجنون کو شیر شتر کہنہ یا مستقی سے جا نصد کر **ولہ شعر** ترے کوچے سے جو مین آگے چلتے دیکھا جی کہی تن سے نہ نکلتے دیکھا تیغ تیری کا سدا شکر ادا کرتے ہین لبون کو زخم کے دن رات ہین ہلتے دیکھا **ولہ شعر** ساقی چمن مین چھوڑ کے مجھکو کدھر چلا پیمانہ میری عمر کا ظالم تو بھر چلا عالم تو مر رہا ہی ہر اک آن پہ تری تیغ و سپر تو لے سکے

یکس پہ پھر چلا + ہفتم **تعدی** یعنی حرف وصل ایک جگہہ متحرک دوسری جگہہ ساکن لائین اور بقول سکاکی کے تعدی جب
مخل وزن ہو عیب ہی ورنہ نہیں مگر شعرائے عجم کے نزدیک عیب ہی ہشتم **ایطا** جسکو فارسی مین شایگان کہتے ہین قافیے مین
معنی واحد پر تکرار کلمے کی کرنا اور وہ دو قسم ہی خفی اور جلی **خفی** وہ کہ تکرار بادی النظر مین معلوم ہو جیسے دانا بینا حیران
سرگردان آب گلاب **جلی** وہ کہ تکرار ظاہر ہو جیسے دردمند حاجتمند چلو رہا ہو بکری مرغی جانا رونا جاتا ہی دیکھتا ہی
اور زوائد یعنی علامت جمع یا تانیث یا علامت کسی صیغے کے آخر سے دور کیجائے تو قافیہ درست نہین رہتا مثلاً
درد اور حاجت یا چل اور رہ یا جا اور رو اور دیکھ کا قافیہ نہین ہوسکتا اور ایطائے خفی متقدمین نے غزل اور
قطعے مین بعد سات بیت کے اور قصیدے مین بعد چودہ بیت کے جائز رکھا ہی اور متاخرین کے نزدیک بعد بیس
تیس بیت کے جائز ہی اور اگر لفظ واحد کو معنی مختلف پر لائین تو اصل صنائع ہی + امانت **شعر** آبداری سے جو ملو نظر آیا وہ
گلا + رشک کی برف سے کیا جسم صراحی کا گلا + نہم **تکرار قافیہ معمول** وہ دو قسم ہی ترکیبی و تحلیلی **ترکیبی** وہ کہ دو لفظ
مرکب قافیے دوسرے لفظ کے واقع ہون + آبا **شعر** رنج پہنچاتی ہی فرقت مین کلائی مجھکو + آج کل کیا نہین مدت سے کل آئی
مجھکو + **تحلیلی** وہ کہ ایک لفظ کے دو ٹکڑے کر کے ایک کو داخل ردیف دوسرے کو داخل قافیہ رکھین امانت **شعر** آتش
رشک سے حالت می کیا کیا نہوئی + دل کی اوقات بسر صورت پروانہ ہوئی + اور قافیہ معمول تمام غزل مین ایک
دو قافیہ مقبول ہی اگر مطلع مین ہو تو بھی مضایقہ نہین دہم **تضمین** یعنی قافیہ ایسا ہو کہ معنی مصرع ثانی پر موقوف ہون
طالب **شعر** کس روسے سنجائے دل سے غم یار اگر + تو مجھکو دکھائے اپنا رخسار مگر + دیکھے نہ رقیب تجھکو زنہار مگر + دیکھے بھی مگر
اوسکی طرف یا بنظر + اور واضح ہو کہ ان دو عیب کو متاخرین صنعت جانتے ہین یازدہم **تغییر** یعنی تبدل قافیے کا
ایک غزل یا قصیدے مین مثلاً قافیہ جم تم وغیرہ کا ہی بعد چند شعر جام و نام وغیرہ قافیہ کردین
فصل ششم ردیف کے بیان مین واضح ہو کہ ردیف کہ ایجاد شعرائے عجم ہی کلمہ مستقل کو کہتے ہین کہ اوسکو آخر
مصرع یا بیت کے بعد قافیے کے لاتے ہین اور محقق طوسی کے نزدیک کلمہ غیر مستقل بھی ردیف ہوسکتا ہی اور بقول
محقق مذکور اگر ایک کلمہ معنی مختلف پر دو جگہہ واقع ہو وہ بھی ردیف ہی لیکن باتفاق جملہ علما ردیف مین لفظ مستقل
اور واقع ہونا سب جگہہ معنی واحد پر شرط ہی اور جائز ہی کہ تمام مصرع مشتمل قافیے اور ردیف پر ہو + طالب **شعر**
گھر پاس نہین کہ یار پاس آسے مرسے + زر پاس نہین کہ یار پاس آسے مرسے + پہلے ہی مین کر چکا ہون طالب
قربان + سر پاس نہین کہ یار پاس آسے مرسے + اور اگر ردیف درمیان دو قافیے کے واقع ہو اوسکو
حاجب کہتے ہین میر **شعر** کہین آنکھون سے خون ہوکے بہا + کہین دل مین جنون ہوکے رہا +

باب پنجم اقسام نظم و نثر کے بیان مین

نافع ہو کہ کلام دو قسم ہی نثر اور نظم نثر تین قسم ہی مسجع مرجز عاری اور نظم دس قسم ہی فرد غزل قصیدہ و تشبیب
رباعی قطعہ مثنوی ترجیع بند مسمط مستزاد فرد عبارت ہی ایک شعر سے خواہ مقفیٰ خواہ غیر مقفیٰ لیکن کسی غزل یا قصیدے
وغیرہ کی نہو ورنہ قسم علیحدہ شمار نہ کی جاتی اور بقول صاحب بہار لطافت سنے قافیہ ہونا اوسکا بھی ضرور نہین کیونکہ وجہ
تسمیہ اوسکی خالی ہونا قافیے سے ہی اور متضمن کسی مثل وغیرہ مضمون خاص سے ہو اور اکثر شعراے متقدمین فرد کہتے ہین فرد
فرد جس جگہہ بیٹھے ہین با دیدہ نم اوٹھے ہین + آج کس شخص کا منہ دیکھکے ہم اوٹھے ہین + سودا فرد تو ٹک جگر تو مرے
مرغ نامہ بر کا دیکھیو + وہان اوڑے ہی جہان پر جلین فرشتون کے + غزل ان اشعار متفق الوزن و القوافی کو کہتے ہین کہ بیان
حسن و عشق و صفت خط و خال معشوق و مجاورت و مکالمت محبوب و حدیث وصال و ہجر و جور و جفاے یار و ذکر شراب و شکوہ
الم مفارقت و جفاے فلک مین ہو اور سواے اسکے اور قسم کے مضامین مثل نصیحت و معرفت و وعظ وغیرہ جو بعض جہلا لکھتے ہین
غزل نہین ہو سکتی اور شعر اول کے دونون مصرعون مین قافیہ ہو اور اوسکو مطلع کہتے ہین باقی اشعار کے مصرع دوم مین قافیہ
ہو مصرع اول مین کچھہ ضرور نہین اور شعر دوم کو حسن مطلع یا زیب مطلع کہتے ہین اور متاخرین شعر آخر غزل مین تخلص یعنی نام فرضی
اپنا ضرور ذکر کرتے ہین گو متقدمین مین کچھہ یہ قید نہ تھی اور اوسکو مقطع کہتے ہین بعض شعرا مطلع مین بھی تخلص ذکر کرتے
ہین اور مقطع مین کسر سطرح لاتے ہین کہ معنی دیگر مفہوم ہون مگر یہ قابل پسند اہل تحقیق نہین جیسے سودا شعر جی دیتا ہی
بوسے کی توقع کی فغان تو + ٹک دیکھیو سودا یہ ترا خام نہوے + اور تعداد اشعار غزل کی پانچ سات نو گیارہ تیرہ
پندرہ و سترہ ہی اور بعض نے انتہا ۲۵ شعر لکھی ہی مگر متاخرین فارسی کے کلام مین چالیس سے بھی زیادہ اشعار کی غزل
پائی جاتی ہی اور بقول بعض ادنی تین بیت ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ اشعار طاق ہون جفت نہون اور غزل کا مضمون ہر شعر کا
جداگانہ ہوتا ہی یعنی اگر ایک شعر مین وصال اور دوسرے مین ہجر کا مضمون ہو تو جائز ہی لیکن قدما اکثر صرف ایک ہی مضمون مین
غزل کہتے تھے اور یاد رہے کہ اشعار فارسی اور اردو مین عشق مرد کا امرد پر اور ہندی بھاکھا مین عشق عورت کا مرد پر
بیان کیا جاتا ہی پس اگر ریختہ مین وہ دلبرانہ لکھین ناجائز ہی وہ دلبر آیا لکھنا چاہیے اور اگر کوئی شخص عاشق عورت
سے لکھے تو امر خاص ہی فقط امثال غزل جرأت غزل بشکل مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن + جو تم پھر او تو پیارے
پھرین ہمارے دن + نہین ہجر سے مریضان ہجر کا چارہ + اب اپنی زیست کے بھرتے ہین یہ بچارے دن +
کب اوس سے ہوگی ملاقات مین یہ پوچھون ہون + ذرا تو دیکھہ نجومی مرے ستارے دن + بوصل کیونکہ مبدل ہون یہ
ہجر کے ایام + مگر خدا ہی یہ بگڑے ہوئے سنوارے دن + لگایا روگ جوانی مین کیون بیان جرأت + ابھی تو کھیل تما
شے کے تھے تمہارے دن + قصیدہ بعینہ مثل غزل کے ہی صرف فرق یہ ہی کہ غزل مین خصوصیت مضمون کی ہی اور
قصیدے مین عام ہی خواہ حمد خواہ نعت خواہ مدح یا ہجو خواہ حکایت وغیرہ ہو اور قصیدہ کم پچیس ۲۵ اور بقول بعض پندرہ ۱۵ بیت سے
نہین ہوتا اور حد قصیدے کی نہین لیکن متاخرین عجم نے ایکسو تیس ۱۳۰ اور بقول بعض ایک سو ستر ۱۷۰ بیت مقرر کی ہی

اور اوسمین اشعار معانی دقیق و بلیغ اور صنائع و بدائع لفظی و معنوی بیان کیے جاتے ہین کہ جس سے زور طبیعت شاعر معلوم ہو اور قصیدۂ مدح مین دو تین چار مطلع بھی علیحدہ علیحدہ لاتے ہین اور یہ محسنات قصیدہ سے ہی اور اکثر قصیدہ اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہی یعنی اگر ذکر عشق مین ہی تو عشقیہ اگر شکایت گردش زمانہ مین ہی تو حالیہ اگر اپنی تعریف مین تو فخریہ یا حرف ردیف سے موسوم ہوتا ہی جیسے اگر ردیف جیم ہی تو جیمیہ اور ردیف میم تو میمیہ یا ردیف سے جیسے ردیف آفتاب ہو تو شمسیہ تشبیب بھی مثل غزل کے ہوتا ہی کہ اوسمین ذکر ایام شباب و شراب و کباب و شاہد و مستی و صحبت و موسم بہار و باران و گلزار وغیرہ کا ہو پھر اوس سے کسی نظم خواہ مدح ممدوح خواہ تعریف معشوق وغیرہ کی طرف رجوع کرتے غرض کہ تشبیب ایک خاص قسم تمہید کی جسے گریز بھی کہتے ہین اور بعض اہل تحقیق جملہ تمہید کو خواہ اوسمین کوئی مضمون ہو تشبیب کہتے ہین جس قصیدے مین تشبیب نہو اوسکو مجرد کہتے ہین

مثال قصیدہ مع تشبیب

اوڑھ گیا بہمن و دی کا چمنستان سے عمل
دیکھ باغ جہان مین کرم عز و جل
بارے آب روان عکس ہجوم گل سے
شاخ مین گاو زمین کے بھی جو پھوٹے کونپل
کشت کرنے مین ہر اک تخم سے از فیض ہوا
آ گیا لعل و زمرد کے پرکھنے مین خلل
نسبت اس فصل کو ہر کیا ہی سخن سے میرے
ہے گا سبزہ ہر مجمع و ہر اک دنگل
ہی مجھے فیض سخن اسکی ہی مداحی کا
وہی ختم رسل اور امام اول
مدح غائب سے کھلے اوسکے نہ مداح کا دل
ایک شئی دو نظر آتی ہی بچشم احول
راے تیری کے موافق جو سنے لکھے نسخہ
دولت ہر دو جہان ہو غنی عبد اقل
نرم و سخت مساوی ہی کسو پر آتے
نہ جھکے کوہ نہ گھٹے وہ نہ بڑا اوس مین بل
وصف تیرے کی ہی شایان زبان تیری ہی

تیغ اردی نے کیا ملک خزان مستاصل
قوت نامیہ لیتی ہی نباتات کے عرض
لوٹتے ہی سبزے پہ از بسکہ وہی ہی بیکل
آنچو کر و چمن لمعۂ خورشید سے ہی
گرتے گرتے ہی زمین گرد برآتا ہی نکل
تا کجا شرح کرون مین کہ بقول عرفی
ہی فضا اسکی تو وہ جا ہی کہ مین فیصل
ہو جہان کے شعرا کا مرے آگے سر سبز
ذات ہی جسکی مبرا ہی کنہ عز و جل
خاک نعلین کی جسکے مدد طالع سے
رو بر مطلع ثانی سے یہ ہو عقدہ حل
مرضی حق تیری مرضی سے ہی جو ہی ہر فرد
کرے تاثیر نہ عیسی کا مداوا بہ کسل
وصف تجھ تیغ دو سر کا مین لکھون کیا شیر یزدان
خواہ بر رد قمر خواہ وہ بر پشت جبل
زیر ران ہی جو تیری رخش فلک سیر شہا
سمجھے تو آپ کو یا تجھکو خداوندا اجل

سجدۂ شکر مین ہی شاخ ثمردار ہر ایک
ڈال سے پات تلک پھول سے لے کر تا پھل
جوش روئیدگی خاک سے اب وہ نہین
خط گلزار کے صفحے پہ طلائی جدول
جوہری کو چمنستان جہان مین اس فصل
اخگر از فیض ہوا سبز شود در منقل
اور میرا سخن آفاق مین تا یوم قیام
نہ قصیدہ نہ مخمس نہ رباعی نہ غزل
شیر یزدان شہ مردان علی عالی قدر
پوچھیے اوس شخص کو جو شخص ہوا اعمائے ازل
دیدہ تیری بڑائی حق سے نگہ کا ہی خلل
اس یقین مین نہ گمان کسی سکے زنہار خلل
ساتے ہین وسعت کو عرصے کی تیرے ہر صبح و مسا
دل مجنون کا جو میدان مین کیسے ہی صیقل
اسکو آسیب نہین صورت شمشیر قضا
ہی وہ محبوب جسے کہیے نہایت اچپل
مدح اپنی نہ سمجھ یہ جو کہا مین اس سے

رتبہ تجھ مدح کا اعلیٰ ہی سخن سے افضل
سو تو وہ کیا ہی رہا ہو وے جو تجھ سے مخفی
گردش چرخ سے جون شیشۂ ساعت کے کل
اس تگا سے جب ورہ را کچھ نہ چلا
صبح جب نکلے ہی خورشید تو ہے کہ مشعل
رہت کیشون سے کبھی اتنی ہی اس ملعون کو
آپ پیتا ہی گیا ہی بدن اسکا سب پگھل
یہ نکر مجھ پہ گوارا کہ گزند اسکے سے
اسے عمر ابد ہی جو وہان آے اجل
طاقت طول سخن آگے بھی تک سو کو
نظم تجھ مدح کی بہتر زکلام اول
برگ پیدا کرے تا باغ مین ہر ایک نہال
جب تلک اس سے ہر آئے مری امید امل
عرض احوال ہی اپنا ہی مجھے اس سے غرض
نہیں پنہان دو جہان تیری نظر سے اوجھل
کہہ جاتی نہیں وہ مجھ سے جو اس ظالم نے
تب ہین لاچار کہی شکوے مین اسکے یہ غزل
سامنے اسکے اوٹھے دست تظلم اوسکا
کہ دیا ہنر کو اسنے نہ کبھی پھول نہ پھل
کرکے دریافت اس احوال کو اب یا مولا
ہند کی خاک مین اجزا بدن جاوین گل
میری قسمت کے موافق تو معین کر دے
بخشش ابر قوت بازوے نبی مرسل
تا ملے خلعت نوروز بستان جہان
پھوٹے تا نامیہ سے شاخ شجر مین کونپل
نخل امید سے اپنے ہون برومند محب
تا بآخر یہ جو موزون مین کیا از اول
پر کرون کیا مین کہ ہی آٹھ پہر دل میرا
کس طرح مدح کی مرتبے قات مین ڈالی ہی خلل
داد گو کسکی فلک پونہچے کہ از روز ازل
جو ہر عقل مین جس شخص کے آجاے خلل
زہر اپنے کو جو ہیبت سے تری یا حیدر
تجھ سے یون عرض کرے ہی یہ تیرا عبد اقل
جلد پونہچا مجھے مین نجف اس عاصی کو
اپنی سرکار سے اب ما تحمل کا بدل
چاہتا ہی کرے آخر وہ دعائیہ پر
یا شہ سے تا نیر اعظم شرفا برج حمل
تا سمی رہے یہ منظم بہ باب الجنت
ہو محبت نہ تری جسکو وہ یا وین پھل

رُباعی جسکو ترانہ اور دو بیتی اور چار مصراعی اور ایک نام اسکا خصّی بفتح خاے مُعجمہ و صاد غیر منقوط بھی ہی منسوب بخصی یعنی ناقص بھی کہتے ہین چار مصراع متفق الوزن والقوافی ہین مصرع سوم مین اگر قافیہ ہو بہتر ہی اور نہو مضایقہ نہین ایجاد رودکی ہی محمد بن قیس نے رسالۂ عروض مین لکھا ہی کہ ایکدن استاد رودکی چلا جاتا تھا راہ مین بیٹا امیر یعقوب بن لیث صفار کا کہ بارہ سال کا تھا جوز بازی چند اطفال کے ساتھ کرتا تھا یعنی چند جوز کو ایک گھڑے مین ڈالنا چاہتا تھا ایک بار چھہ جوز گھڑے مین جا پڑے اور ایک باقی بھی لڑھک کر جا پڑا تب وہ خوش ہو کر کہنے لگا مصرع غلطان غلطان ہمیرود تا لب گو + رودکی نے سنکر اوس سے چوبیس وزن ایجاد کیے من بعد عروضیون نے اس سے بہت زیادہ اوزان رباعی کے شمار کیے ہین غرض کہ رباعی عبارت ہی دو بیت سے کہ متفق ہون وزن اور قافیے مین لیکن مصرع سوم مین قافیہ شرط نہین اور رباعی بحر ہزج مثمن سے مخصوص ہی اور نو زحاف یعنی خرم خرب قبض کف ہتم جب بتر شتر زلل واقع ہونے سے چوبیس وزن پیدا ہوتے ہین اون مین سے

بارہ وزن اخرب الصدر والابتدا

ہین اور بارہ اخرم الصدر والابتدا

ورنہ وہ شوخ کبھو گل سے بھی نازک ہوا | لیوے اسطرح سے انکے تلوے اب مجھے

مثنوی یا مزدوج ابیات متفق الوزن کہ ہر بیت کے مصرع باہم مقفی ہون * میر تقی مثنوی

ہر جگہہ اسکی اک نئی ہی چال | عشق ہی تازہ کار تازہ خیال

کہین آنکھون سے خون ہو کے بہا | کہین سر مین جنون ہو کے رہا

گہ نمک اسکو داغ کا پایا | گہ پتنگا چراغ کا پایا

اور اوسکے واسطے سات بحرین مخصوص ہین اول متقارب مثمن مقصور یا محذوف الآخرین اور یہ بحر مخصوص ہی ذکر جنگ سلاطین وغیرہ کے واسطے چنانچہ شاہنامہ اگر میر حسن نے مثنوی سحر البیان مین قصہ عشقیہ اس بحر مین لکھا ہی دوم ہزج مسدس مقصور الآخر یا محذوف الآخر اور یہ مخصوص ذکر عاشق و معشوق کے واسطے ہی جیسے نلدمن و پدماوت و اعجاز عشق سوم ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور الآخر یا محذوف الآخر اسمین بھی خصوصیت ذکر عشق کی ہی جیسے گلزار نسیم * چہارم خفیف مخبون مقصور یا محذوف اس مین معاملات نصائح و حکمت اکثر مذکور رہتے ہین اور مضامین عشقیہ بھی اکثر نے لکھے ہین جیسے بہار عشق و فریب عشق و زہر عشق و دریاے عشق و سراپا سوز پنجم رمل مسدس مقصور الآخر یا محذوف الآخر اس مین حکایات علما و اولیا و حقائق حکمت و نصائح وغیرہ زیبا ہی جیسے گلزار ابراہیم و ایجاد رنگین و گلزار نشاط ششم رمل مسدس مخبون مقصور یا محذوف الآخر یعنی فعلاتن فعلاتن فعلان اسمین بھی مضامین حکما و اولیا وغیرہ کا زیبا ہی اس وزن کا موجد بعض شخص امیر خسرو دہلوی کو کہتے ہین مگر غلط ہی کیونکہ اوس سے پیشتر کے شعرا کے اشعار پائے گئے ہین ہفتم سریع مسدس مطوی مقصور یا محذوف الآخر اس وزن مین سواے ذکر عاشق و معشوق کے اگر اور کچھ ذکر ہو تو مضایقہ نہین اگر ان اوزان کے سوا اور وزن مین مثنوی کوئی شخص کہے تو دلچسپ نہین ہوتی ترجیع بند اگر چند اشعار متفق الوزن والقوافی مثل قصیدے و غزل کے بعد ایک شعر متفق الوزن و مختلف القوافی لائین اوسکو بند کہتے ہین اور اگر چند بند اسی طرح جمع کیے جائین بشرطیکہ شعر مختلف القافیہ ہر بند مین ایک ہی واقع ہوا اوسکو ترجیع بند کہتے ہین اور اگر اور اور شعر بعد ہر بند کے لائین اوسکو ترکیب بند کہتے ہین اور نہ ہر بند کم ۵ بیت سے اور زیادہ گیارہ بیت سے نہ ہو مثال ترجیع بند حکیم مومن خان مومن

دلدار کے کھینچنے پڑے ناز | ہی اوس سے زیادہ بیوفا دل

یعنی نہین میرے کام کا دل | یہ دشمن جان تمھین مبارک

دیتا ہون مین اسلئے فتنہ گر ہم | مائل اودھر آپ ہی ہوا دل

تہا ورنہ بہت ہی پارسا دل | اس چشم نے کر دیا خراب آہ

گھونٹے ہی گلے کو کوئی ہمدم | اللہ بگڑ گیا ہی کیا دل

کس آفت جان پہ آگیا دل | ای محرم راز کیا کہون مین

تو چھوڑ کے مجھے چلا گیا دل

افسوس کہ میرے پاس تھا دل

کیون دعوی دلربائی اتنا

انصاف سے دیکھنا مرا دل

کیسی مری جان پر بن آئی

کیا بات کرون کہ ہی خفا دل

ای مونس غمگسار ہر دم

کیا پوچھے ہی کیونکہ لے گیا دل
پر دوستی ہی رشک ماہ میرا
ہی مقبرہ خوابگاہ میرا
اس سنگ سکندری کو توڑا
ہی شوق ستم گواہ میرا
ای دوست تو ہاتھ سے چلا مین
خود جرم ہی عذرخواہ میرا
ناصح انصاف تو ہی کر یار
گویا کہ دلم نبود از من

آن شوخ چنان ربود از من
کیونکر نہو دل سیاہ میرا
بس آپ ہین آو تم کہ شاید
آئینہ ہی سنگ راہ میرا
دیکھا تو نے کہ رنگ بدلا
قابو مین نہین دل آہ میرا
ای چارہ گر اب تو پھینک تبر
دل دینے مین کیا گناہ میرا

گویا کہ دلم نبود از من
کیا مرنے کے بعد پاؤن پھیلاکے
ہو دل مین گذار گاہ میرا
مین کشتہ شہید سے دیت ہون
ای شوخ فسون نگاہ میرا
مرنا نہین اختیار کی بات
ہی حال بہت تباہ میرا
آن شوخ چنان ربود از من

مثال ترکیب بند از حکیم مومن خان مومن

دل کی طرح سے یہ بھی چلی جان کو کیا ہوا
کیا جانے اوسکی زلف پریشان کو کیا ہوا
شبنم کو پھر ہی جانب خورشید التفات
برہم ہی حال کاکل پیچان کو کیا ہوا
بوے قبائے یوسف گل ہی نسیم مین
اوس چشم رشک فتنۂ دوران کو کیا ہوا
کتان ہی سینہ چاک رخ ماہ دیکھ کر
وہ مہر آسمان نکوئی کہان گیا
افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین
جس سے کہ زندگی کا مزہ تھا نہین رہا
اپنی خرابیون کو کہان جا کے روئیے
وہ قدردان شکوۂ بیجا نہین رہا
کس سے بنائیے کہ سواے وفات کے
وہ پردہ سوز چشم تماشا نہین رہا
ہر دم جبین آئینہ آلودہ نم سے تھی

دم مین نہین ہی دم مرے جانان کو کیا ہوا
پیتی ہی اپنا خون دل افسوس سے حنا
شرمندہ ساز مہر درخشان کو کیا ہوا
لذت فزا نہین الم اوس لب کو کیا ہی
اوسکی شمیم عطر گریبان کو کیا ہوا
دعوی ہی شوخیونکا غزالان دشت کو
اوس وحی غیرت مہ تابان کو کیا ہوا
یہ گلستان سراے تماشا نہین رہا
وہ حسن جس سے عشق ہو رسوا نہین رہا
ای چرخ چاہئے سے رہے مہر و ماہ کو
وہ شمع روی انجمن آرا نہین رہا
کسکو گلے لگائیے ای شوق ہمکنار
دنیا مین ہاے نام وفا کا نہین رہا
اوس نور چشم حسن کو کیونکر نہ روئیے
یہ آب و تاب حسن اوسی مہ کے دم سے تھی

سر پیٹتا ہی شانہ پڑا دونون ہاتھ سے
اوس سرو شک پنجۂ مرجان کو کیا ہوا
دلمین شکن ہی زلف مسلسل کدھر گئی
کچھ زخم نے مزہ ہی نمکدان کو کیا ہوا
گردش پہ اپنی ناز ہی پھر روزگار کو
اوس خوش نظر کی جنبش مژگان کو کیا ہوا
عیب حجاب شمع رخان جہان گیا
وہ نوبہار گلشن دنیا نہین رہا
حیف اپنی تلخکامی و شوریدہ طالعی
کیا چاہئین روزگار تمنا نہین رہا
دلمین جگہ نہونے کا کس سے گلہ کرون
وہ خوش گلوے سینہ مصفا نہین رہا
اب کسکو دیکھیے کہ کسیکو نہ دیکھیے
آنکھون مین جو رہے کوئی ایسا نہین رہا

مسمط سات قسم ہی مربع مخمس مسدس مسبع مثمن متسع معشر اور یہ اسما باعتبار تعداد مصاریع ہر بند کے ہین پس چاہیے کہ ہر قسم کے بند اول کے سب مصرع

مقفّی ہون آیندہ ہر بند کا قافیہ جدا مگر آخر مصرع اصل قافیہ بند اول کیطرف راجع ہو اور واضح ہو کہ سوائے مخمس باقی اقسام اوسکے قدما مین رائج تھے اب کم مستعمل ہین اور شعراے زبان ریختہ نے قسم ہشتم یعنی مثلث جسکو اونکی اصطلاح مین نظر کہتے ہین ایجاد کیا ہی بصفت مذکور

مثال مثلث شعر

سب کو صنم کے نور کا جلوہ دکھا دیا
دل اوسکے عکس نور سے آئینہ ہو گیا
اوسکو تجبرا ہی جو کہتا زار آگے جو ضیا
آبرو رکھو مری ای یار آگے جو ضیا
جس طرف کو آن کر جھکے تری برق نگاہ
گر شاہ سر پہ افسر رکھکر ہوا تو پھر کیا
نوبت نشان نقارہ در پہ ہوا تو پھر کیا
پھیری ہُمائی اپنی سے ماہ تا بماہی
دارا و جم سکندر اکبر ہوا تو پھر کیا
نا دیدہ ہوا دل پہ گرفتار کسیکا
یان دیدہ تو تھا طالب دیدار کسیکا
جو دم کہ گذرتا ہی دم باز پسین ہی
کہتے ہین جو کچھ لوگ جواب اوسکا نہین ہی
لطفِ بہار تازگی گلستان نہین
سنبل ہین نہ کاکلِ عنبر فشان نہین
سر پہ اوڑاتی خاک ہی بادِ سحر کہین
بلبل کا آشیان ہی کہین بال و پر کہین
دلمین جگر ہین آنکھ مین سر ہین کہان نہین
شمع سان داغِ دلِ خستہ جلاتا ہی مجھے
ڈوبتا ضعف سے مشکل نظر آتا ہی مجھے
ناتوان جان کے سایے سے ڈراتا ہی مجھے
کہیو پیغام مرا اوس مہ لقا سے میرا

سجدے کو مہر و ماہ نے بھی سر جھکا دیا
قامت نے اوسکے فتنۂ محشر جگا دیا
عشق مین دلبر کے ہون ہمارے آگے جو ضیا
اسقدر اپنی لگا دے اب تو میرے دلمین چاہ
سر جھکاؤن وان مین سو بار آگے جو ضیا
لو ربحر سلطنت کا گوہر ہوا تو پھر کیا
سب ملک سب جہان کا سرور ہوا تو پھر کیا
جب آن کر فنا کی سر پر پڑی تباہی

مثال مسدس شعر

یان ہجر سے جینا ہوا دشوار کسیکا
وان بند ہوا روزن دیوار کسیکا
وان اوس بتِ عیار کو پروا ہی نہین ہی
کہنا نہین سنتا ہی وہ زنہار کسیکا

مثال مسبع

ایسا کوئی چمن نہین جسمین خزان نہین
بلبل کا شاخ گل پہ کوئی آشیان نہین
شبنم سرشک گرم سے ہی چشم تر کہین
لالے سے آشکار ہی داغِ جگر کہین

مثال مثمن شعر

عشق اوس زلف کا دیوانہ بناتا ہی مجھے
موج کے ساتھ ہی دریا بھی بہاتا ہی مجھے
ہی تجھے زلفِ رسا کی قسم ای بادِ صبا
کہ برا حال ہی ظالم ترے سودائی کا

برقع جو اپنے منہ سے صنم نے اوٹھا دیا
یوسف کا حسن تصویر پارینہ ہو گیا

مثال مربع شعر

یار سے کہتا تھا یہ ہر بار آگے جو ضیا
جو نظر آئے تو ہی ماہی سے لے کر تا بماہ

مثال مخمس شعر

ماہی علم مراتب برتر ہوا تو پھر کیا
کیا رکھ سکے فوج لشکر کی سلطنت پناہی
پھر سر پہ نہ لشکر نے تاج بادشاہی
ہی دامِ بلا طرۂ طرار کسیکا
وان بات بھی کرنے کو نہین بار کسیکا
یان لب پہ مرے آٹھ پہر جان حزین ہی
غافل مرے احوال سے وہ پردہ نشین ہی
شعر افسوس اس چمن مین سرورِ دوان نہین
گل خندہ زن نہین کہ وہ آرامِ جان نہین
وہ چہچہے نہین ہین وہ شور و فغان نہین
پتھر پہ باغبان پٹکتا ہی سر کہین
خالی پڑا ہی درد و مصیبت سے گھر کہین
قلق اوس مہ کی جدائی کا ستاتا ہی مجھے
مثل وحشی کے شب و روز پھراتا ہی مجھے
قیس مجنون جو کبھی آپ مین پاتا ہی مجھے
اگر اوس شوخ کے کوچے مین گذر ہو تیرا
ہو گیا آج غم ہجر سے لاغر اتنا

کہ مرے سائے کا ہوتا ہی مجھی پر دھوکا

مثال مثلث شعر

نہ بیٹھنے دیتے نہین آبلۂ پا ہمکو
کبھی اس ہنسنے پہ آجاتا ہی رونا ہمکو
آپ ہی بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو
گل خندان کی قسم عارض زیبا کی قسم
دُرِ دندان کی قسم عقد ثریا کی قسم
کہ سوا تیرے کبھی کوئی نہ بھایا ہمکو
نہ ہمین طاقت جدائی ہی
بات قسمت نے یہ بڑھائی ہی
زندگی سخت سنے حیائی ہی
اوسکے جور و جفا سے پیہم
نہوئے کامیاب مرتے دم
کیا کہون دوستو حکایت غم
وان وہی ناز خودنمائی ہی

جسطرح حلقے کو پر کاہ کو اوڑتی ہی صبا
ہوگیا زلف گرہ گیر کا سودا ہمکو
پاؤن پڑ پڑ کے لیے جاتے ہین صحرا ہمکو
زور وحشت نے دکھایا ہی تماشا ہمکو
سنبل تر کی قسم زلف چلیپا کی قسم
دل نالان کی قسم بلبل شیدا کی قسم
نغمۂ مجنون کی قسم عشوۂ لیلی کی قسم

مثال مسبع شعر

مرگ نے زہر کیون لگائی ہی
اپنے طالع کی نارسائی ہی
کوفت سے جان لب پہ آئی ہی
نہوا شوق اپنے دل سے کم
اوس ہمن نے دکھائی راہ عدم
اوسکے کوچے مین مثل نقش قدم

رنگ چہرے کا اوڑائے لیے جاتا ہی مجھے
طوق و زنجیر سے بس انس ہی زیبا ہمکو
کبھی ہنستے ہین کہ اوس گل نے رلایا ہمکو
آپ ہی دل نے تو دیوانہ بنایا ہمکو
شور محشر کی قسم قامت رعنا کی قسم
چشم جادو کی قسم نرگس شہلا کی قسم
حسن یوسف کی قسم عشق زلیخا کی قسم
نہ اوسے پاس آشنائی ہی
عمر جینے سے تنگ آئی ہی
ورنہ مرنے مین کیا برائی ہی
ہمنے کیا چوٹ دل پہ کھائی ہی
بوسۂ لعل لب سے وائے ستم
آب حیوان تھا اپنے حق مین سم
ہوگئے خاک سے جدا ہر ہم

فائدہ واضح ہو کہ شعرائے متاخرین اکثر اقسام مسمط مسدس و مثمن وغیرہ کو بطور ترجیع بند و ترکیب بند کے استعمال کرتے ہین اور مخمس مین اکثر غزل کسی کی تضمین کرتے ہین

مثال مسدس ترکیب بند امانت شعر

غرق بحر غم و اندوہ مین دل آہ نہو
دل مگر زہرہ جبینون پہ نما کل ہوئے
انتہا سوچ کے وارفتۂ رونق کا نہو
سرو کی طرح جسے اس باغ مین آزاد رہے
کہ زندگی کی طرف سے جواب ہی دلکو
نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دلکو
علاج کیجیے کیا کچھ نہین بن آتی ہی
نہ اوسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دلکو

عشق کے حال سے یارب کوئی آگاہ نہو
حسن یوسف بھی نظر آئے تو کچھ پروا نہو
عشق کے نام سے یارب کوئی بدنام نہو
ابتدا ہی مین الفت کا سر انجام نہو

مثال مسدس ترجیع بند وله شعر

نہ دن کو چین نہ راتون کو خواب ہی دلکو
عجب طرح کا الہی عذاب ہی دلکو
اجل کبھی ہجر مین صورت نہین دکھاتی ہی
عجب طرح کا الہی عذاب ہی دلکو

پاؤن اس راہ مین کھا کر کبھی گمراہ نہو
مثل ہاروت اسیر چہ بابل ہوئے
خاص مین شورش وحشت کی خبر عام نہو
نہ گرفتار قد غیرت شمشاد رہے
فراق مین غم بے حساب ہی دلکو
خیال یار مین کیا اضطراب ہی دلکو
جدائی اوسکی خدایا بہت ستاتی ہی
نہ یار آتا ہی مجھ تک نہ جان جاتی ہی
کبھی ایک مصرع بطور ترکیب بند اور ایک ترجیع بند ہوتا ہی نظیر شعر

دنیا مین کوئی خاص کوئی عام رہیگا
شادی نہ غم گردش ایام رہیگا
یہ چرخ جو کھاتا ہی پڑا گنبد ازرق
سب ٹھاٹھ یہ اک آن مین ہو جائیگا ہو حق

سے صاحب ... و رنہ ناکام رہیگا
سے عیش نہ دکھ درد نہ آرام رہیگا
یہ چاند یہ سورج یہ ستارے ہین معلق
آغاز کسی شی کا نہ انجام رہیگا

زردار نہ ... بد انجام رہیگا
آخر وہی ... اک نام رہیگا
لوح و قلم و عرش ... ثابت و مطلق
آخر وہی اللہ ... نام رہیگا

مخمس مائل التضمین غزل عشرت

جو جاؤن جاؤن کا اوسکو سبق ابھی سے ہی
دماغ دوستو اپنے جو کجکلاہ کا ہی
گیا نہین وہ ارادہ ہی سیر ماہ کا ہی

غم فراق سے جو سینہ شق ابھی سے ہی
شب فراق مین دلبر قلق ابھی سے ہی
نہ جور کا نہ پری کا نہ بادشاہ کا ہی
یہ نازکی کہ جبین پر عرق ابھی سے ہی

سپید چہرہ برنگ ... ی سے ہی
سحر ہی دور مرا رنگ ... ابھی سے ہی
ہراس دل مین سمایا ہوا جو راہ کا ہی

مستزاد اصل مین ایک جزو وزن رباعی کا بعد ہر مصرع رباعی کے لانا ہی اور خوبی مستزاد کی یہ ہی کہ مضمون شعر کا اوس فقرے پر منحصر نہو اس صورت مین اوسکو مستزاد عارض کہتے ہین اور اگر معنی فقرے پر منحصر ہون اوسکو مستزاد لازم جیسے **رباعی للمولف** شعر

ہی جیسے مرے تجھسے جدائی پیارے + ہی حال تباہ
غم سے ہی جان لب پہ آئی پیارے + انا للہ
ای کاش جو جانتا یہ مین پہلے سے + ہوگا یہ حال
کرتا ہی گزند آشنائی پیارے + خالق ہی گواہ

اور متاخرین نے غزل کو بھی مستزاد کیا ہی جیسے جرأت شعر

جادو ہی نگہ چھپ ہی غضب قہر ہی کھڑا + اور قد ہی قیامت
ہین بال بھی بکھرے ہوئے مکھڑے پہ دھوان دھار + جون شعلے پہ ہو دود
غارتگر دین ہی وہ بت کافر ہی سراپا + اللہ کی قدرت
اور رنگ رخ یار ہی گویا کہ بھبوکا + اور اسپہ ملاحت

کبھی صرف مصرع دوم مین فقرہ مستزاد لاتے ہین جیسے **مستزاد**

جس باغ مین وہ سرو گل اندام نہین ہی
جس بزم مین وہ شمع دلارام نہین ہی + ویرانہ ہی گویا
پروانہ نہین آتش جانسوز جلانے + عاشق کا تو جلنے
کے سوا کام نہین ہی + پروانہ ہی گویا +

کبھی کئی فقرے مستزاد لاتے ہین جیسے سراج شعر

تجھ زلف کی یہ باس گئی جیسے ختن مین + نافہ ہو پریشان خطا سے
ہر غنچہ دل تنگ ہوا پھول چمن مین + ای شوخ سمن بو + تجھ مکھ کی ہوا سے +

کبھی مصرع غزل مین قافیہ نہین بھی لاتے صرف قافیہ فقرہ مستزاد پر کفایت کرتے ہین ظفر شعر

ہی یہی میری غذا
تو ہی معشوق تجھے غم سے سروکار نہین + کھلائے غم تیری بلا
ہین عاشق تجھے غم کھانے سے انکار نہین +
ہمین پہچانتے ہو
کہو ہم ہین وہی جانباز جنھین جانتے ہو + کرتے ہین جان فدا
طلب ... سہی اتنا تو برا مانتے ہو

واضح ہو کہ اقسام نظم یہی ہین جو مذکور ہوئے آئندہ اکثر نظم اپنے مضمون سے موسوم ہوتا ہی اگر تعریف ذات باری ہی تو حمد اور تعریف پیغمبر مین ہی تو نعت اور تعریف بادشاہ و امرا کو مدح اور صفت اصحاب و اہل بیت کو منقبت کہتے ہین جسمین مذمت کسی کی ہو اوسکو ہجو کہتے ہین اور جسمین معشوق ... بیزاری اور عاشق کی بے پروائی کا مضمون ہو اور ... معشوق سے دل لگانے کی چھیڑ لکھین اوسکو واسوخت کہتے ہین اگر ... ترکیب بند مسدس یا مثمن ہوتا ہی اور ذکر شہادت سید الشہدا و واقعہ کربلا اگر قصیدہ کے طور پر ہو اوسکو مرثیہ ... اور سلام کہتے ...

اور مطلع مین بھی لفظ مجرا اور سلام کا لاتے ہین اگر مستزاد ہو تو اکثر اوسکو نوحہ کہتے ہین اگر مسدس یا مثمن ہو تو اوسکو ترجیع بند یا ترکیب بند ہو اوسکو مرثیہ اور جو کلام شکایت انقلاب زمانہ مین ہو اوسکو شہر آشوب کہتے ہین اور جسمین سنہ کسی واقعے کے نکلتے ہون اوسکو تاریخ کہتے ہین

اقسام نثر

واضح ہو کہ نثر تین قسم ہی مسجع مرجز عاری مسجع وہ ہی کہ جسمین کلمات اواخر فقرتین مقفی ہون جیسے سبزے پر شبنم کے قطرے اسطرح نمودار جیسے زمرد کی تختی پر ہیرے کے ٹکڑے جڑے ہون اور ہر شاخ پر بیلے چنبیلی کی کلیون سے وہ بہار جیسے سبز پری کے گلے مین پھولون کے ہار پڑے ہون اور اقسام سجع باب دوم مین مذکور ہوئے مرجز وہ نثر کہ کلمات دونون فقرون کے سب ہموزن ہون مقفی نہون جیسے قامت موزون کے روبرو سرو روان ناچیز ہی اور کاکل پیچان کے سامنے مشک ختن نے قدر ہی نثر مرجز قلیل الاستعمال ہی عاری وہ کہ مسجع و مرجز کے شرائط اوسمین نہون لیکن سلاست و فصاحت الفاظ و متانت و بلاغت معنی رکھتی ہو اور واضح ہو کہ تینون قسم تین تین قسم ہین سلیس و دقیق و رنگین سلیس وہ کہ الفاظ مروج اور مانوس الاستعمال ہون دقیق وہ کہ متانت اور دقت زیادہ ہو اور مضمون تامل سے مفہوم ہو خواہ دقت لفظی ہو یا معنوی یا لغوی یا اصطلاحی یا تخییلی یا استعارات مشکل ہون رنگین وہ کہ تلازم او رمناسبات اوسمین مثل تلازم باغ مین گل و بلبل و غنچہ و شگوفہ و شاخ و باد وغیرہ لکھنا اور پھر تینون تین قسم ہین عالمانہ منشیانہ شاعرانہ عالمانہ وہ کہ دقائق لفظی و معنوی از قسم لغات و استعارات کے ہون شاعرانہ وہ جسمین تشبیہات و تمثیلات و تخییلات ہون منشیانہ وہ جسمین ادائے مطلب بوجہ احسن روزمرہ کے مع شستگی و رنگی تقریر کے ہو

خاتمہ عیوب کلام مین

خاتمہ عیوب کلام مین

تنافر الکلمات یعنی لانا حروف قریب المخارج کا کلمات مین کہ تلفظ مین کراہت معلوم ہو شعر جب کمان تیرے وہ تا مین اک کشش سے شیر سو کرے شکار مصرع دوم کے الفاظ ثقیل ہین دوم اثقال اور وہ آنا ایک حرف کا آخر کلمہ اول اور اول کلمہ آخر مین ہی جیسے نفع علم ایسی جگہہ واسطے رفع ثقل کے نفع العلم لکھنا چاہیے سوم واقع ہونا حروف مشدد الآخر کا بلا اضافت و عطف کے جیسے فلان کس مد ہی اور ضد کرتا ہی چہارم تتابع یعنی توالی اضافات جیسے شعر

لوٹ دیتی ہی صف عشاق کی اک آن مین ‏ ‏ جنبش ابروے شوخ دشمن جان حزین

پنجم ضعف تالیف لانا ترکیب کلام کا خلاف استعمال فصحا کے مصرع ‏ ‏ دلبر نے مہر جان عاشق ناشاد سوز ‏ ‏ لفظ جان و سوز مین فصل ہونا ضعف تالیف ہی ششم غرابت استعمال ایسے لغات کا کلام مین ہی کہ غیر مروج اور اکثر اشخاص اوس سے واقف نہون اور حاجت کتاب لغت کی پہونچے جیسے ملماس بمعنی قلم و سرحان بجاے گرگ یا کلمہ غیر مانوس الاستعمال لانا جیسے خدا کو بجاے کریم سخی یا ناطق لکھنا یا بجاے سرمہ لگانے کے سرمہ پینا ہفتم مخالفت لانا ایسے لفظ کا جو قیاس لغوی یا قاعدہ صرف کے خلاف ہو جیسے نسیم شعر مصئون و قضا سے ہقدر ہی اوس بستی کا نام نگر ہی لفظ مصئون غلط ہی مصون بلا ہمزہ صحیح ہی اور فک اضافت یا زیادہ آنا اضافت کا جیسے امانت شعر

اسپر راضی ہو تو قرآن اوٹھالاؤن مین + رکھہ تو ای مصحف و ہاتھہ قسم کھاؤن مین لفظ مصحف ... فت غلط واقع ہی
اوسقاط عین جیسے بلے غیرہا سے مختفی و حاسے حطی وغیرہ ایسمین داخل ہی آزاد شعر ہو کے خاک عالم مین تیرے کشتگان بکھرنے لگے +
مصر مین جیسے غبار کاروان پھرنے لگے + ولہ شعر تجھکو چاہا تو ہمین تونے ستایا سچ ہی + حاصل ہوتی ہی بدی وہر مین
نیکی کے بدلے ہشتم اخلال یعنی چھوڑ دینا کسی لفظ یا حرف کا کلام سے کہ معنی بدون اوسکے تمام نہون یا زیادہ لانا
کسی حرف کا کہ معنی مین خلل آوے جیسے حکیم تصدق حسین جان شعر ہو گئے تم اگرچہ سودائی + دور ہو نیچے کی اکلی سودائی +
نہم تکلف کہ الفاظ مصنوعی غیر جائز لائین یعنی جو الفاظ استعمال فصحا مین نہین اپنی طبیعت سے ایجاد کر کے لکھین جیسے
طلب بجاے لبالب ورتش بجاے تراشیدہ دہم تکرار کہ ایک لفظ معنی واحد پر چند جگہہ لائین جیسے شعر کامیابی مری
پکہہ آسمان کو رشک ہی + اس سبب مجھپر ستم کرتا ہی ہر دم آسمان + مصرع اول مین آسمان فضول ہی یازدہم تخلیع
وزن نا مطبوع و ناخوش ارکان ثقیل مین شعر لکھنا دوازدہم تضمین ایسا شعر لکھنا کہ مضمون اوسکا منحصر شعر دوم پر ہو
جیسے قطعہ بند اشعار پس یہ ایسی بن عیب تھا اب اکثر شعرا اسکے کلام مین قطعات پائے جاتے ہین سیزدہم ابتذال
یعنی الفاظ عامہ کہ خواص اوسکے استعمال سے احتراز کرتے ہین کلام مین لانا جیسے شعر آب حیات ہی ہی وہ کہتا ہی مئی
نیلی + زاہد کی پارسائی کو مارین ہین لنڈ پیر + یا وہ کلام کہ اشتباہ معنی مبتذل کا رکھتا ہو لا اعلم شعر وہ گرم گرم آ کے
جو میرے چلا گیا + مین کیا کہون کہ یارو مجھے غش سا آگیا چہاردہم تغیر یعنی لفظ کو بصورت دیگر استعمال کرین جیسے +
آتش مصرع درد و ریان سے المضاف ہوا + لفظ المضاعف کے بجاے المضاف لکھا پانزدہم حشو وصرف
حشو قبیح داخل عیوب ہی جیسے مصرع جفا معشوق او محبوب کی سہتے ہین سب عاشق + بعض الفاظ مین حشو استعمال
فصحا مین داخل ہی جیسے مکتب خانہ حرم گاہ وغیرہ شانزدہم تناقض کہ کلام مین ایک معنی خلاف دوسرے معنی کے لکھین
جیسے کسی کی صفت مین ستمگر اور باوفا دونون لفظ لکھین حالانکہ ستمگر باوفا نہوگا ہفدہم لکھنا ایسی صفت کا
کسی چیز کے واسطے جو اوسمین نہو جیسے شراب شیرین ہشتدہم تعقید اور یہ دو قسم ہی لفظی او معنوی اگر بسبب تقدیم و تاخیر
الفاظ کے کلام غیر ظاہر الدلالۃ مراد قائل پر ہو وہ تعقید لفظی ہی جیسے سودا شعر بار سے آب رواں عکس ہجوم گل کے +
لوٹے ہی سبزے پہ از بسکہ ہوا ہی بیکل + اصل عبارت یون ہی کہ عکس ہجوم گل کے بار سے آب رواں لوٹے ہی تعقید لفظی
مخل فہم معنی ہو تو عیب ہی تعقید معنوی یا اغلاق وہ کہ معنی کلام کے بعید الفہم ہون بسبب کثرت لوازم وغیرہ کے +
مومن شعر یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا + ہم الزام اوسکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا + معنی یہ کہ معشوق سے
جو شکایت نہ ملنے کی تو اوسنے عذر کیا کہ مین تمھارے جذب دل کا امتحان کرتا ہون اوسکو یہ عذر خوب نکل آیا
پس یہ اپنے ہی جذب دل کا قصور ہی اوسکو الزام نہین لا اعلم شعر تصویر یار ہمرہ نکیرین پاس ہی + رکھہ دینا میری
قبر مین شیشہ گلاب کا + مطلب یہ کہ جب نکیرین مجھسے حال عشق کا پوچھینگے اور اونکو تصویر معشوق کی

دکھلاؤن گا وہ غش کر جائین گے اونکے ہوش ہین لانے کے لیے شیشہ گلاب میری قبر پر رکھ دینا پس شعر اول کہ جسمین
اغلاق کم اور تعقید بھی شاق کی او سکے مضمون کو سمجھ سکتی ہی معیوب نہین اور شعر دوم کا مضمون از قسم معما داخل عیب ہی نوزدہم
سرقہ وہ یہ ہی کہ دوسرے شاعر کا کلام چرا لیا جائے خواہ صرف الفاظ خواہ معانی خواہ دونون اور واضح ہو کہ اگر دو شاعر
کسی شخص کو سخاوت یا شجاعت مین تعریف کرین یا ہجو کرین تو یہ سرقہ نہین ہی البتہ تشبیہ و استعارہ و کنایہ وغیرہ
اگر سوا اتفاق کے ہو البتہ سرقہ ہی سوا بعض تشبیہات و استعارات مشہورہ کے مثل تشبیہ شجاع کی شیر اور رستم
کے ساتھ اور سخی کی دریا وغیرہ اور رخسار معشوق کی گل کے ساتھ اور قد کی سرو کے ساتھ اور سرقہ تب ہی کہلائے گا
کہ ایک شاعر کلام شاعر دیگر پر واقف ہو ورنہ توارد ہوگا اور سرقہ دو قسم ہی ظاہر اور غیر ظاہر سرقہ ظاہر تین قسم ہی
انتحال جسکو نسخ بھی کہتے ہین اغارہ جسکو مسخ بھی کہتے ہین المام جسکو سلخ انتحال و نسخ وہ کہ کوئی شعر بالکل مع الفاظ
معنی اپنے نام کر لی جائے خواہ ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کر دینا بلا تفاوت جیسے لا اعلم شعر
بہانے سیر جام یار میگذرد نسیم بچو خدنگ از کنار میگذرد + سودا شعر بہانے سیر جام یار گذرے ہی نسیم تیری
بچھاتی کے پار گذرے ہی + لا اعلم شعر آلودہ ز قطرات عرق دیدہ جبین را + اختر ز فلک می نگرد روے زمین را +
سودا شعر آلودہ قطرات عرق دیکھ جبین کو + اختر پڑے جھانکین ہین فلک پر سے زمین کو + مسخ وہ کہ معنی مع بعض
الفاظ کے لیے جائین اور بعض الفاظ تبدیل کر دیے جائین جیسے محمد یار بیگ ساکل شعر شاخ کو کوئی ہلاوے
تو ثمر جھڑتے ہین + اپنی ہر جنبش مژگان سے گہر جھڑتے ہین + رنگین شعر یون سرشک مژہ اشام سحر جھڑتے ہین
شاخ پر میوے سے جسطرح ثمر جھڑتے ہین + ذوق شعر ہم اور غیر دونون یکجا ہم نہونگے + ہم ہونگے وہ نہونگے وہ
ہونگے ہم نہونگے + آزاد شعر اغیار تیرے گھر مین اور ہم ہم نہونگے + یا آج وہ نہونگے یا آج ہم نہونگے + سلخ وہ کہ معنی
بالکل لے لین اور الفاظ بالکل تبدیل کر دین + جرأت شعر مکر جانے کا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہی + ہر ایک سے
پوچھتا ہی کسنے اسکو مار ڈالا ہی + لا اعلم شعر مجھے قتل کرکے رقیبون سے پوچھا + یہ کسکا پڑا یان یہ تازہ لہو ہی کسی
جسکا وہ سر پڑا ہی + کہا کیا مری بھول جانے کی خو ہی + سرقہ غیر ظاہر وہ ہی کہ معنی کو قلب کر دین یا اور پیرایے مین
ادا کرین اور التباس الفاظ مین بھی کم ہو واضح ہو کہ محمد بن عیش نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ اوستادون نے
دس عیب صحت وزن اور درستی قافیہ کے واسطے شعر مین جائز رکھے ہین وصل قطع تخفیف تشدید قصر مد اسکان
تحریک منع صرف صرف منع وصل زیادہ کر دینا کسی حرف کا لفظ مین جیسے الف ابا و اسے و آئنہ مین اور بائے
موحدہ بگذار بسان وغیرہ مین اور واو برو مند تنو مند وغیرہ مین اور ہائے ہوز جیسے شعر مین سودا کے شعر
بہبود ترے ہجر و رہون ہاں مین رہے رکوع مین تا قامت سپہر دوتاہ + اور قطع کوئی حرف حرف
اصلی لفظ مین سے ساقط کر دینا سودا شعر کسطرح شہر کا نہو یہ حال + شدی کا فور سا جو ہو کتوال + ولہ شعر

بدرنگ جیسے لیسد ہی بد ہی جون لشتاپ بدمین یہ کہ اصطبل او جرّ کرے ہزار تخفیف یعنی حرف مشدد کو مخفف لانا جیسے
لفظ تنور و غم و صف وغیرہ کہ مشدد الاصل ہین اکثر مخفف استعمال کرتے ہین تشدید یعنی مخفف کو مشدد لانا جیسے
زرّ و بیّ وغیرہ اکثر مشدد آیا ہی قصر الف ممدودہ کا مقصورہ لانا شعر کہا اوس نے کہ بھر کے آفتابہ
محل کے جا ضرور مین رکھوا مد مقصورہ کو ممدودہ لانا جیسے آستر و آبرہ اسکان حرف متحرک کو ساکن کر دینا
امانت شعر شدت جوش جنون پا کے مری نس نس مین + فصد مین کھاوئین مری دس کے لہو کی قسمین
لفظ قسم کہ بفتح سین ہی قسمین بسکون سین لکھا علی ہذا القیاس اکثر تحریک حرف ساکن کو متحرک کر دینا یہ بھی اکثر دیکھنے مین آیا ہی

قطعات تاریخ تالیف کتاب لمؤلفہ

رسالہ جبکہ یہ پونہچا با تمام
کہا کہ ہی یہ معیار البلاغت ۱۸۶۶ع
حاصل ہوئے سبھونکو افاضات وافیہ

ایضاً منہ

مصرع تاریخ ہاتف نے کہا
ہو چکا ختم یہ رسالہ جب
آئی آواز غیب سے فی الحال

ہوئی تالیف سے تب مجکو فرصت

ولہ

آئی ندا یہ غیب سے تاریخ کے لیے
مجکو ان اوراق کی تالیف سے
واہ معیار بلاغت ہی عجیب ۱۸۶۶ع
شائق اسکا ہوا ہر اہل کمال
عیسوی ہجری سنوی صوری

جو پوچھی دل سے مین نے اسکی تاریخ
جب لکھہ گیا رسالہ یہ اردو زبان مین
اردو مین یہ کہا ہی عروض و رقافیہ ۱۸۶۶ع
جب مجھے کی فرصت بفضل رب نصیب

ایضاً منہ

فکر تاریخ مین نے کی جب سحر
اکہر آٹھ سو چھیاسٹھ سال ۱۲۸۲ھ

از خلاق مضامین حسنی پرور جناب لالہ ائیکپرشاد صاحب بہادر جناب مصنف متخلص بسحر

رسالہ سحر نے لکھا یہ چند ہم
لکہا ہی جس مین مضامین غرائب
کہ معیار البلاغت ہی عجائب ۱۸۶۶ع
لکھی تاریخ جو ہم نے او سیدم

از سر دفتر نازک خیالان خدمتگار شید بخشی چھیدی لال صاحب نائب سوان

جب کی وضع قافیہ مین یہ کتاب
میرے مشفق سحر نے تالیف کی
خوب ہی یہ سحر رسالہ سحر کی ۱۲۸۲ھ
مصرع تاریخ ہاتف نے کہا

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ شہر محرم ۱۲۸۴ ہجری باہتمام سید ارغفران محمد عبد الرحمن کے مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپا۔

اشتہار

یہ کتاب نفر النفس مصنف مطبع نظامی مین چھپی اور حق تصنیف مصنف نے اور مہتمم نے
مہتمم مطبع کو بخشا لہذا التماس یہ ہی کہ بدون اجازت مصنف و مہتمم مطبع کے کوئی اہل مطبع
قصد طبع اس کتاب کا نفرماوین کہ موجب ملال مصنف و مہتمم کا ہوگا اور تردد مواخذہ نقصان کا پیش آویگا

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد روشن خان حنفی
محمد عبدالرحمن خان

العبد
عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود

۳۵۱۹۱ع دلہم جب

دیبی پرشاد مصار اللہ عشتم

۳۵۸۰۲

۱۸۴۴ء

DATE	NO.	DATE	NO.